ایک تاریخی علمی اور فکری کتاب

فتح الرحمٰن
بسیرۃ سیدنا
عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

حضرت عثمان غنی کی سیرت اور وقائع حیات فتوحات اور شہادت کا علمی فکری اور مثبت پیرایہ

ب۔ عنایات
مفکر اسلام حضرت علامہ جسٹس ڈاکٹر خالد محمود صاحب دامت برکاتہم

تالیف:
حضرت مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی صاحب مدظلہ
مدیر ماہنامہ الہلال مانچسٹر

باہتمام: مولانا حافظ محمد بلال صاحب مظاہری سلمہ
خلیفہ ارشد شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر
ادارہ اشاعت الاسلام
IDARA ISHA'AT-UL-ISLAM
MASJID IMDADIA: 26 Blackburn Street Old Trafford,
Manchester M16 9LJ (U.K). Tel : 0161 232 9851

Scanned with CamScanner

ایک تاریخی علمی اور فکری کتاب

فتح الرحمٰن بسیرۃ سیدنا

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

اس کتاب میں حضور اکرم ﷺ کے جلیل القدر صحابی خلیفہ راشد اور آپ کے دوہرے داماد سیدنا حضرت عثمان ذی النورین کی مفصل سیرت اور سوانح علمی فکری اور مثبت پیرائے میں بیان کی گئی ہے اور قرآن وحدیث کی روشنی میں بتایا گیا ہے کہ اسلام میں حضرت عثمان غنی کا کیا مقام ورتبہ حاصل ہے۔ نیز آپ پر اور آپ کی خلافت باکرامت پر کئے جانے والے بارہ اہم اعتراضات کے جوابات بھی دئے گئے ہیں

تالیف:

حضرت مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی صاحب مدظلہ
مدیر ماہنامہ الھلال مانچسٹر

ناشر
ادارہ اشاعت الاسلام
IDARA ISHA'AT-UL-ISLAM
MASJID IMDADIA: 26 Blackburn Street Old Trafford,
Manchester M16 9LJ (U.K). Tel : 0161 232 9851

Scanned with CamScanner

ایک تاریخی علمی اور فکری کتاب

فتح الرحمٰن

بسیرۃ سیدنا

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

عمری

حضرت عثمان غنی کی سیرت اور وقائع حیات فتوحات اور شہادت کا علمی فکری اور مثبت پیرایہ

ب۔ عنایات

مفکر اسلام حضرت علامہ جسٹس ڈاکٹر خالد محمود صاحب دامت برکاتہم

تالیف:

حضرت مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی صاحب مدظلہ

مدیر ماھنامہ الھلال مانچسٹر

باھتمام: حضرت مولانا حافظ محمد بلال صاحب مظاھری

ناشر

ادارہ اشاعت الاسلام

IDARA ISHA'AT-UL-ISLAM

MASJID IMDADIA: 26 Blackburn Street Old Trafford,
Manchester M16 9LJ. Tel : 0161232 9851

Scanned with CamScanner

☆......نام کتاب فتح الرحمن بسيرة سيدنا عثمان بن عفانؓ

☆......مؤلف مولاناحافظ محمداقبال رنگونی صاحب

(مدیر ماہنامہ الہلال مانچسٹر)

☆......ناشر ادارہ اشاعت الاسلام مانچسٹر

☆......تعداد گیارہ سو(۱۱۰۰)

☆......صفحات ۶۰۰ صفحات

☆......کمپوزنگ حافظ محمداقبال صاحب

☆......قیمت

برطانیہ میں ملنے کے پتے

Masjid Imdadia 26 Blackburn Street Old Trafford Manchester M16 9LJ

Islamic Academy Manchester Upper Brook Street Manchester M13 9TD

As-Salaam Centre 14A Moss Road Stretford Manchester

پاکستان میں ملنے کے پتے

(۱) صدیقی ٹرسٹ المنظر اپارٹمنٹ ۴۵۸ گارڈن ایسٹ نزدلسبیلہ چوک کراچی ۷۴۸۰۰

(۲) حکیم الامت اکیڈیمی الف ۳...... ۲/۳......ناظم آباد نمبر ۳......کراچی ۱۸

(۳) جامعہ ابوہریرہ برانچ پوسٹ آفس خالق آباد ضلع نوشہرہ سرحد (فون) ۰۳۳۳۔۹۱۰۲۷۷۰

(۴) جامعہ ملیہ اسلامیہ محمود کالونی (شاہدرہ) لاہور

هندوستان میں ملنے کا پتہ

جامعہ مظہر سعادت ہانسوٹ ضلع بھروچ گجرات انڈیا

Scanned with CamScanner

هدیہ عقیدت

امام مظلوم شہید اعظم امیر المؤمنین سیدنا

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

کے نام

☆...... جن کے ایمان کی گواہی قرآن نے دی

☆...... جن کو اللہ کا کلام ایک عالمی مصحف پر لانے کا شرف عظیم ملا

☆...... جن کے شرم وحیاء اور عفت وتقدس کی شہادت فرشتوں نے دی

☆...... جن کے عقد میں خاتم النبیین کی باری باری دو بیٹیاں آئیں

☆...... جن کا کثیر مال اسلام اور مسلمانوں کے کام آیا

☆...... جنھوں نے فتوحات فاروقی پر گرانقدر اضافہ کیا

☆...... جن کے عہد خلافت میں افریقہ سے کابل تک اسلام کا پرچم لہرایا

☆...... جن کے عظیم سیاسی شخصیت ہونے کی ان شخصیات نے شہادت دی

حضرت خاتم النبیینؐ۔ حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت علیؓ۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ

بایں پنج تن شد شہادت تمام رکھو یاد ان کو اور کہو ان پر ہو سلام

فجزاه الله عنا وعن سائر المسلمين احسن الجزاء آمين

﴿ محمد اقبال عفا اللہ عنہ ﴾

Scanned with CamScanner

عرض ناشر

بسم الله الرحمن الرحیم
پیش نظر کتاب حضور اکرم ﷺ کے خلیفہ راشد اور اسلام کے عظیم محسن حضرت امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنیؓ کی سیرت مبارکہ پر مشتمل ہے حضرت عثمان غنیؓ کی عظمتوں کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا اللہ تعالی نے آپ کو گونا گوں اوصاف اور طرح طرح کے کمالات سے نوازا تھا اسلام قبول کرنے والوں میں آپ کا شمار چوتھا ہے آپ ذی النورین تھے حیادار مالدار دلدار اور شب زندہ دار تھے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بعد آپ ہی ہیں جن کا مال ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں کے کام آیا حضور ﷺ نے اپنی دو صاحبزادیاں باری باری آپ کے نکاح میں دیں حضور ﷺ آپ سے بہت خوش رہے اور آپ نے ہمیشہ ان کے شرم وحیاء کا لحاظ رکھا اور آپ کیلئے خصوصی دعائیں کیں اور آپ کو شہید اور جنتی ہونے کی شہادت دی آپ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کے قابل اعتماد ساتھی تھے اور حضرت علیؓ مرتضٰی آپ کے ہم زلف ہی نہیں قریبی دوست بھی تھے آپ نے حضرت عمرؓ کے بعد مسلمانوں کے دین واخلاق ان کی جان ومال اور ان کے عزت ووقار کا ہمیشہ خیال رکھا اور اس پر کسی قسم کا سودا کرنے پر تیار نہ ہوئے اللہ نے آپ کے ہاتھ پر بے شمار ملک فتح کرائے اور آپ کی فوجوں نے جگہ جگہ اسلام کے جھنڈے لہرائے یہودیوں نے آپ کے خلاف ایک سازش تیار کی اور آپ پر چڑھ دوڑے آپ نے اپنی جان تو دے دی مگر پیغمبر کی بات سے ایک قدم پیچھے ہٹنے کے لئے تیار نہ ہوئے اور روزہ کی حالت میں تلاوت کرتے ہوئے مقام شہادت پر فائز ہو گئے مستند واقعات کی روشنی میں حضرت عثمان کی سیرت پڑھئے اور مؤلف اور ناشر کو ضرور اپنی دعاؤں میں یاد رکھئے

﴿ محمد بلال مظاہری عفی عنہ ﴿

Scanned with CamScanner

نذرانہ عقیدت	۳
فہرست	۵
عرض ناشر...... پیش لفظ	۲۱
مقدمہ	۲۵
حضرت عثمان غنیؓ کی سیرت ایک نظر میں	۲۵
مشہد عثمان پر حاضری کا ادب	۳۲
حضرت امام ملا علی القاری کا بیان	۳۲
حضرت عثمان غنی امت میں تیسرے مقام پر	۳۳
درو نبوی میں مقام عثمان کی گونج	۳۳
حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان	۳۴
سیدنا حضرت علی مرتضیٰ کا عقیدہ	۳۵
حضرت علی نے یہ بات تقیۃ نہ کہی تھی	۳۵
حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا بیان	۳۵
آپ کے متعلق مہاجرین وانصار کا عقیدہ	۳۶
حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کا ارشاد	۳۶
حافظ ابن تیمیہ محمد بن عزاور ملا علی قاری کا بیان	۳۶
حضرت امام اعظم کا موقف توقف کا نہیں	۳۷
شیخ الحدیث مولانا ادریس کاندھلوی کا بیان	۳۷
حضرت عثمان کی افضلیت کا منکر گمراہ ہے	۳۷
سیدنا حضرت مجدد الف ثانی کا بیان	۳۷
امام سفیان ثوری اور امام مالک کا موقف	۳۸
قاضی عیاض اور امام قرطبی کا بیان	۳۹
حافظ ابن تیمیہ اور حضرت مجدد الف ثانی کا بیان	۳۹
حضرت عثمان کی افضلیت مسلمہ ہے	۳۹
حضرت امام محمد بن ادریس شافعی کا بیان	۳۹
امام منصور بغدادی اور علامہ بربہاری کا بیان	۴۰
حافظ ابن تیمیہ محمد بن عزاور ملا علی قاری کا بیان	۴۰
خلفاء کی افضلیت انکی ترتیب خلافت میں دیکھئے	۴۲
محدث حضرت مولانا خلیل احمد کا بیان	۴۲
حضرت عثمان کی افضلیت جمہور صحابہ کے ہاں	۴۳
ابن داؤد امام سختیانی اور امام سفیان کا بیان	۴۳
امام ابن تیمیہ اور امام ذہبی کا عقیدت بھرا بیان	۴۵
ابن کثیر امام احمداور مجدد الف ثانی کا بیان	۴۵
حضرت مولانا منظور نعمانی قدس سرہ کا بیان	۴۶
محدثین عظام حضرت عثمان کی عقیدت میں	۴۷
حضرت عثمان غنی پر سلام کے الفاظ	۵۲
حضرت عثمان غنی کے ایمان پر جارحانہ شیعی حملے	۵۴
ملا باقر مجلسی کے گستاخانہ عقائد	۵۵
ایرانی لیڈر علامہ خمینی کا عقیدہ	۵۶
ملا مقبول دہلوی اور ملا نجفی کا عقیدہ	۵۷
ملا بشیر شیعی اور ملا ڈھکو کا عقیدہ	۵۸
سنی شیعہ اختلافات فرعی نہیں قطعی ہیں	۶۰
حضرت علی کس جماعت کے ساتھ کھڑے ہیں	۶۱
آپ پر تبر کرنے والے حضرت علی کی نظر میں	۶۱
علماء اسلام حضرت عثمان غنی کی عقیدت میں	۶۱
مسلمانوں سے وہی التماس وہی گذارش	۶۵
سیرت سیدنا حضرت عثمان غنی ذی النورین	۶۶
حضرت عثمان غنی کا نام ونسب	۶۶
سیدنا حضرت عثمان غنی کا خاندان	۶۶
حضرت عثمان غنی کی والدہ حضرت ارویؓ	۶۷
حضرت عثمان کی والدہ کے ساتھ محبت	۶۸
حضرت عثمان اور حضرت علی آپس میں رشتہ دار	۷۰

Scanned with CamScanner

حضرت ابان بن عثمان کا حضرت علی کو چچا کہنا	۷۰
سیدنا حضرت عثمان غنی کی ولادت	۷۰
حضرت عثمان غنی کا مشغلہ تجارت تھا	۷۱
حضرت عثمان بڑے ہمدرد اور خیر خواہ تھے	۷۱
حضرت عثمان کا شمار شرفاء عرب میں	۷۲
حضرت عثمان کی شراب سے طبعی نفرت	۷۲
آپ جاہلی برائیوں سے بچے رہے	۷۳
قریش کے تین شریف النفس بزرگ	۷۴
حضرت عثمان غنی کا حلیہ مبارک	۷۴
آپ عرب کے حسین ترین لوگوں میں سے ایک	۷۵
آپ کی حضورؐ اور حضرت ابراہیم سے مشابہت	۷۵
حضرت عثمان غنی کی کنیت اور آپکا لقب	۷۶
حضرت عثمان کا نام آسمانوں میں	۷۷
حضرت علی مرتضٰی کی تائید مزید	۷۷
آپ نے ذی النورین کا لقب کس طرح پایا	۷۷
سیدنا حضرت عثمان غنی کا قبول اسلام	۷۸
آپنے قبول اسلام کیلئے کوئی دلیل نہ مانگی	۷۹
حضرت عثمان کی خالہ کا ایک بیان	۷۹
آپکے حضرت ابوبکر کے ساتھ اچھے تعلقات تھے	۸۱
حضرت عثمان غنی چوتھے مسلمان ہیں	۸۲
حضرت ابوبکر کی دعوت سے اسلام لانے والے	۸۴
اسلام کے لئے آپ کا صعوبتیں برداشت کرنا	۸۶
حضرت عثمان پر ان کے چچا کا ظلم وستم	۸۶
اللہ تعالی کا دین غالب ہوکر رہے گا	۸۷
حضرت عثمان کے ایمان کی الٰہی شہادت	۸۸
حضرت علامہ خالد محمود صاحب کا بیان	۸۹
حضرت عثمان کے ایمان پر دوسری قرآنی شہادت	۹۱
آپ کے صراط مستقیم پر رہنے کی قرآنی گواہی	۹۲
حضرت علی کے چچازاد عبداللہ بن عباسؓ کا بیان	۹۳
حضرت عثمان کی وفات ایمان پر ہوگی	۹۳
حضورﷺ کا حضرت عثمان کو ہدایت پر بتانا	۹۳
حضورﷺ کا آپ کو منافقوں سے الگ بتانا	۹۴
حضرت عثمان کے ایمان پر شیعی حملہ	۹۵
حضرت عثمان کے ایمان پر علوی شہادت	۹۵
ثابت بن عبید کو حضرت علی مرتضٰی کا جواب	۹۶
آپ کا حضرت عثمان کو مؤمن اور متقی بتانا	۹۶
ذوالنورین کو بے دین کہنے والا خود بے دین ہے	۹۶
حضرت عثمان جہنم سے دور رکھے جائیں گے	۹۷
حضرت عثمان کی اسلام کے لئے مالی قربانیاں	۹۸
حضرت عثمان مکہ کے بڑے تاجروں میں سے تھے	۹۸
آپ کا اللہ کے لئے مسلمانوں پر مال خرچ کرنا	۹۹
سیدنا حضرت علی مرتضٰی کی شہادت	۹۹
امام ذہبی اور علامہ ابن العماد حنبلی کا بیان	۹۹
حضرت عثمان کی حضرت رقیہ سے شادی	۱۰۰
حضورﷺ کی دوسری صاحبزادی آپکے عقد میں	۱۰۱
حضرت عثمان غنی پر شیعہ علماء کا اتہام	۱۰۱
عباد بن عباد کا ایک رافضی کو دوٹوک جواب	۱۰۱
حضرت عثمان غنی کی ہجرت حبشہ	۱۰۱
مہاجرین حبشہ کی قرآن میں تعریف	۱۰۳
حضرت امام قتادہ امام قرطبی اور علامہ عثمانی کا بیان	۱۰۴
حضرت عثمان کی ہجرت مدینہ	۱۰۵
حضورﷺ کا حضرت عثمان کو منتظم بنانا	۱۰۷

Scanned with CamScanner

حضرت عثمان غنی کی غزوات میں شرکت	۱۰۸
حضورؐ نے حضرت عثمان کو مجاہدین بدر میں شمار کیا	۱۱۰
حافظ ابن کثیر اور مؤرخ مسعودی کا بیان	۱۱۱
امام سیوطی اور مولانا کاندھلوی کا بیان	۱۱۲
سیدنا حضرت عثمان غنی غزوہ احد میں	۱۱۳
غزوہ احد میں مسلمانوں پر ابتلاء	۱۱۴
کفار کے حملہ میں دور نکل جانے والے مسلمان	۱۱۴
قرآن کریم میں ان مسلمانوں کی معافی کا اعلان	۱۱۴
حافظ ابن کثیر اور شاہ ولی اللہ محدث کا بیان	۱۱۵
شیخ الہند اور شیخ الاسلام علامہ عثمانی کا بیان	۱۱۵
حضرت عثمان پر زبان کھولنے والے کو نبوی تنبیہ	۱۱۵
سیدنا حضرت عثمان غنی کا اپنا بیان	۱۱۶
حضرت عثمان غنی کفار کے تعاقب میں	۱۱۶
سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر کا بیان	۱۱۷
حافظ ابن تیمیہ اور علامہ آلوسی کا بیان	۱۱۷
شیعہ مفسر علامہ طبرسی کا اقرار	۱۱۷
شیخ الحدیث مولانا ادریس کاندھلوی کا بیان	۱۱۸
حضرت علامہ خالد محمود صاحب کا بیان	۱۱۹
حضرت عثمان غنی صلح حدیبیہ میں	۱۲۱
حضرت عثمان غنی سفیر نبوت کے منصب پر	۱۲۱
حضرت عثمان کی سیاسی بصیرت	۱۲۲
کفار مکہ کا حضرت عثمان کو روک لینا	۱۲۳
کفار مکہ کا حضرت عثمان کو طواف کی پیشکش کرنا	۱۲۳
حضرت عثمان کا حضور ﷺ کے بغیر طواف نہ کرنا	۱۲۳
حضرت عثمان کی شہادت کی افواہ پر اعلان جنگ	۱۲۴
حضور ﷺ کا چودہ سو صحابہ سے عہد لینا	۱۲۴
قرآن کریم میں بیعت رضوان کا بیان	۱۲۴
حضور ﷺ کا آپ کی طرف سے بیعت لینا	۱۲۴
شیعہ عالم ملا باقر مجلسی کا اعتراف	۱۲۴
واقعہ صلح حدیبیہ کے فوائد ونتائج	۱۲۵
حضرت علامہ خالد محمود صاحب کا بیان	۱۲۵
حضرت عثمان حضور ﷺ کی نگاہ مبارک میں	۱۲۷
ایک مصری کو حضرت عبداللہ بن عمر کا جواب	۱۲۸
غزوہ تبوک میں حضرت عثمان کی بے نظیر نصرت	۱۳۰
غزوہ تبوک کا دوسرا نام غزوۃ العسرۃ ہے	۱۳۰
مؤرخ عبد الملک ابن ہشام کا بیان	۱۳۱
حضورؐ کی آپ کے لئے خصوصی دعاء	۱۳۱
حضرت عثمان کے حق میں ایک خاص بشارت	۱۳۱
ہزار اونٹ اور ستر گھوڑوں کی امداد مہیا کرنا	۱۳۲
شیعہ مؤرخ مرزا محمد تقی کا بیان	۱۳۳
حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر کا بیان	۱۳۴
حضورؐ کا حضرت عثمان کیلئے دعاء کرنے کا حکم دینا	۱۳۵
حافظ ابن کثیر اور شاہ ولی اللہ محدث کا بیان	۱۳۶
حضرت امام بخاری کا صحیح میں ترجمۃ الباب	۱۳۶
حضرت عثمان غنی عہد صدیقی میں	۱۳۷
آپ حضرت ابوبکر کے مخلص ساتھی تھے	۱۳۷
حضرت ابوبکر کی آخری وصیت آپ نے سنائی	۱۳۷
حضرت ابوبکر کا آپ سے مشورہ کرتے رہنا	۱۳۸
حضرت ابوبکر کا آپ کی رائے کو اہمیت دینا	۱۳۸
حضرت ابوبکر کا آخر وقت تک آپ سے خوش ہونا	۱۳۹
حضرت عثمان غنی عہد فاروقی میں	۱۴۰
آپ حضرت عمر کی مجلس شوری کے اہم رکن تھے	۱۴۰

Scanned with CamScanner

حضرت عمر فاروق کا آپ سے مشورہ مانگنا	۱۴۱
حضرت عثمان کو اصحاب ستہ میں شامل کرنا	۱۴۱
حضرت عثمان غنی کی خلافت باکرامت	۱۴۳
حضرت عمر کا شہادت سے قبل ایک خواب دیکھنا	۱۴۴
حضرت عمر کا چھ اصحاب پر مشتمل کمیٹی بنانا	۱۴۵
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا لطیف بیان	۱۴۶
حضورؐ کے دونوں داماد حضرت عمر کی نگاہ میں	۱۴۹
حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو ذمہ دار بنانا	۱۴۹
حضرت عبدالرحمٰن کا عثمان وعلی سے بات کرنا	۱۵۰
دونوں بزرگوں کا ایک دوسرے کا نام پیش کرنا	۱۵۱
اہل مدینہ سے حضرت عبدالرحمٰن کا مشورہ کرنا	۱۵۱
حضرت عثمان کی تقدیم پر سب کا متفق ہونا	۱۵۲
حضرت حذیفہ اور حارثہ بن مضرب کی ایک بات	۱۵۲
شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ کا بیان	۱۵۳
حضرت عبدالرحمٰن کا مسجد نبوی میں خطبہ	۱۵۳
حضرت عثمان اور حضرت علی سے آپکا استفسار	۱۵۴
کتاب وسنت اور سیرت شیخین پر چلنے کا عہد لینا	۱۵۴
حضرت عثمان حضورؐ کا تیسرے جانشین ہوئے	۱۵۴
حضرت عبدالرحمٰن پر جانبداری کا شیعی الزام	۱۵۴
شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ حنبلی کا جواب	۱۵۵
حضرت عبدالرحمٰن آپکے نسبی عزیز نہ تھے	۱۵۵
حضرت عبدالرحمٰن کا بڑا کارنامہ	۱۵۶
امام شمس الدین ذہبی کا بیان	۱۵۶
حضرت علی کا حضرت عثمان کی بیعت کرنا	۱۵۷
حضور ﷺ کی ایک پیشن گوئی	۱۵۸
شیعہ عالم ابو جعفر طوسی کا اقرار	۱۵۹
حضرت عثمان اللہ کے ہاں پسندیدہ امام	۱۶۰
حضرت علی مرتضیٰ کا ارشاد گرامی	۱۶۰
شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ کا بیان	۱۶۰
حضرت عثمان کی بیعت ملکوں ملکوں ہوئی	۱۶۱
حضرت عبداللہ بن مسعود کا بیان	۱۶۲
حضرت عبداللہ ابن عمر کا ارشاد	۱۶۲
انعقاد خلافت کے لئے مختلف طریقے	۱۶۳
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا بیان	۱۶۳
خلافت عثمانی خلافت علی منہاج النبوۃ تھی	۱۶۴
حافظ ابن حجر ہیثمی کا بیان	۱۶۴
حضرت عثمان غنی امام برحق تھے	۱۶۵
شیخ الشیوخ حضرت شاہ جیلانی کا ارشاد	۱۶۵
خلافت کے بعد آپ کا پہلا خطبہ	۱۶۵
آپ کی خلافت کے بنیادی اصول	۱۶۸
کتاب وسنت اور طریقہ صالحین کی تابعداری	۱۶۸
خلافت عثمان میں آیا پہلا مقدمہ	۱۶۹
حافظ ابن کثیر اور مولانا اکبرآبادی کا بیان	۱۷۰
مختلف عمال کے نام آپ کی ہدایات	۱۷۰
ٹیکس وصول کرنے والوں کے نام پیغام	۱۷۱
اسلام افواج اور عام مسلمانوں کو آپ کی ہدایات	۱۷۱
گورنروں کو حج کے موقع پر ملاقات کا حکم دینا	۱۷۳
عمال کی شکایات سن کر اس کا ازالہ کرنا	۱۷۳
جمعہ کے دن لوگوں کے حالات سننا	۱۷۴
مسلمانوں کے جان ومال کی حفاظت کی تاکید	۱۷۴
اپنے آپ کو دوسروں سے ممتاز نہ جاننا	۱۷۵
حضرت عثمان غنی کی تواضع وانکساری	۱۷۵

Scanned with CamScanner

غلط کاموں کو روکنے کیلئے سختی سے کام لینا	۱۷۶
حضرت عمر فاروق کے طریقے کی پیروی کرنا	۱۷۶
حضرت عبداللہ بن مسعود کی آل کو وظیفہ پہنچانا	۱۷۷
مختلف علاقوں میں فوجی چھاؤنیاں قائم کرنا	۱۷۷
رفاہ عامہ کے مختلف کام سرانجام دینا	۱۷۸
حضرت عثمان غنی کی اولیات وایجادات	۱۷۹
جمعہ کی نماز کے لئے ایک اذان کا اضافہ	۱۷۹
صحابہ پر بدعت کا الزام جائز نہیں	۱۸۰
حضرت عثمان کے حکم پر صحابہ کا اتفاق کرنا	۱۸۲
صحیح بخاری میں سائب بن یزید کا بیان	۱۸۲
حضرت عثمان پر شیعہ علماء کا اعتراض	۱۸۳
شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ کا بیان	۱۸۳
غیر مقلدین کا اس عمل کو بدعت بتانے پر اصرار	۱۸۴
مولانا جوناگڑھی اور غیر مقلد علماء کا فتوی	۱۸۴
حضرت عثمان کا دور خلافت مثالی تھا	۱۸۵
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا بیان	۱۸۵
حضرت عثمان کے دور کی فتوحات	۱۸۶
دور عثمانی میں دو طرح کی فتوحات ہوئیں	۱۸۶
سکندریہ مسلمانوں کے قبضہ میں	۱۸۸
افریقہ کے علاقوں پر اسلام کا پرچم لہرانا	۱۸۹
عبداللہ بن زبیر کے ہاتھوں جرجیر کا قتل	۱۹۰
حضرت ام حرام میدان جہاد میں	۱۹۱
قنسرین حضرت معاویہ کے ہاتھوں فتح ہوا	۱۹۱
جزیرہ رودس کی فتح	۱۹۱
دور عثمانی میں بحری جنگوں کا آغاز ہوا	۱۹۱
غزوہ اندلس میں فتح کی پیش گوئی	۱۹۳
حضرت عثمان غنی کا مجاہدین کے نام ایک خط	۱۹۳
غزوہ اندلس کو فتح کرنے والے کو بشارت	۱۹۳
بحر ظلمات میں دوڑادیے گھوڑے ہم نے	۱۹۳
عراق اور ایران مسلمانوں کے قدموں میں	۱۹۴
مسلمان فوجیں ہندوستان کی سرحدوں پر	۱۹۶
حافظ ابن تیمیہ اور حافظ ذہبی کا بیان	۱۹۷
حافظ ابن کثیر اور امام سیوطی کا بیان	۱۹۷
مولانا ظفر احمد عثمانی اور مولانا لکھنوی کا بیان	۱۹۸
حضرت علی مرتضی آپ کے مشیروں میں تھے	۱۹۹
حضرات حسنین حضرت عثمان کی فوج میں	۲۰۲
حضرت ابن عمر اور حضرات حسنین ایک ساتھ	۲۰۳
شیعہ مؤرخ مرزا محمد تقی کا اعتراف	۲۰۳
آپ کے خلیفہ ثالث ہونے کے نبوی اشارے	۲۰۵
حضرت عثمان کو حضرت عمر کے ساتھ بتانا	۲۰۵
محدث علاء الدین بلبانی کا ترجمۃ الباب	۲۰۶
حضرت عمر کے بعد حضرت عثمان کو زکوۃ بھیجنا	۲۰۶
حضرت عمر کے بعد حضرت عثمان کو تولا گیا	۲۰۷
پیغمبر کا خواب وحی اور حجت ہوتا ہے	۲۰۷
وزن سے ایمان اور قوت یقین مراد ہے	۲۰۸
میرا قرض عمر ورنہ عثمان ادا کرے گا	۲۱۰
حضرت عمر کے بعد حضرت عثمان تیرا کام کریگا	۲۱۱
حضرت عمر کے بعد عثمان نے آسمانی ڈول پکڑا	۲۱۱
حضور ﷺ کے دور میں صحابہ کی بات	۲۱۲
حضرت عبداللہ بن عمر کا بیان	۲۱۲
تعمیر مسجد میں عمر کے بعد عثمان کا پتھر رکھنا	۲۱۳
حضرت عثمان کے ہاتھ کنکریوں کا تسبیح پڑھنا	۲۱۵

Scanned with CamScanner

- حضرت عمر کے بعد حضرت عثمان خلیفہ ہو گئے ۔۔۔ ٢١٨
- راشدین کی افضلیت ترتیب خلافت میں دیکھو ۔۔۔ ٢١٨
- ایک شبہ اور اس کا ازالہ ۔۔۔ ٢١٩
- حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا جواب
- حضرت عثمان کی خلافت غاصبانہ نہ تھی ۔۔۔ ٢٢٠
- خلافت عثمانی کو برحق نہ ماننے کے بھیانک نتائج ۔۔۔ ٢٢١

حضرت عثمان قرآن کریم کی روشنی میں ۔۔۔ ٢٢٦

- آپ کے قائم اللیل ہونے کی تعریف ۔۔۔ ٢٢٧
- حضرت عبداللہ بن عمر کا ارشاد ۔۔۔ ٢٢٧
- حضرت علی مرتضٰی کی شہادت ۔۔۔ ٢١٧
- حضرت عثمان صراط مستقیم پر ہیں ۔۔۔ ١١٨
- حضرت عبداللہ بن عباس کا ارشاد ۔۔۔ ٢١٨
- حضرت عثمان جہنم سے دور رہیں گے ۔۔۔ ٢٢٩
- سیدنا حضرت علی مرتضٰی کا عقیدہ ۔۔۔ ٢٢٩
- آپ کے انفاق واخلاص کی قرآنی شہادت ۔۔۔ ٢٣٠
- علامہ علی بن احمد واحدی کا بیان ۔۔۔ ٢٣٠
- حضور ﷺ کی حضرت عثمان کے حق میں دعا ۔۔۔ ٢٣١
- حضرت عثمان کے جنتی ہونے کی شہادت ۔۔۔ ٢٣١
- حضرت عبداللہ بن عباس کا ارشاد ۔۔۔ ٢٣١

حضرت عثمان غنی نگاہ نبوت میں ۔۔۔ ٢٣٣

- حضرت عثمان کا پلڑا بعد شیخین باقی امت پر بھاری ۔۔۔ ٢٣٣
- حضرت عثمان امت کے سب سے زیادہ باحیاء ۔۔۔ ٢٣٤
- حیاء کا لغوی اور اصطلاحی معنی ۔۔۔ ٢٣٥
- حضرت جنید بغدادی اور شاہ ولی اللہؒ کا ارشاد ۔۔۔ ٢٣٥
- حضرت عثمان حیاء کے انتہائی مقام پر ۔۔۔ ٢٣٦
- حضرت عثمان سے فرشتوں کا حیاء کرنا ۔۔۔ ٢٣٦

- حضرت عثمان کو امتین کا شہید کہنا ۔۔۔ ٢٢٨
- حضرت علی مرتضٰی کی شہادت ۔۔۔ ٢٢٨
- فرشتوں کے ہاں حضرت عثمان کی عظمت ۔۔۔ ٢٢٩
- امام نووی اور علامہ قاری کا بیان ۔۔۔ ٢٢٩
- حضرت عثمان کی محبت پر اللہ کی محبت ملتی ہے ۔۔۔ ٢٢٩
- حضرت عثمان سے بغض رکھنے والا مردود ہے ۔۔۔ ٢٣٠
- حضرت عثمان کو دنیا وآخرت میں دوست فرمانا ۔۔۔ ٢٣٠
- حضورؐ کا حضرت عثمان کو بھائی کہنا ۔۔۔ ٢٣٠
- حضرت عمر کو بھی اس تعلق سے مخاطب کرنا ۔۔۔ ٢٣١
- حضرت عثمان کی شفاعت کی بڑی شان ۔۔۔ ٢٣١
- حضرت عثمان کو جنت میں اپنا رفیق بتانا ۔۔۔ ٢٣٢
- رفیق کا معنی حضرت شاہ ولی اللہ سے ۔۔۔ ٢٣٢
- حضرت علامہ خالد محمود صاحب کا بیان ۔۔۔ ٢٣٣
- حضرت عثمان کا احترام کرنے کی تاکید کرنا ۔۔۔ ٢٣٣
- حضرت عثمان آسمان وزمین کے نور وچراغ ہیں ۔۔۔ ٢٣٤
- حضرت عثمان کے لئے جنت کی بشارت ۔۔۔ ٢٣٥
- حضرت سعید بن مسیب اہل فراست میں سے ۔۔۔ ٢٣٦
- خلفاء ثلاثہ ہمیشہ ایمان پر رہیں گے ۔۔۔ ٢٣٨
- شارح صحیح مسلم حضرت امام نووی کا بیان ۔۔۔ ٢٣٨
- جنت میں حضرت عثمان کیلئے حسین محل ۔۔۔ ٢٣٨
- حضرت عثمان نے دو مرتبہ جنت خریدی ۔۔۔ ٢٣٩
- حافظ الحدیث حضرت ابوہریرہ کا ارشاد ۔۔۔ ٢٣٩
- حضرت عثمان جنت میں بلند ترین منزل پر ۔۔۔ ٢٥٠
- حضرت شاہ ولی اللہ محدث کا بیان ۔ ۔۔۔ ٢٥٠
- حضورؐ کا حضرت عثمان کو امین فرمانا ۔۔۔ ٢٥٠
- حضرت عثمان کے حق پر رہنے کی نبوی شہادت ۔۔۔ ٢٥٢

Scanned with CamScanner

کتب سابقہ میں آپ کا ذکر بطور امین ہونا	۲۵۲
حضرت کعب احبار تابعی کا بیان	۲۵۲
بعد از موت ایک شخص کا بول پڑنا	۲۵۳
حضرت عثمان کے ہدایت پر رہنے کی شہادت	
علامہ علاء الدین بلبان فاسی کا بیان	۲۵۶
حضرت عثمان کے مخالفین باغی تھے	۲۵۶
حضرت کے لئے دو نورانی تجلیاں	۲۵۶
حضرت عثمان کے ایک نیک عمل کی شان	۲۵۶
حضرت عثمان کے شہید ہونے کی پیش گوئی	۲۵۷
حضرت عثمان قرآن پڑھتے دنیا سے گئے	۲۵۷
آپ قرآن پڑھتے ہوئے اٹھیں گے	۲۵۸
حضرت عثمان غنی اور قرآن کریم	۲۵۹
حضرت عثمان کا قرآن سے گہرا تعلق تھا	۲۵۹
آپ نے حضورؐ سے قرآن پڑھا اور سیکھا	۲۵۹
آپ نے قرآن کس طرح سیکھا تھا	۲۶۹
حضرت عثمان پکے حافظ قرآن تھے	۲۶۰
حضرت عثمان کے قرآن کے بڑے شاگرد	۲۶۱
نماز تہجد میں تلاوت قرآن سے لطف پانا	۲۶۱
حضرت نائلہ اور حضرت حسان کی شہادت	۲۶۱
حافظ ابن عساکر دمشقی کا بیان	۲۶۱
حضرت عثمانؓ کے ختم قرآن کا طریقہ	۲۶۲
قرآن مجید کے بارے میں آپؓ کے ارشادات	۲۶۲
حضرت عثمان غنیؓ کی محبت رسول	۲۶۴
آپکے دل میں حضور ﷺ کی اداؤں کی عظمت	۲۶۴
حضور ﷺ کی مرغوبات کا خیال رکھنا	۲۶۴
حضرت عثمانؓ کے لئے حضورؐ کی خصوصی دعا	۲۶۵
حضورؐ کے گھر اور دیگر ضروریات کا خیال کرنا	۲۶۵
حضورؐ کی مجاورت چھوڑنے پر تیار نہ ہونا	۲۶۶
سفر سے مدینہ واپس آنے میں جلدی کرنا	۲۶۷
حضور ﷺ کے اعزہ کا احترام کرنا	۲۶۸
سیدنا حضرت عباس کا اکرام کرنا	۲۶۹
حضرت عثمان کی قرآنی خدمات	۲۷۰
حضرت عثمان غنی کاتب وحی تھے	۲۷۰
حضرت عثمان لکھنا پڑھنا جانتے تھے	۲۷۰
آپ نے مفصلات قرآن کی کتابت کی تھی	۲۷۱
حضرت عثمان بہت زود خواں تھے	۲۷۲
حضرت علی کا آپ کی تلاوت سننا	۲۷۳
صحابہ میں علوم قرآن کے ممتاز حضرات	۲۷۳
خلفاء ثلاثہ کے دور میں جمع قرآن کی صورت	۲۷۳
جنگ یمامہ میں حفاظ قرآن کی شہادت	۲۷۳
حضرت عمر فاروق کو حفاظت قرآن کی فکر	۲۷۳
حضرت ابوبکر کا حضرت زید کو جمع قرآن پر لگانا	۲۷۴
کاتب وحی حضرت زید بن ثابت کا بیان	۲۷۵
حضرت مولانا تقی عثمانی کا بیان	۲۷۶
حضرت ابوبکر صدیق کا عظیم کارنامہ	۲۷۸
علامہ عینی اور شاہ ولی اللہ صاحب کا بیان	۲۷۹
قرآن کریم سات حروف میں نازل ہوا	۲۸۰
حضرت حذیفہ بن یمان کی ایک تشویش	۲۸۰
حضرت عثمان کا صحابہ کرام سے مشورہ کرنا	۲۸۱
حضرت عثمان کا صحابہ کرام سے خطاب	۲۸۱
حضرت حفصہ سے قرآن کے نسخے منگوانا	۸۳
قرآن کو لغت قریش پر لکھنے کا حکم دینا	۲۸۳

Scanned with CamScanner

سونے چاندی سے لکھے قرآن کے بعض نسخے ۲۸۳
امام مالک کے دادا کے پاس قرآن کا نسخہ ۲۸۴
قرآن کریم کے چند معیاری نسخے ۲۸۵
شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ کا بیان ۲۸۵
حضرت ابن مسعود نے آپکا موقف مان لیا ۲۸۶
حافظ ابن کثیر اور امام ذہبی کا بیان ۲۸۶
حضرت عثمان کی قرآنی خدمات کے پانچ عنوان ۲۸۶
امام ابن العربی امام ذہبی اور ابن کثیر کا بیان ۲۸۸
امام سیوطی اور شاہ ولی اللہ کا خراج عقیدت ۲۸۸
حضرت علی حضرت عثمان کی حمایت میں ۲۸۹
دور صدیقی اور دور عثمانی کے جمع قرآن میں فرق ۲۹۰
علامہ عینی امام سیوطی اور شاہ ولی اللہ کا بیان ۲۹۱
حضرت عثمان کی دو امتیازی خصوصیات ۲۹۴
آپ کا مصحف کے ساتھ قاریوں کو بھی بھیجنا ۲۹۵
حضرت عثمان کا قرآن تاشقند میں ۲۹۵
ایک غلط فہمی کا ازالہ ۲۹۷
اوراق قرآن کو مٹانے کے طریقے ۲۹۸
شیخ الاسلام حافظ ابن حجر کا بیان ۲۹۸
حضرت علامہ خالد محمود صاحب کا بیان ۲۹۸
حضرت عثمان غنی کا احترام قرآن ۲۹۹
حضرت امام محمد بن حسن شیبانی کا ارشاد ۲۹۹
قرآن کے اوراق مبارکہ کی تحریق کا حکم ۲۹۹
امام موسی کاظم کا فتوی ۲۹۹
مولانا عبدالشکور لکھنوی کا بیان ۲۹۹
منبر اور روضہ کے درمیان مصاحف کی تدفین ۳۰۰
موجودہ قرآن کے بارے میں شیعی عقیدہ ۳۰۱
علامہ نوری اور علامہ جزائری کے بیانات ۳۰۲
موجودہ قرآن کی ترتیب کو غلط بتانا کفر ہے ۳۰۳

سیدنا حضرت عثمان کی حدیثی خدمات ۳۰۵

آپ حدیث کس طرح سناتے تھے ۳۰۵
حضرت عثمان قلیل الحدیث تھے ۳۰۵
حضرت عثمان کی تقلیل روایت کا سبب ۳۰۶
آپ روایت حدیث میں بہت محتاط تھے ۳۰۶
حضرت عبدالرحمن بن حاطب کا بیان ۳۰۷
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا بیان ۳۰۷
حضرت ابوہریرہ حضرت عثمان کی نظر میں ۳۰۸
حضرت ابوہریرہ حضرت عثمان کی حمایت میں ۳۰۸
حضرت ابوہریرہ کو حضرت عثمان کی ہدایت ۳۱۰

حضرت عثمان غنی کے شاگردان حدیث ۳۱۱

امام ذہبی حافظ ابن حجر اور امام سیوطی کا بیان ۳۱۱
حضرت عثمان کے شاگردان حدیث کا تعارف ۳۱۱
(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود (۳۲ھ) ۳۱۲
(۲) حضرت سہل بن حنیف (۳۸ھ) ۳۱۳
(۳) حضرت زید بن ثابت (۴۵ھ) ۳۱۴
(۴) حضرت ابوہریرہ الدوسی (۵۸ھ) ۳۱۵
(۵) حضرت عبداللہ بن عمر (۷۴ھ) ۳۱۵
(۶) حضرت عبداللہ بن عباس (۶۸ھ) ۳۱۶
(۷) حضرت عبداللہ بن زبیر (۷۳ھ) ۳۱۷
(۸) حضرت عبداللہ بن مغفل (۵۷ھ) ۳۱۸
(۹) حضرت عمران بن حصین (۵۲ھ) ۳۱۸
(۱۰) حضرت ابوامامۃ الباہلی (۸۶ھ) ۳۱۹
(۱۱) حضرت انس بن مالک (۹۳ھ) ۳۱۹

Scanned with CamScanner

(۱۲) حضرت زید بن خالد جہنی (۷۸ھ)	۳۲۰
(۳) حضرت سائب بن زید (۹۱ھ)	۳۲۱
(۱۳) حضرت سلمۃ بن اکوع (۷۴ھ)	۳۲۱
(۱۵) حضرت علقمہ بن قیس (۶۲ھ)	۳۲۲
۱۶) حضرت احنف بن قیس (۶۷ھ)	۳۲۴
(۱۷) حضرت زر بن حبیش (۸۳ھ)	۳۲۵
(۱۸) حضرت سعید بن مسیب (۹۱ھ)	۳۲۶
(۱۹) حضرت مالک بن اوس (۹۲ھ)	۳۲۷
(۲۰) حضرت ابان بن عثمان (۱۰۵ھ)	۳۲۸
(۲۱) حضرت عمرو بن عثمان (۸۰ھ)	۳۲۸
(۲۲) حضرت سعید بن عثمان (--ھ)	۳۲۹
(۲۳) حضرت حمرانؒ (۷۶ھ)	۳۳۰
حضرت عثمان غنی کا فقہی مقام	
حضرت عثمان مجتہد صحابہ میں سے تھے	۳۳۰
حضرت عمر اور حضرت علی کی اجتہادی شان	۳۳۰
ڈاکٹر محمد رواس قلعجی کا بیان	۳۳۰
حضرت عثمان دور نبوی میں فتوی دیتے تھے	۳۳۱
حضرت قاسم بن محمد کا بیان	۳۳۱
حضرت علامہ خالد محمود صاحب کا بیان	۳۳۱
حضرت عثمان مسائل حج کے بڑے عالم تھے	۳۳۲
حضرت عثمان اکابر فقہاء میں سے ہوئے	۳۳۲
شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ کا بیان	۳۳۲
حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث کا بیان	۳۳۲
صحابہ کا آپس میں اختلاف نفسانیت پر نہ تھا	۳۳۳
مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی کا بیان	۳۳۳
حضرت عبداللہ بن مسعود کا ایک قیمتی بیان	۳۳۳
حضرت عثمان علم الفرائض کے بڑے عالم	۳۳۴
حضرت امام زہری کا بیان	۳۳۴
مقدمات سننے اکابر صحابہ کو شریک کرنا	۳۳۵
آپ کو پہلا دار القضاء بنانے کا شرف ملا	۳۳۵
حضرت عثمان کے دور کے قاضی	۳۳۵
حضرت عثمان غنی کی روحانی بلندی	۳۳۵
آپ کی روحانیت بڑی عالی مرتبہ تھی	۳۳۶
حضرت عثمان کی فراست صادقہ تھی	۳۳۶
آپ صورت سے حقیقت پالیتے تھے	۳۳۷
مؤمن کی فراست سے ڈرو	۳۳۷
حضرت عثمان متوسمین کے سرخیل	۳۳۷
حضرت علامہ خالد محمود صاحب کا بیان	۳۳۷
آپ کے مقام دفن کی پیشگوئی کرنا	۳۳۸
حضرت عثمان کی بددعا کے خوفناک نتائج	۳۳۸
حضرت عثمان غنی عبادات کے آئینہ میں	۳۴۰
حضرت عثمان کو نماز سے بڑی رغبت تھی	۳۴۰
حضرت عثمان کی تہجد گزاری	۳۴۰
قرآن کریم میں آپ کے قیام لیل کی تعریف	۳۴۰
شاعر رسول حضرت حسان بن ثابت کا بیان	۳۴۱
امام محمد بن سیرین تابعی کا بیان	۳۴۱
حضرت عثمان کی اہلیہ حضرت نائلہ کا بیان	۳۴۱
سیدنا حضرت علی مرتضی کی شہادت	۳۴۲
حضرت مسروق عبدالرحمن تیمی امام ذہبی کا بیان	۳۴۲
حضرت عثمان غنی کا صائم النہار ہونا	۳۴۳
آپ نے حالت روزہ شہادت پائی	۳۴۳
آپ کو انفاق فی سبیل اللہ بہت محبوب تھا	۳۴۴

Scanned with CamScanner

حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان کی مالی قربانیاں	۳۴۴
حضرت عثمان کا مسلسل دس سال حج کرنا	۳۴۵
امہات المؤمنین کو اپنے ساتھ حج پر لے جانا	۳۴۵
آپ کے ساتھ حضرت حسین کا حج کرنا	۳۴۵
آپ کا ہر جمعہ کے دن ایک غلام آزاد کرنا	۳۴۶
محصوری کے دنوں میں آپکا بیس غلام آزاد کرنا	۳۴۷
آپ کا مسلمانوں پر مال خرچ کرکے خوش ہونا	۳۴۷
غزوہ تبوک کے موقع پر آپ کی امداد	۳۴۸
مسلمانوں کے لئے میٹھے پانی کا کنواں خریدنا	۳۴۸
مسجد نبوی کی توسیع آپ کا مال سے ہوئی	۳۴۹
مسجد کی تعمیر نو اپنی نگرانی میں کرنا	۳۵۰
ایک اور غزوہ کے موقع پر آپ کی امداد	۳۵۲
ہزاروں درہم کا سامان تجارت صدقہ کرنا	۳۵۲
حضرت عبداللہ بن عباس کا بیان اور ان کا خواب	۳۵۲
آپ کا ایک غریب خاتون کی خدمت کرنا	۳۴۵
ابن سعید بن یربوع کا بیان	۳۴۵
حضرت عثمان کی خشیت الٰہی اور خوف آخرت	۳۵۶
قبر دیکھ کر آپ پر رقت طاری ہوجانا	۳۵۶
حکیم الامت حضرت تھانوی کا ارشاد	۳۵۷
آپ کا جنازہ دیکھ کر کھڑے ہوجانا	۳۵۸
دنیا کا قصاص آخرت کے قصاص سے بہتر ہے	۳۵۸
حضرت عثمان گناہ کبیرہ سے بچے رہے	۳۵۸
حضرت عثمان غنی کے خوف آخرت کا منظر	۳۵۸
حضرت عثمان کی زندگی بہت سادہ تھی	۳۵۹
حضرت عثمان غنی کا زہد وتواضع	۳۵۹
عرب کا قیمتی کپڑا استعمال کرنے سے اجتناب	۳۶۰
خادموں سے حسن سلوک کرنا	۳۶۰
عام لوگوں کی طرح مسجد میں سوجانا	۳۶۰
حضرت عثمان غنیؓ کی صلہ رحمی	۳۶۱
اپنے مال سے اعزہ کی خدمت کرنا	۳۶۲
حضرت عثمان غنیؓ کا اپنا بیان	۳۶۲
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کا ارشاد	۳۶۳
حضرت عثمان غنی کی شہادت	۳۶۴
ظہور فتن کی نبوی پیشن گوئی	۳۶۴
جو تین باتوں سے بچ گیا سو بچ گیا	۳۶۵
ایک امام اور خلیفہ کے قتل کی خبر دینا	۳۶۵
مہر نبوت کا بئر اریس میں گرجانا	۳۶۵
وہ امام اور خلیفہ حضرت عثمان ہیں	۳۶۶
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا بیان	۳۶۶
حضرت عثمان غنی کا لوگوں سے خطاب	۳۶۷
حضرت عثمان کے خلاف یہودی سازش	۳۶۸
سازشی گروہ کا سرغنہ عبداللہ بن سبا	۳۶۸
ابن جریر طبری اور حافظ ابن کثیر کا بیان	۳۶۸
سازشی سرغنہ ابن سبا کے گمراہانہ عقائد	۳۶۹
شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ کا بیان	۳۷۱
شیعہ مؤرخ مرزا محمد تقی کا اعتراف	۳۷۱
حضرت علی کے وصی اور خلیفہ ہونے کا دعوی	۳۷۲
عبداللہ ابن سباء شیعہ علماء کے ہاں	۳۷۳
عبداللہ ابن سبا مستشرقین کی نظر میں	۳۷۴
سبائیوں کے حضرت عثمان غنی پر الزامات	۳۷۵
عبداللہ بن سبا کا فتنہ انگیز خط لکھنا	۳۷۶
حضرت علی اور حضرت زبیر کے نام پر غلط بیانی	۳۷۶

Scanned with CamScanner

حضرت عثمان کا تفتیش احوال کرانا اور خطوط لکھنا	۳۷۷
آپ کے عمال کا آپ کو مشورہ دینا	۳۷۹
حضرت معاویہ کی درخواست قبول نہ کرنا	۳۸۰
اصحاب ثلثہ کا باغیوں سے لاتعلقی کا اعلان	۳۸۱
مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کا اعتراف	۳۸۱
اللہ تعالیٰ نے اصحاب ثلثہ کو محفوظ رکھا	۳۸۲
باغیوں کی ایک اور خطرناک چال	۳۸۳
حضرت علی مرتضیٰ کا باغیوں پر جرح کرنا	۳۸۳
حضرت عثمان کے نام پر ایک جعلی خط	۳۸۴
سبائیوں کے جعلی خطوط	۳۸۵
باغیوں کا اصل مقصد خلافت کا خاتمہ تھا	۳۸۶
آپ سے خلافت سے دست برداری کا مطالبہ	۳۸۶
حضرت عثمان غنی کا ہدایت نبوی کی رو سے انکار	۳۸۶
حضرت عثمان غنی کا اہل مدینہ سے خطاب	۳۸۶
دوران خطبہ جہجاہ کی گستاخی	۳۸۶
حضرت عثمان پر باغیوں پر حملہ کرنا	۳۸۷
حضورؐ کا حضرت عثمان سے عہد خاص لینا	۳۸۷
حضور ﷺ کا آپ کے صبر کے لئے دعا کرنا	۳۸۸
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان	۳۸۹
حضرت عثمان کے مظلومانہ شہادت کی خبر دینا	۳۹۰
باغیوں کا لوگوں کی کمی سے فائدہ اٹھانا	۳۹۱
حضرت عثمان کا چالیس روز تک محاصرہ کرنا	۳۹۱
حضرت عثمان کے لئے کھانا پانی بند کرنا	۳۹۲
حضرت علی مرتضیٰ حضرت عثمان کی حمایت میں	۳۹۲
ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ کا زخمی ہوجانا	۳۹۳
حضرت عثمان کا باغیوں سے خطاب اور سوال	۳۹۳
حضرات حسنین کا آپ کی حفاظت پر مامور ہونا	۳۹۵
حضرت علی کی جانب سے دفاع کی پیشکش ہونا	۳۹۶
حضرت عثمان کا حضرت علی کو دعائے خیر دینا	۳۹۶
صحابہ کا باغیوں کے خلاف جنگ کی اجازت مانگنا	۳۹۶
حضرت عثمان غنی کا اجازت دینے سے انکار	۳۹۶
شیعہ ملا حسین بخش کا بغض باطنی	۳۹۷
حضرت زید بن ثابت کی درخواست قبول نہ کرنا	۳۹۷
میرے تمام معتقدین اپنے ہاتھ روک لیں	۳۹۷
حضرت حسنؓ اور حضرت مغیرہ کو جواب	۳۹۸
آپ کا مدینہ منورہ چھوڑنے سے تیار نہ ہونا	۴۰۰
شیعہ عالم ملا عمار علی کا سوال	۴۰۱
حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی کا جواب	۴۰۱
حضرت عثمان کا حضور ﷺ کو خواب میں دیکھنا	۴۰۴
آپ کا حضورؐ کے ساتھ افطار کرنے کو پسند کرنا	۴۰۵
باغیوں کا آپ کو جلد قتل کا مطالبہ	۴۰۶
سیدنا حضرت حسن بن علی کا زخمی ہونا	۴۰۶
قاتلین عثمان علمائے عظام کی نظر میں	۴۰۷
حضرت عثمان غنی مقام شہادت پر	۴۰۷
باغیوں کا حضرت عثمان کے گھر کا دروازہ جلانا	۴۰۸
حضرت حسان بن ثابت کی شہادت	۴۰۸
حضرت عبداللہ بن سلام کی باغیوں کو تنبیہ	۴۰۹
بوقت شہادت آپ کی زبان پر دعا	۴۰۹
آیت قرآنی کا آپ کے خون سے سرخ ہوجانا	۴۱۰
حضرت نائلہ پر باغیوں کا حملہ	۴۱۰
حضرت عثمان غنی کی آخری دعا	۴۱۰
حضرت عثمان صبر کا پیکر مجسم تھے	۴۱۱

Scanned with CamScanner

الفصل ماشهدت به اعدائهم	۴۱۱
حضرت علی پر آپ کی شہادت کا غم	۴۱۲
آپ کے شہید ہونے کی نبوی پیش گوئی	۴۱۳
حضرت عثمان کی تکفین وتدفین	۴۱۴
نماز جنازہ میں فرشتوں کی حاضری	۴۱۴
حضرت عثمان غنی کا وصیت نامہ	۴۱۶
آپ کی نماز جنازہ علانیہ کیوں نہ ہوئی	۴۱۷
مولانا کیرانوی اور مولانا اکبر آبادی کا بیان	۴۱۸
شہادت عثمان پر اجلہ صحابہ کے تاثرات	۴۲۱
سیدنا حضرت علی مرتضی کے تاثرات	۴۲۱
حضرت حسن بن علی کا خراج عقیدت	۴۲۶
حضرت عثمان سیدنا عبداللہ بن مسعود کی نظر میں	۴۲۹
حضرت حذیفہ بن یمان کا بیان	۴۲۹
سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس کا بیان	۴۳۱
حضرت زید بن ثابت کا بیان	۴۳۳
سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر کا بیان	۴۳۳
سیدنا حضرت سعید بن زید کا بیان	۴۳۳
سیدنا حضرت ابوذر غفاری کا بیان	۴۳۴
حافظ الحدیث حضرت ابوہریرہ کا بیان	۴۳۵
حضرت زبیر بن عوام کا ان	۴۳۵
سیدنا حضرت سمرۃ بن جندب کا بیان	۴۳۶
سیدنا حضرت سعد بن وقاص کا بیان	۴۳۷
سیدنا حضرت عبداللہ بن سلام کا بیان	۴۳۸
حضرت ابوبکرہ نفیع بن حرث کا بیان	۴۳۹
حضرت عبداللہ بن زبیر کا بیان	۴۳۹
شاعر رسول حضرت حسان بن ثابت کا بیان	۴۴۰
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کے تاثرات	۴۴۲
حضرت ام سلیم صحابیہ کا بیان	۴۴۵
حضرت عثمان غنی کے حق میں برزخی شہادت	۴۴۵
حضرت زید بن خارجہ کا بعد از موت کلام کرنا	۴۴۷
حضرت ابو مسلم خولانی اور امام باقر کا بیان	۴۴۸
حضرت عثمان کی شہادت کے المناک نتائج	۴۴۹
حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث کا بیان	۴۴۹
محقق العصر علامہ خالد محمود صاحب کا بیان	۴۵۰
آپ کی شہادت میں کسی صحابی کا ہاتھ نہیں	۴۵۲
حضرت امام ابن العربی اور امام نووی کا بیان	۴۵۳
حافظ ابن تیمیہ علامہ سالمی اور حافظ ابن کثیر کا بیان	۴۵۴
حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ کا بیان	۴۵۴
حضرت علی پر رافضی اور خارجی گروہ کا الزام	۴۵۶
حضرت عثمان اور اهل بیت نبوت	۴۵۷
حضرت عثمان کا اہل بیت نبوت سے گہرا رشتہ	۴۵۷
حضرت علی کی مہر حضرت عثمان کی رقم سے	۴۵۷
حضرت عثمان کا حضرت علی کو سواری دینا	۴۵۸
حضرت علی مرتضی کے لئے تحائف بھیجنا	۴۵۹
حضرت علی کے ساتھ خصوصی رعایت کرنا	۴۵۹
حضرات حسنین کریمین کو بچوں کی طرح سمجھنا	۴۵۹
شیعہ عالم عبداللہ مامقانی کا بیان	۴۵۹
حضرت عثمان حضرت علی مرتضی کے عقیدہ میں	۴۵۹
آپ کا حضرت عثمان کو مومن اور متقی کہنا	۴۶۰
حضرت عثمان کو حضور ﷺ کا داماد سمجھنا	۴۶۲
شیخین کریمین کے بعد حضرت عثمان کو افضل بتانا	۴۶۲
حضرت عثمان کی دینی خدمات کو سراہنا	۴۶۲

Scanned with CamScanner

آپ کو بے شمار دینی سبقتیں حاصل ہیں	۴۶۳
حضرت عثمان اور انکے رفقاء جنت میں	۴۶۳
حضرت علی نے اپنے بیٹے کا نام عثمان رکھا	۴۶۴
دونوں بزرگوں کے بیٹے اکٹھے طواف میں	۴۶۵
حضرت علی مرتضیٰ منافقانہ زندگی سے دور رہے	۴۶۶
حضرت علی کا آپکے ساتھ مخلصانہ تعاون تھا	۴۶۶
آپ کے ساتھ مخلصانہ تعاون کی چند مثالیں	۴۶۷
حضرت عثمان حضرت حسن بن علی کی نظر میں	۴۶۸
والد کے حق سے خلیفہ کے حق کو بڑا جاننا	۴۶۸
حضرت حسن کا عجیب خواب حضرت علی کی تائید	۴۶۹
حضرت عثمان امام زین العابدین کی نگاہ میں	۴۶۹
حضرت امام زید بن علی کا عقیدہ	۴۷۱
حضرت عثمان امام جعفر صادق کے عقیدہ میں	۴۷۱
محمد بن حنفیہ کا جنازہ ابان بن عثمان نے پڑھایا	۴۷۲
سیدنا حضرت عثمان غنی کی ازواج واولاد	۴۷۳
حضورؐ کی دو بیٹیاں حضرت عثمان کے نکاح میں	۴۷۳
حضورؐ کے سسر اور داماد جہنم میں نہ جائیں گے	۴۷۳
حضور ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ کا تعارف	۴۷۴
حضور ﷺ کی لخت جگر سیدہ رقیہؓ	۴۷۴
حضرت رقیہ مبایعات النبی میں سے	۴۷۴
حضرت رقیہ کا قبل از دورا سلام عتبہ سے عقد	۴۷۴
یہ صرف عقد تھا رخصتی نہ ہوئی تھی	۴۷۴
سیدہ رقیہ کا عتبہ کے عقد سے نکل جانا	۴۷۵
سیدہ رقیہ حضرت عثمان بن عفان کے نکاح میں	۴۷۶
آپ کا نکاح حکم الٰہی سے ہوا تھا	۴۷۶
عرب کا حسین ترین جوڑا	۴۷۶
شادی کے موقع پر قصیدہ تہنیت پڑھا گیا	۴۷۶
حضرت اسامۃ بن زید کا بیان	۴۷۷
حضرت سیدہ رقیہ کی ہجرت حبشہ	۴۷۸
حضورؐ کا حضرت عثمان اور سیدہ کی فکر کرنا	۴۷۸
حضرت لوط کے بعد پہلی انوکھی ہجرت	۴۷۹
شیعہ ملا باقر مجلسی کا بیان	۴۷۹
حضرت سیدہ رقیہ کی ہجرت مدینہ	۴۷۹
سیدہ رقیہ خدمت گزار بیوی تھیں	۴۸۰
حضور ﷺ کا عثمان غنی کی تعریف کرنا	۴۸۰
حضرت عثمان کا سیدہ رقیہ کی تیمار داری کرنا	۴۸۱
حضرت عثمان کو اصحاب بدر کا سا اجر ملنا	۴۸۱
حضرت سیدہ رقیہ سلام اللہ علیہا کا انتقال	۴۸۲
حضور ﷺ کا حضرت سیدہ رقیہ کی قبر پر آنا	۴۸۲
حضورؐ اور سیدہ فاطمہ کا غمزدہ ہوجانا	۴۸۳
حضرت سیدہ رقیہ کے لئے آپ کی خصوصی دعا	۴۸۴
حضرت سیدہ رقیہ مستجاب الدعوات خاتون تھیں	۴۸۴
حضرت سیدہ رقیہ کے گستاخ الٰہی گرفت میں	۴۸۴
حضرت سیدہ رقیہ سلام اللہ علیہا کی اولاد	۴۸۵
سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم پر سلام	۴۸۵
حضور ﷺ کی پیاری صاحبزادی سیدہ ام کلثومؓ	۴۸۶
سیدہ ام کلثوم مبایعات النبی میں سے ہیں	۴۸۶
سیدہ ام کلثوم سلام اللہ علیہا کی ہجرت مدینہ	۴۸۷
حضرت عمر فاروق کو حضرت حفصہ کی فکر	۴۸۸
حضورؐ کی خدمت میں اپنی تشویش کا اظہار	۴۸۸
حضورؐ کا حضرت حفصہ کو اپنی زوجیت میں لینا	۴۸۸
سیدہ رقیہ کو حضرت عثمان کے نکاح میں دینا	۴۸۹

Scanned with CamScanner

سیدہ ام کلثوم کا نکاح الٰہی حکم سے ہوا تھا	۴۸۹
سیدہ ام کلثوم سلام اللہ علیہا کا انتقال پر ملال	۴۹۱
نگاہ نبوت میں حضرت عثمان کا مقام	۴۹۱
سیدہ ام کلثوم کا جنازہ حضورؐ نے پڑھایا	۴۹۲
حضرت علی کا حضرت عثمان کو داماد رسول کہنا	۴۹۴
حضرت ابان بن عثمانؓ بن عفان کا تعارف	۴۹۶
حضرت سعید بن عثمانؓ عفان کا تعارف	۴۹۷
حضرت عمرو بن عثمانؓ بن عفان کا تعارف	۴۹۸
حضرت عائشہ بنت عثمانؓ بن عفان کا تعارف	۴۹۸
حضرت عثمان غنیؓ پر الزامات اوران کے جوابات	۵۰۱
حضرت عثمان پر بعض ادیبوں کے جارحانہ حملے	۵۰۲
مؤرخین کی غلط روایات سے بچنے کی اصولی راہ	۵۰۴
حضرت عثمان غنیؓ پر بارہ بڑے الزامات	۵۰۵
(۱) خلافت ملتے ہی آپ نے صحابہ کو معزول کردیا	۵۰۶
آپ کے صحابہ کو معزول کرنے کا سبب کیا تھا	۵۰۶
آپ مجتہد تھے ۔ابن تیمیہ اورابن حجر کا بیان	۵۰۷
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا بیان	۵۰۷
اہل سنت کے ہاں خلیفہ علم غیب نہیں رکھتا	۵۰۹
حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا بیان	۵۰۹
حضرت عثمان کے عمال سے مسلمانوں کو نفع پہنچا	۵۱۰
مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کا اعتراف	۵۱۱
(۲) آپ پر صحابہ کو محبوس رکھنے کا الزام	۵۱۱
حضرت عثمان کا بعض صحابہ سے اختلاف	۵۱۱
یہ اختلافات دینی نہ تھے انتقامی تھے	۵۱۱
حضرت عثمان نے کسی صحابی کو نہیں مارا	۵۱۲
حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا ارشاد	۵۱۳

صحابہ اختلافات کے باوجود ماجور ہیں	۵۱۳
مفسر قرآن قاضی ثناء اللہ پانی پتی کا بیان	۵۱۴
حافظ ابن تیمیہ اورامام ابن العربی کا بیان	۵۱۵
امام شمس الدین ذہبیؒ اورامام شاہ ولی اللہ کابیان	۵۱۵
حضرت عثمان حضرت ابوذر غفاری کی نگاہ میں	۵۱۶
حضرت عثمان کا حضرت ابوذر کی خدمت کرنا	۵۱۷
حضرت ابوذر کا نفرت پھیلانے والوں کو جواب	۵۱۸
حضرت عبداللہ بن مسعود کا مدینہ آپکے پاس آجانا	۵۱۹
آپ کے مرض الوفات میں حضرت عثمان کا آنا	۵۲۰
حضرت بن مسعود کے اہل سے حسن سلوک کرنا	۵۲۰
(۳) حضرت عثمان پر قرآن جلانے کا الزام	۵۲۱
حضرت عثمان کا حروف قرآن کو دھونے کا حکم دینا	۵۲۱
حضرت علی اس عمل میں آپکے شریک رہے	۵۲۱
سیدنا حضرت علی مرتضیٰ کا اپنا بیان	۵۲۲
قاضی ابوبکر بن العربی کا بیان	۵۲۳
مولانا خلیل احمد سہارنپوری کا شیعہ علماء سے سوال	۵۲۳
(۴) آپ پر خائن لوگوں کو عہدے دینے کا الزام	۵۲۴
حضرت عثمان نے اچھے لوگوں کو عہدے دیئے	۵۲۴
اسلامی عقیدہ کہ علم غیب خاصہ خدا ہے	۵۲۵
اہل سنت کے ہاں خلیفہ معصوم نہیں	۵۲۵
شاہ عبدالعزیزؒ اور قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کا بیان	۵۲۵
حضرت علی کی اپنے عہدیداروں پر سخت تنقید	۵۲۶
آپ کا ایک خط اپنے قریبی عزیز کے نام	۵۲۶
شیعہ عقیدہ میں امام عالم الغیب ہوتا ہے	۵۲۶
شارح نہج البلاغۃ سید علی نقی کی تائید	۵۲۹
شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ کا بیان	۵۳۰

Scanned with CamScanner

(۵) حضرت عثمان پر اقرباء پروری کا الزام	۵۳۰
آپ کے صرف چار عزیز عہدوں پر رہے	۵۳۱
حضرت علی کے اقرباء مختلف عہدوں پر	۵۳۱
شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ حنبلی کا بیان	۵۳۲
امام ابن العربی اور علامہ فیروز آبادی کا بیان	۵۳۲
اشتر نخعی کی حضرت علی سے ناراضگی	۵۳۳
حضرت مولانا محمد نافع صاحب کا بیان	۵۳۳
اقرباء سے محبت رکھنا ہرگز منع نہیں	۵۳۴
حضرت عثمان کا معترضین سے استفسار	۵۳۵
آپ کا اپنے اقرباء کی خدمت ذاتی مال سے کرنا	۵۳۶
لینے اور دینے کا ترازو ایک رکھئے	۵۳۶
(۶) حضرت ولید کو عہدہ دینے پر اعتراض	۵۳۷
حضرت ولید بن عقبہ دور رسالت میں	۵۳۷
حضرت ولید بن عقبہ دور شیخین میں	۵۳۷
آپ کی مخالفت کا حقیقی سبب کیا تھا	۵۳۸
آپ کو بدنام کرنے کی سازش کس نے رچائی	۵۳۸
آپ کو معزول کرانے کا پروگرام کس نے بنایا	۵۳۸
حضرت ولید پر شراب نوشی کا الزام	۵۳۸
ہمیں ظاہر پر حکم لگانے کی ہدایت ہے	۵۳۹
حضرت عثمان نے شرعی قانون پر عمل کیا	۵۳۹
قاضی شریح نے حضرت علی کے گواہ نہ مانے	۵۴۰
ایک شبہ اور اس کا ازالہ	۵۴۰
حضرت ولید پر لگے الزام پر چند سوالات	۵۴۱
شیخ محمد خضری بک مصری کا بیان	۵۴۲
(۷) حضرت ولید بن عقبہؓ پر فسق کا الزام	۵۴۳
سورہ حجرات کی آیت کا مصداق کون ہے	۵۴۳
آپ دور شیخین میں اعلیٰ مناصب پر فائز رہے	۵۴۳
مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کا اعتراف	۵۴۴
مولانا محمد اسحاق سندیلوی کا بیان	۵۴۴
حضرات مفسرین کرام کے بیانات	۵۴۵
شیعہ عالم علامہ طبرسی کا ایک جدا بیان	۵۴۶
(۸) حضرت حکم کو مدینہ واپس بلانے پر اعتراض	۵۴۷
جناب حکم محدثین کی نظر میں	۵۴۷
آپ کی جلاء وطنی کی کہانی درست نہیں	۵۴۷
علامہ حافظ ابن تیمیہ حنبلی کا بیان	۵۴۷
(ج ۲) حضورؐ نے ان کی جلاء وطنی ختم کردی	۵۴۸
واپس بلانے کی اجازت خود حضرت عثمان نے لی	۵۴۸
شیعہ عالم محسن بن کرامہ کا بیان	۵۴۹
آپکے حکم پر حضرت علی کیوں خاموش رہے؟	۵۴۹
علامہ محمد بن وزیر یمانی کا بیان	۵۴۹
(ج ۳) جناب حکم کبھی مدینہ نہ آئے تھے	۵۴۹
(۹) حضرت مروان کی جلاء وطنی کا قصہ	۵۵۰
آپ حضرات حسنین کریمین کے ہم عمر تھے	۵۵۰
آپ کو رؤیت اور سماع کا شرف نصیب ہوا	۵۵۰
حضرت مروان بن الحکمؓ کی علمی جلالت	۵۵۱
آپ رجال صحیح بخاری میں سے ہیں	۵۵۱
حضرت علامہ ظفر احمد عثمانی محدث کا بیان	۵۵۱
امام زین العابدین نے آپ سے روایات لیں	۵۵۲
امام ابن ابی حاتم رازی کا بیان	۵۵۲
آپ اہل فتاوی میں سے تھے ۔ حافظ ابن تیمیہ	۵۵۲
حافظ ابن حجر اور امام ابن عربی کا بیان	۵۵۲
حضرت مروان سے حضرت علی کی رشتہ داریاں	۵۵۳

Scanned with CamScanner

حضرت مروان کا بیٹا حضرت علی کا داماد	۵۵۳
حضرت حسن کی پوتی مروان کے بیٹے کی منکوحہ	۵۵۳
حضرت حسن کی پوتی مروان کے پوتے کے گھر	۵۵۳
حضرات حسنین کریمین مروان کی اقتداء میں	۵۵۴
حضرت امام محمد بن باقر کا بیان	۵۵۴
امام زین العابدین کے لئے ایک بڑی رقم بھیجنا	۵۵۵
(۱۰) حضرت مروان کو خمس دینے کی حقیقت	۵۵۶
حضرت عثمان پر یہ الزام کہاں سے اٹھا	۵۵۶
واقدی کی لغو بیانی مسلمہ عام ہے	۵۵۶
مؤرخ علامہ شبلی نعمانی اورامام ذہبی کا بیان	۵۵۶
جناب مولانا اسحاق سندیلوی کا بیان	۵۵۷
شیخ حسین البحری اور امام ابوبکر بن العربی کا بیان	۵۵۸
حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا بیان	۵۵۹
حضرت ابن مسعود کا حضرت عثمان کو امام کہنا	۵۵۹
(۱۱) حضرت عثمان پر مخالفت سنت کا الزام	۵۵۹
سیدنا حضرت عثمان غنی کا جواب	۵۵۹
حضرات محدثین کرام کی ایک اور توجیہ	۵۶۰
اس بارے میں ائمہ ثلاثہ کا موقف	۵۶۰
ابن العربی اور محمد بن یحیی اشعری کا بیان	۵۶۰
(۱۲) حضرت معاویہ کو طویل عرصہ عہدہ پر رکھنا	۵۶۱
حضرت معاویہ دور فاروقی سے اس عہدہ پر تھے	۵۶۱
علامہ ظفر احمد عثمانی محدث کا بیان	۵۶۲
حضرت عتاب بارہ سال مکہ کے گورنر رہے	۵۶۲
حضرت عثمان پر طعن زنی سے اجتناب کریں	۵۶۳
حضرت عثمان مقبولان الہی میں سے تھے	۵۶۳
مقبولان الہی کی عزتوں سے کھیلنے والوں کیلئے وعید	۵۶۳
اولیاء اللہ کے دشمنوں کو الہی اعلان جنگ	۵۶۴
حضرت عثمانؓ کی گستاخی کا خوفناک انجام	۵۶۵
حضرت عثمانؓ کے معاند دعائے نبوی سے محروم	۵۶۵
حضورؐ نے آپ کے معاند کی نماز جنازہ نہ پڑھائی	۵۶۵
حضرت عثمانؓ کا عصا توڑنے والے کا برا انجام	۵۶۶
حضرت عثمانؓ کی بد دعا لینے والے کا خوفناک انجام	۵۶۶
آپ پر ہاتھ اٹھانے والے کا ہاتھ شل ہوجانا	۵۶۷
آپ کے گستاخوں پر پاگل پن کا عذاب	۵۶۸
آپ کو برا کہنے والے کا منہ کالا ہوگیا	۵۶۸
آپ کا گستاخ بجلی کی لپٹ میں	۵۶۹
محمد بن ابی بکر اور عمرو بن حمق کا ہولناک انجام	۵۷۰
محمد بن ابی حذیفہ کا عبرتناک انجام	۵۷۱
آپ کے تمام قاتل برے انجام سے دوچار	۵۷۲
حضرت عثمان غنیؓ کی اپنے قاتلوں پر بد دعا	۵۷۳
حضرت عثمان غنی کے خطبات وملفوظات	۵۷۴
سیدنا حضرت عثمان غنی کا آخری خطبہ حج	۵۷۹
حضرت عثمان ذی النورینؓ کا آخری بیان	۵۹۰
حضرت عثمان کے مکتوبات سے اقتباسات	۵۹۲
حضرات علماء کرام کے تاثرات	۵۹۳
شیخ الحدیث مولانا عتیق احمد بستوی صاحب	۵۹۳
محترم مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی صاحب	۵۹۵
محترم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب	۵۹۷
محترم حضرت مولانا محمد ازہر صاحب	۵۹۷
محترم مولانا حافظ مہر محمد صاحب میانوالی	۵۹۸
چند تاریخی تصاویر	

Scanned with CamScanner

پیش لفظ

الحمد لله وسلام علی عبادہ الذین اصطفی...... اما بعد

راقم الحروف کی کتاب ﴿ نور القمر بسیرۃ سیدنا عمرؓ ﴾ جب طبع ہو کر علماء اور اہل سنت مسلمانوں کے پاس پہنچی تو انہوں نے اس پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کی سیرت و سوانح اور ان پر اعتراضات کے جوابات پر بھی مشتمل ایک تحقیقی کتاب کی ضرورت ہے اور وہ تمہارے قلم سے جلد سامنے آنی چاہئیے راقم الحروف نے ان سے دعا کی درخواست کی اور عرض کیا کہ خواہش تو راقم کی بھی ہے کہ سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کے بارے میں بھی ایک ایسی کتاب سامنے آنی چاہئیے جس میں صرف آپ کی سیرت و سوانح ہی نہیں بلکہ آپ کے بارے میں اسلام نے جس عقیدہ کی راہ بتلائی ہے اس عقیدہ کو بھی پوری وضاحت کے ساتھ بیان کیا جائے اور آپ پر ظالموں اور نادانوں کی جانب سے جو اعتراضات اور شبہات اٹھائے گئے ہیں اور انہیں دور حاضر میں ٹی وی چینلوں کے ذریعہ نئے سرے سے اچھالا جارہا ہے ان کا بھی نئے تقاضوں کے مطابق قرآن و سنت اور تاریخ کی روشنی میں جواب دیا جائے حق یہ ہے کہ جن لوگوں نے تاریخ کے نام پر حضرت عثمان غنی کی ذات والا صفات کو گدلا کرنے کی کوشش کی ہے انہوں نے نہ صرف تاریخ پر بڑا ظلم کیا ہے بلکہ وہ عقیدہ اسلام سے بھی ایک نہایت گھناؤنا کھیل کھیلے ہیں اور لفظوں کے اتار چڑھاؤ سے وہ بری

Scanned with CamScanner

طرح لسان رسالت کی ایک مبشر بالجنۃ شخصیت کی عزت و حرمت سے بر سر عام زیادتی کے مرتکب ہوئے ہیں۔۔ العیاذ باللہ تعالی

اس دوران راقم کی ایک اور کتاب ﴿ تمنائے حسن خاتمہ از ذکر سیدہ فاطمہؓ ﴾ طبع ہو کر آگئی اس کا پہلا نسخہ جب والدہ محترمہ (مد ظلھا) کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے اس پر بے پناہ خوشی کا اظہار کیا اور دعائیں دیں اور پوچھا کہ سیدنا حضرت عثمان غنی کی سیرت پر کب لکھو گے ؟ تمہارے والد صاحب اس پر ایک نئ تالیف کے بہت متمنی تھے راقم نے والدہ مکرمہ سے بھی دعا کی درخواست کی اور عرض کیا کہ حضرت والد صاحب مرحوم نے ایک عرصہ پہلے مجھ سے بھی اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ حضرت عثمان غنی پر کوئی ایسی کتاب ہونی چاہئیے جس میں ایک ترتیب کے ساتھ آپ کی زندگی بیان ہوئی ہو حضرت مرحوم چاہتے تھے کہ ماہنامہ الاسلام میں سلسلہ وار یہ مضمون شائع ہو پھر اسے برمی زبان میں ترجمہ کر کے شائع کریں۔ مگر افسوس کہ ان کی یہ خواہش ادھوری رہ گئی اور آپ سفر آخرت پر چل پڑے فرحمہ اللہ تعالی رحمۃ واسعۃ اب جبکہ آپ نے انتظار کی بات کی ہے تو انشاء اللہ اس پر کام شروع ہو جائے گا۔

ابھی اس بات پر ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ مانچسٹر کے ایک بڑے قابل قدر عالم حج سے واپسی پر یہ افسوسناک خبر دیتے سنے گئے کہ سعودی حکومت کی جانب سے جنت البیقع میں مقرر کئے گئے سلفی نوجوان اب یہاں تک کہنے سے باز نہیں آتے کہ تم حضرت عثمان کی قبر کے پاس کیا دیکھنے آتے ہو تم قبرستان کے دروازے سے سب پر سلام پڑھو اور نکل جاؤ کان رجلا من الرجال (عثمان تو آدمیوں کی طرح ایک آدمی ہی تھے) جبکہ بعض زبان دراز تو اب یہ کہنے سے بھی نہیں شرماتے کہ ان قبروں میں کچھ نہیں ہے تم بے فائدہ عقیدت واحترام لئے یہاں

Scanned with CamScanner

آتے ہو

اس قسم کی باتیں راقم کے کانوں میں پہلے بھی پہنچتی رہیں اور پانچ سال قبل خود راقم کے ساتھ بھی مشہد عثمان پر اسی طرح کا ایک واقعہ پیش آچکا تھا مگر پچھلے کچھ سالوں سے ان اکابر کی بے حرمتی میں خاصا اضافہ ہو گیا ہے چار پانچ سال مدینہ یونیورسٹی میں تعلیم لینے والے بیشتر نوجوانوں کو یہ خوش فہمی ہو گئی ہے کہ وہ صحابہ کرام سے زیادہ توحید کو سمجھنے والے اور ائمہ مجتہدین سے زیادہ کتاب وسنت کے عالم بن گئے ہیں اور جب تک صحابہ کرام اور ائمہ عظام ان کی زبان بے لگام کی زد میں نہیں آتے نہ ان کی توحید کامل ہوتی ہے نہ ان کی سلفیت قابل اعتبار سمجھی جاتی ہے وہ اگر سمجھتے ہیں کہ اکابرین اسلام کے خلاف اپنی زبانیں دراز کر کے سعودی حکومت کے لئے کوئی کار خیر انجام دے رہے ہیں تو وہ یقیناً بڑی غلطی میں مبتلا ہیں آل سعود اس حقیقت سے ناواقف نہیں کہ حضرت امام احمد بن حنبل شیبانی قدس سرہ السامیؒ (۲۴۱ھ) کے ہاں صحابہ کرام امت کے پیشوا ہیں اور تاریخ کے ہر دور نے ثابت کیا ہے کہ صف اول کے اکابرین اور اسلام کے محسنین کے خلاف بولنے والے ہمیشہ خسارے میں رہے ہیں اور انجام کار تباہی ان کا مقدر بن کر رہی ہے۔ انہیں اس قسم کے بیانات اور خیالات سے اجتناب کرنا چاہئیے۔ اور خود سعودی حکومت کو بھی چاہئیے کہ وہ ان بے لگام نوجوانوں کو لگام ڈالیں جو سلفیت کے نام پر پوری دنیا میں سعودی حکومت کی بدنامی کا سبب بنے ہوئے ہیں

علماء کرام کے ارشادات والدہ محترمہ کی خواہش اور بے شمار دوستوں کی دعاؤں سے سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کی یہ سیرت آپ کے سامنے لائی جارہی ہے اس کتاب کی تالیف کے دوران اللہ تعالیٰ کی مدد ہر وقت شامل رہی ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہوں اور دعا گو کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبولیت سے نوازے آمین۔

Scanned with CamScanner

پیش نظر رہے کہ راقم نے یہ کتاب محض سیرت وسوانح کی کتابوں میں اضافہ کرنے کے لئے نہیں لکھی بلکہ اس کا اصل مقصد امام مظلوم سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کے بارے میں اہل سنت والجماعت کے عقیدے کی حفاظت اور آپ پر لگائے الزامات کے جوابات اور خالی الذہن دماغوں میں بوئے گئے شبہات کو دور کرنا ہے اس وقت برطانیہ میں شیعہ کے تین چینل صحابہ کرام بالخصوص خلفائے ثلاثہ کے خلاف ان پڑھ مسلمانوں کے دلوں میں جو شکوک پیدا کر رہے ہیں وہ کسی پر مخفی نہیں ہیں ان حالات میں اور بھی ضروری ہو گیا ہے کہ حضور ﷺ کے صحابہ خصوصا خلفائے ثلاثہ کی عزت وحرمت کا دفاع کیا جائے۔ ہمیں یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ ہم وکیل صفائی ہیں اور ہماری کوشش ہے کہ جن دلوں میں حضرت عثمان کے خلاف محض غلط فہمی سے بدگمانیاں اتر رہی ہیں ان دلوں کو بھی قرآن وسنت کی روشنی میں صاف کریں اور ضد وعداوت اور قساوت قلبی کے مریضوں کا بھی بذریعہ دلائل وحقائق کچھ علاج کریں۔

راقم الحروف حضرت الاستاذ جسٹس حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مدظلہ العالی کا بے انتہا ممنون ومشکور ہے کہ آپ نے اپنے بے پناہ غیر ملکی اسفار اور دیگر علمی اور انتظامی مصروفیات کے باوجود اس کتاب کو ملاحظہ فرمایا اور مفید مشوروں سے راقم کی رہنمائی فرمائی اللہ رب العزت حضرت موصوف کا سایہ ہم پر تادیر قائم رکھے اور آپ کے اضافات وافادات سے مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کا موقع عطا فرمائے آمین

﴿ محمد اقبال رنگونی عفااللہ عنہ ﴾

Scanned with CamScanner

مقدمہ

پیش نظر کتاب کس شخصیت کریمہ کے گرد گھومتی ہے ؟ یہ کس صاحب فراست صاحب سفارت اور صاحب رفاقت بزرگ کا تذکرہ ہے اس کی تفصیل آپ اگلے صفحات میں انشاء اللہ ملاحظہ فرمائیں گے سردست اس کا جواب لیجئے کہ حضرت عثمان غنی کون ہیں ؟

☆...... سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کون ہیں ؟

آپ جامع القرآن ہونے کی حیثیت سے عقیدہ اسلام کا ایک جزو ہیں اور خلیفہ راشد ہونے کی حیثیت سے آپ سنت کا ایک سنگ میل ہیں آپ صرف ایک تاریخی شخصیت نہیں آپ ایک دینی شخصیت ہیں اور ہم ان لوگوں سے متفق نہیں جو آپ کو محض ایک تاریخی شخصیت سمجھتے ہیں

☆...... سیدنا حضرت عثمان حضور ﷺ کے قریبی رشتہ دار شرم وحیاء اور اخلاق وشرافت کے پیکر مجسم ہیں دور جاہلیت میں بھی آپ کی شرافت اور ایمانداری مسلم تھی آپ ان دنوں بھی کبھی برائیوں کے قریب نہ گئے جب معاشرے میں ان برائیوں کو برائی نہ سمجھا جاتا تھا حضرت ابوبکر صدیق نے آپ کو اسلام کی دعوت دی تو اسے قبول کرنے میں آپ نے کوئی پس وپیش نہ کیا اسی وقت حضور ﷺ کی خدمت میں آگئے اور اسلام قبول کر لیا آپ چوتھے مسلمان تھے

Scanned with CamScanner

☆...... حضرت عثمان غنی حضور ﷺ کی امت میں اور صحابہ کرام کے تذکروں میں تیسرے عظیم المرتبت شخص ہیں آپ سے اوپر حضرات شیخین کریمین ہیں آپ ۳۵ سال کی عمر میں حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور ۲۳ سال آپ کی صحبت میں رہے اور صحبت نبوی سے خوب خوب مستفید ہوئے

☆...... سیدنا حضرت عثمان غنی حضور ﷺ کے عظیم المرتبت صحابی اور سابقین اولین میں سے ہیں اللہ تعالی نے آپ کو گوناگوں خوبیوں اور کمالات سے نوازا تھا آپ کی شرافت ودیانت ہر دور میں مسلم رہی اور کبھی آپ پر کسی نے انگلی نہیں اٹھائی آپ نے اسلام کی خاطر تکلیفیں برداشت کیں اور اللہ کے لئے دو مرتبہ گھربار چھوڑا حضور اکرم ﷺ نے اپنی دو بیٹیاں یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں دیں اور فرمایا کہ چالیس بیٹیاں بھی ہوتیں تو میں ان کے نکاح میں دیتا چلا جاتا تاریخ انسانیت میں یہ شرف سوائے حضرت عثمان غنی کے اور کسی کو نصیب نہ ہوا آپ ذوالنورین کے لقب سے ملقب ہوئے اور آسمان وزمین میں اسی نام سے پکارے گئے اللہ تعالی نے آپ کو مال ودولت عطا فرمایا تاہم آپ نے اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہمیشہ تیار رکھا اسلام اور مسلمانوں کے لئے جب بھی کوئی چھوٹی بڑی ضرورت پیش آئی حضرت عثمان غنی کے مال سے مسلمانوں کی وہ بڑی ضرورت پوری ہوتی رہی اور حضور ﷺ حضرت عثمان کے لئے رات کی مناجات میں ہاتھ اٹھاکر دعائیں کرتے رہے مسجد نبوی کی توسیع ۔بئر رومہ کی خریداری اور غزوہ تبوک کی تیاری آپ کی اسلامی خدمات کے نہایت روشن باب ہیں ان کی مثال پہلے کہیں نہیں ملتی۔

☆...... حضرت عثمان غنیؓ اسلام کی ابتداء سے حضور ﷺ کے ساتھ ساتھ رہے اور ہر میدان میں سوائے بدر کے آپ کے ساتھ رہے آپ حضور ﷺ کے حکم سے بدر نہ گئے

Scanned with CamScanner

تھے تاہم حضور ﷺ نے آپ کو اہل بدر میں سے جانا اور آپ کے لئے صرف مال غنیمت ہی نہیں اجر و ثواب ملنے کی بھی بشارت دی اللہ تعالی نے آپ کی اس رفاقت نبوی کو اس قدر قبولیت دی کہ آپ کو جنت میں بھی آپ کی بے مثل رفاقت سے نوازا آپ نے کئی مرتبہ مدینہ میں حضور ﷺ کی نیابت کے فرائض انجام دئے اور حضور ﷺ کی غیر موجودگی میں مدینہ منورہ کے انتظامی امور آپ نے سنبھالے تھے

☆...... حضور ﷺ کی رحلت کے بعد آپ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے کاتب رہے اور آپ کا اسلام حضرت ابوبکرؓ کا رہین احسان تھا اس لئے آپ ہمیشہ آپ کے قریبی ساتھیوں میں رہے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو آپ پر بہت اعتماد تھا آپ نے ہی حضرت ابوبکر صدیق کی آخری وصیت لکھی اور لوگوں کو پڑھ کر سنائی تھی حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دل میں آپ کی بڑی عزت تھی اور فرماتے تھے کہ اگر حضرت عمر فاروقؓ کو خلافت نہ دیتا تو عثمان بیشک اس کے اہل تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق کے بعد آپ حضرت عمر فاروقؓ کے مشیر و وزیر بنے اور زندگی بھر ان کی مدد و معاونت فرماتے رہے حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے بعد جن چھ لوگوں کا نام خلافت کے لئے تجویز کیا آپ ان میں سے ایک تھے اور حضرت عمرؓ کی نظر زیادہ آپ ہی پر جمتی تھی آپ حضرت عثمان کی سیاسی بصیرت کے اس درجہ معتقد تھے کہ حدیبیہ میں آپ نے ہی حضرت عثمان کو بطور سفیر مکہ مکرمہ بھیجنے کی تجویز دی تھی

☆...... حضرت عمر فاروق کی شہادت کے بعد آپ امیر المؤمنین اور مسلمانوں کے خلیفہ بنے اور یہ صرف چند لوگوں کا انتخاب نہ تھا ہر بڑا چھوٹا حتی کہ گھر کی عورتوں نے بھی آپ کے حق میں رائے دی اور آپ کی خلافت کو پسند کیا آپ کی خلافت پر کسی کا بھی کوئی اختلاف سامنے نہ آیا مسجد نبوی میں لوگوں کے جم غفیر نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور جہاں جہاں تک

مسلمانوں کے قدم پہنچ چکے تھے سب نے آپ کی خلافت کو قبول کیا اور آپ کو اپنا خلیفہ تسلیم کیا اور آپ کو سمع واطاعت کا عہد دیا۔

☆...... اللہ تعالی نے آپ کی خلافت میں مسلمانوں کے قدم اور بڑھائے دور دور تک مسلمان فوجیں پہنچیں اور انہوں نے وہاں اسلام کا جھنڈا الہرایا فتوحات کے دروازے کھلے اور مسلمانوں نے اس سے بھرپور عزت پائی اس کے تقریبا چھ سات سال بعد یہودیوں نے مسلمانوں کے قدم روکنے کے لئے ایک سازش تیار کی جس کی ابتداء آپ اور آپ کے بعض عمال کے خلاف پراپیگنڈے سے کی گئی آپ نے صبر و تحمل کے ساتھ ان کا جواب دیا اور ہر ممکن ذریعے سے انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کی مگر وہ اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کے لئے ایک اور منصوبہ قتل کی کہانی گھڑ لائے اور فتنوں کا ایسا دروازہ کھلا کہ چالیس دنوں کے بعد ظالموں نے آپ کو تلاوت کرتے شہید کیا اور آپ روزہ کی حالت میں اللہ کے حضور بطریق شہادت حاضر ہو گئے۔

☆...... حضرت عثمان غنی حضور ﷺ کے ان اصحاب کرام میں سے ہیں جن کی اللہ تعالی نے قرآن میں تعریف فرمائی ہے اور آپ کے ایمان ویقین اخلاص عمل اور جنت میں بلند درجات پانے کا اعلان فرمایا ہے حضور اکرم ﷺ نے اپنی امت کو آپ کی شان اور فضیلت بتائی آپ کو امت کا سب سے زیادہ حیاء دار اور کریم و سخی فرمایا آپ کو محبت سے اپنا بھائی کہا اور جنت میں ان سے اپنی رفاقت کی خبر دی آپ نے مختلف عنوانوں سے حضرت عثمان کی خلافت کا پیشگوئی فرمائی اور انہیں خلافت نہ چھوڑنے کی تاکید کی حضور ﷺ نے آپ کے شہید ہونے کی شہادت اور آپ کے جنتی ہونے کی بشارت دی اور آپ کے لئے جنت میں محل بن جانے کی خبر بھی دی ہے

Scanned with CamScanner

☆...... حضرت عثمان کو قرآن کریم سے بڑی محبت تھی آپ کا تبین وحی میں سے ایک تھے اور پکے حافظ قرآن تھے اللہ تعالی نے آپ کو جمع قرآن کا شرف بخشا آپ کے ہاتھوں دنیا بھر میں قرآن کی اشاعت ہوئی اور آپ جامع آیات القرآن کہلائے جمعہ کے خطبہ میں ہر خطیب آپ کی اس خدمت کو آج تک خراج تحسین پیش کر رہا ہے اور انشاء اللہ قیامت تک کرتا رہے گا آپ کی قرآن سے محبت کا یہ حال تھا کہ عین شہادت کے وقت بھی قرآن آپ کی گود میں تھا اس قرآن پر آپ کے خون کے قطرے گرے جو آج بھی تاشقند کے عجائب گھر میں اس نسخہ قرآن پر دیکھے جا سکتے ہیں

☆...... حضرت عثمان حضور ﷺ کے ساتھ شروع سے چلے اور آخر تک دیوانہ وار آپ کے ساتھ چلتے رہے آپ کو حضور ﷺ سے بہت محبت تھی آپ حضور ﷺ کی خوشی حاصل کرنے کیلئے ہمہ وقت موقع کی تلاش میں رہتے تھے حضور ﷺ کے گھر کی ضرورتیں پورا کرنے میں بھی آپ کبھی پیچھے نہ رہتے یوں بھی آپ اس مقدس اور معظم گھر کے بڑے داماد تھے آپ حضور ﷺ کا ہی نہیں بلکہ آپ سے منسوب ہر ایک چیز کا بے حد ادب و احترام فرماتے تھے اور اس کے خلاف ایک لفظ سننا کبھی آپ کو گوارا نہ ہوتا تھا اگر کبھی کوئی ایسی بات ہوتی تو آپ نرم خو ہونے کے باوجود سختی سے کام لیتے تھے۔ آپ کے دل میں حضور ﷺ کے الفاظ کی اس قدر عظمت اور اہمیت تھی کہ آپ زیادہ حدیثیں روایت کرنے سے بھی ڈرتے تھے کہ کہیں کوئی غلط لفظ زبان سے نہ نکل جائے تاہم آپ نے احتیاط کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی حدیثیں بیان کیں آپ کے قرآن و حدیث کے شاگردوں میں بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ اور تابعین ہیں۔

☆...... حضرت عثمان غنی اعمال صالحہ کے بڑے حریص تھے قیام اللیل آپ کا محبوب وظیفہ

Scanned with CamScanner

تھا آپ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قرآن پڑھتے ساری رات گزار دیتے تھے اور پورا قرآن پڑھ جاتے تھے آپ روزہ کے بھی دلدادہ تھے اور آپ کو اکثر روزہ میں ہی دیکھا گیا بوقت شہادت بھی آپ روزہ سے تھے انفاق فی سبیل اللہ میں آپ سے آگے اگر کوئی نکلے تو وہ صرف حضرت ابو بکر صدیق تھے آپ نے اپنا سب کچھ اسلام اور اہل اسلام کیلئے وقف کر دیا تھا آپ مسلمانوں کا دکھ درد نہ دیکھ سکتے تھے آپ کو بیت اللہ کی حاضری بڑی محبوب تھی ہر سال آپ حج کیلئے جاتے تھے اور مدینہ منورہ سے مسلمانوں کا جم غفیر آپ کی قیادت میں حج کی سعادت پاتا تھا ایک مرتبہ ازواج مطہرات نے بھی آپ کی معیت میں حج کیا تھا

☆...... حضور ﷺ نے آپ کو جنتی ہونے کی کئی مرتبہ بشارت دی تھی اس کے باوجود آپ نے خوف و خشیت کی زندگی گزاری فکر آخرت اور یاد موت سے آپ بے چین ہو جاتے اور اکثر آپ کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جاتی تھیں آپ کے ملفوظات اور مکتوبات اس بات پر گواہ ہیں۔ آپ کے پاس مال و دولت کی کمی نہ تھی مگر آپ نے زہد و تقویٰ کو پسند کیا آپ ہزاروں مربع میل کے حکمران تھے مگر آپ کو سب نے ہمیشہ متواضع ہی پایا آپ کسی کی بات کا برا نہ مناتے تھے اور ہر ایک سے عجز و انکساری سے پیش آتے تھے

☆...... آپ کی شہادت سے دنیا بھر کے مسلمان غمزدہ ہوئے تاہم اس کا سب سے زیادہ رنج حضرت علی مرتضیٰؓ کو تھا سازش کرنے والوں نے شروع سے حضرت علیؓ کو اپنی جانب گھسیٹنے کی کوشش کی تھی اور وہ آپ کا نام اکثر استعمال بھی کرتے رہے مگر حضرت علی مرتضیٰؓ نے ہمیشہ اس سے برات کا اعلان کیا آپ کے قاتلوں پر لعنت کی اور آپ کی شہادت کو مظلومانہ اور اسلام کا بڑا حادثہ قرار دیا۔

☆...... آپ حضور ﷺ کے بڑے داماد تھے اور حضرت علی آپ کے ہم زلف تھے حضرت فاطمۃ الزہراء آپ کی سالی اور آپ حضرت حسن مجتبیٰ اور حضرت حسینؓ کے خالو تھے

Scanned with CamScanner

آپ کا اہل بیت کے ساتھ بہت قریب کا رشتہ تھا ان دونوں گھرانوں میں ہمیشہ محبت کے چراغ جلے کبھی نفرت کا دھواں نہ دیکھا گیا آپ کے بیٹے بیٹیاں حضرت علیؓ کے خاندان میں بیاہی گئیں اور حضرت علیؓ کے بیٹے حضرت حسن نے حضرت عثمان کے گھر رشتہ ہوا اور دونوں خاندانوں میں نفرت وعداوت کا بیج بونے والے اور قصے گھڑنے والے اپنا منہ لے کر رہ گئے اور وہ اب تک اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ کسی طرح بھی ان دونوں خاندانوں میں دشمنی دکھائی جائے اور جھوٹے راویوں کے بناوٹی قصے سنا کر مسلمانوں کے درمیان نفرت کی آگ بھڑکائی جائے وہ اس چیخ و پکار میں لگے ہوئے ہیں مگر ان کی یہ چیخ و پکار انہیں مزید گمراہی کی جانب لے جارہی ہے ﴿ موتوا بغيظكم ان الله عليم بذات الصدور. ﴾

☆...... سیدنا عثمان غنیؓ بے شک معصوم نہ تھے اور بیشک انبیاء کرام کے سوا کوئی معصوم نہیں لیکن آپ کو عام آدمیوں کی طرح بتانا بھی اہل سنت کا طریق کبھی نہیں رہا آپ کو حضور ﷺ کی امت میں تیسرا درجہ ملا ہے اور یہ درجہ خود حضور ﷺ کے متعدد ارشادات سے سامنے آیا ہے اب اگر کوئی شخص سعودی عرب کے کسی بڑے رہنما کا نام تو عزت وادب کے ساتھ لے ان کے ناموں کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ لکھے اور ان کی قبر پر لوگ دور دراز سے آئیں اور وہاں کھڑے ہو کر دعا کریں تو اس سے ان کا عقیدہ توحید مجروح اور ان کا اسلام نہیں جاتا مگر صد افسوس کہ حضرت عثمان غنی اور جنت البقیع میں دیگر مقدس ترین حضرات کے مزار پر اگر کوئی حاضری دینا چاہے اور وہاں مؤدب کھڑے ہو کر سلام پیش کرنا چاہے تو اس پر صرف بدعت وجہالت کے نہیں شرک کے فتوے بھی لگ جاتے ہیں۔ فیاللعجب

اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ مسلمانوں کو سیدنا حضرت عثمان غنی کے مشہد مبارک پر حاضری دینے سے یہ کہہ کر روک دیا جائے کہ کان رجلا من الرجال

Scanned with CamScanner

وہ ایک عام آدمی تھے یہ منظر چودہ سو سال کے بعد پہلی مرتبہ دیکھا جارہا ہے اور افسوس تو اس بات کا ہے کہ توحید کے نام پر کیا جارہا ہے حالانکہ ہر دور کے اکابرین نے جس طرح روضہ انور پر حاضری کے آداب لکھے اسی طرح جنت البقیع میں بھی جانے کے آداب بیان کیے ہیں اور بتایا کہ یہاں آنے والے سب سے پہلے حضرت عثمان غنی کے مشہد مبارک پر حاضری دیں اور آپ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے بعد پھر وہ آگے بڑھیں۔

معروف محدث اور مجدد حضرت ملا علی القاری (۱۰۱۴ھ) لکھتے ہیں

مشهد عثمان بن عفان رضى الله عنه وهو افضل من به من الصحابة فينبغي ان لا يعرج على غيره بعد سلام الاجمال لجميع اهله بل يبتدى بالتوجه اليه والسلام عليه۔ (ارشاد الساری الی مناسک الملا علی القاری ص ۳۴۴) ۔

اگر حضرت عثمان غنی رجل من الرجال ہی تھے تو مجدد وقت حضرت ملا علی قاری کو یہ بیان دینے کی کیا ضرورت تھی؟ اور آپ سے پہلے اور آپ کے بعد کے علماء اسلام حضرت عثمان غنی کے مقام واحترام کی کیوں ہمیشہ تلقین و تعلیم کرتے آئے ہیں؟ سعودی حکومت سے ہماری مؤدبانہ درخواست ہے کہ وہ وہاں کھڑے نام نہاد سلفیوں کو اس قسم کی اہم ذمہ داریاں دینے سے اجتناب کریں جہاں ساری دنیا کے مسلمان عقیدت و محبت کے ساتھ حاضری دیتے ہوں یہ لوگ حکومت کی نیک نامی میں اضافہ کرنے کے بجائے ان کی بدنامی کا موجب بن رہے ہیں اور دنیا بھر سے آنے والے مسلمان سعودی عرب کے بارے میں ایک غلط سوچ لے کر جاتے ہیں

اس دور آخر میں استاذنا المحترم حضرت علامہ خالد محمود صاحب مدظلہ نے رفض وبدعت کے غلط پروپیگنڈے کے خلاف سعودی عرب اور ائمہ حرمین کی عزت وآبرو کے حق میں

Scanned with CamScanner

۱۹۷۵ء میں آواز اٹھائی اور قدسیۃ الحرمین کے نام سے ایک نہایت محققانہ تالیف شائع کی برطانیہ میں انجمن خدام الحرمین کے نام سے ایک جماعت بنائی سعودی حکومت نے بھی اس کتاب کو بہت عزت دی اور اسے انگریزی فرانسیسی افریقی اور دیگر زبانوں میں ترجمہ کرنے کی بھرپور تاکید کی تھی

☜...... حضرت عثمان غنی حضور ﷺ کی امت میں تیسرے درجہ پر

حضور اکرم ﷺ کے متعدد ارشادات کی روشنی میں جس طرح حضرت ابوبکر افضل الناس بعد الانبیاء مانے جاتے ہیں حضرت عمر فاروق کو دوسرا درجہ ملا حضرت عثمان غنیؓ اپنے سے مابعد لوگوں میں سب سے افضل ٹھہرے آپ کے بعد حضرت علی مرتضیٰ باقی تمام امت پر افضل و برتر تسلیم کئے گئے ہیں اور ان حضرات کی خلافت بھی اسی ترتیب سے قائم ہوئی تھی حضرت عثمان کی خلافت تمام صحابہ نے بغیر کسی اختلاف کے تسلیم کی کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ حضور ﷺ کے اشارد خلافت میں حضرت عثمان کس درجہ پر رکھے گئے ہیں اور شیخین کے ناموں کے بعد حضور ﷺ ہمیشہ کس کا نام لیتے رہے ہیں مہاجرین اور انصار اس عقیدہ میں کسی شک میں نہ تھے کہ اس امت میں شیخین کریمین کے بعد حضرت عثمان باقی سب سے افضل ہیں اور یہ بات دور نبوی میں عام کہی اور سنی جاتی تھی حضور ﷺ کے کان مبارک میں بھی یہ بات پہنچتی تھی مگر آپ نے کبھی اس سے نہیں روکا اور نہ اس پر کبھی ناراضگی کا اظہار فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں

کنا نقول ورسول الله ﷺ حی افضل امته بعده ابوبکر ثم عمر ثم عثمان فبلغ ذلك رسول الله ﷺ فلا ینکره (سنن ابوداؤد ج ۲ ص

۲۸۸ جامع ترمذی ج۲ ص ۲۱۲)...... وزاد الطبرانی فی روایة فیسمع رسول الله ﷺ ذلك فلا ینکر (الروضۃ الندیۃ ص ۴۲۶)

کنا نقول فی زمن النبی ﷺ لانعدل بابی بکر احدا ثم عمر ثم عثمان ثم نترك اصحاب النبی لا نفاضل بینهم (سنن ابی داوٗد ج ۲ ص ۲۸۸)

حضرت علی مرتضٰی بھی اسی دور کی شخصیت ہیں آپ بھی اسی معاشرے میں رہتے تھے آپ کے کانوں میں بھی یہ آواز آتی رہی مگر آپ نے کبھی اس کا برا نہیں منایا اور نہ اس پر کبھی احتجاج کیا اگر انہیں حضور ﷺ نے خلیفہ بلا فصل بنالیا تھا تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضور ﷺ اس پر کیوں خاموش رہے اور حضرت علی نے اسے کیوں نہیں روکا ؟ اس سے پتہ چلتا ہے کہ خود حضرت علیؓ بھی جانتے تھے کہ شیخین کے بعد حضرت عثمان بڑے مرتبے پر فائز ہیں آپ کے بیٹے محمد بن حنفیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ

ای الناس خیر بعد رسول الله ﷺ قال ابوبکر قال قلت ثم من قال ثم عمر قال ثم خشیت ان اقول ثم من فیقول عثمان فقلت ثم انت یا ابة قال ما انا الا رجل من المسلمین (صحیح بخاری ج ا ص ۵۱۸۔ سنن ابی داود ج ۲ ص ۲۸۸)

حضور ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخصیت کون ہیں آپ نے فرمایا ابو بکر میں نے پوچھا پھر کون ؟ فرمایا حضرت عمر پھر میں ڈرا کہ اگر میں آپ سے پوچھوں کہ پھر کون ہیں تو آپ کہیں گے حضرت عثمان میں نے کہا اے میرے ابا جان کیا آپ نہیں ؟ فرمایا میں تو مسلمانوں میں سے ایک شخص ہوں

ایک مرتبہ آپ نے کھل کر حضرت عثمان کا نام بھی لیا تھا اور دو مرتبہ فرمایا کہ وہ عثمان ہیں

Scanned with CamScanner

ایها الناس ان خیر هذه الامة بعد نبیها ابوبکر ثم عمر ولو شئت ان اسمی الثالث لسمیت.. وعنه انه قال وهو نازل من المنبر ثم عثمان ثم عثمان (البدایہ ج ۸ ص ۱۳)

اور یہ بات آپ نے کسی خوف لالچ کے تحت نہ کہی تھی اور نہ آپ جھوٹ کے طور پر کسی کی تعریف کرنے کے قائل تھے آپ کے ان بیانات کو تقیہ کی سیاہ چادر چڑھا دینا ان لوگوں کا کام ہے جو جنہیں حقائق اور سچائی مسخ کرنے پر ذرا بھی حیاء نہیں آتی علامہ مجد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی (۸۱۷ھ) ایک بحث میں لکھتے ہیں

قد صدق علی ولم یقله تقیة ولا خوفا ولامدحا بالباطل فلم یبق الا الجزم ببطلان قوم من قال بخلافه (القضاب المشتہر علی رقاب ابن المطہر ص ۷۱)

حضرت عمر فاروق کی شہادت کے بعد خلافت کے سلسلے میں مشورہ ہوا اور سب نے یہ ذمہ داری حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو سونپی آپ کہتے ہیں کہ میں نے اس سلسلے میں ہر ایک سے مشورہ پوچھا اور ان کی رائے معلوم کی سب کی رائے حضرت عثمان کے حق میں تھی اور اس بات میں کوئی شک نہ تھا کہ کوئی بھی حضرت عثمان سے افضل کسی دوسرے کو نہ سمجھتا تھا آپ نے یہ بات حضرت علی سے بھی کہہ دی تھی ۔

یا علی إنی نظرت فی أمر الناس فلم أرهم یعدلون بعثمان (شرح عقیدہ طحاویہ ص ۴۸۵)

اس سے پتہ چلا کہ صحابہ کا بالاتفاق موقف یہ تھا کہ حضرت عثمان اس امت میں تیسرے درجہ پر ہیں اور مابعد کے سب صحابہ پر افضل ہیں یہ بات صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس طرح بیان کرتے ہیں

Scanned with CamScanner

أجمع المهاجرون والانصار على أن خير هذه الامة أبوبكر وعمر وعثمان رواه خثيمه بن سعد (نبراس ص ۳۰۳)

صحابہ اور تابعین کے بعد امام الائمہ امام ابو حنیفہ (۱۵۰ھ) کا فیصلہ دیکھئے آپ لکھتے ہیں

وأفضل الناس بعد النبيين عليهم الصلوة والسلام أبوبكر الصديق ثم عمر بن الخطاب ثم عثمان بن عفان ذو النورين ثم على بن أبى طالب رضوان الله تعالى عليهم أجمعين (فقہ الاکبر ص ۹۹ مع الشرح القاری)

حضرت امام ابو حنیفہ (۱۵۰ھ) کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آپ حضرت علیؓ کو حضرت عثمانؓ پر فضیلت دیتے تھے یا آپ کا موقف اس باب میں توقف کا تھا یہ بات صحیح نہیں آپ کا موقف وہی تھا جو حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ارشاد میں بیان ہوا ہے اور یہی پھر اہل سنت کا مجموعی موقف رہا ہے شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں

سائرائمة السنةعلى تقديم عثمان وهومذهب جماهيرأهل الحديث وعليه يدل النص والاجماع والاعتبار (منہاج السنہ ج ۲ ص ۸۴)

علامہ محمد بن ابی العز حنفی (۷۹۲ھ) لکھتے ہیں

وقد روى عن أبى حنيفة تقديم على على عثمان ولكن ظاهر مذهبه تقديم عثمان على علىّ وعلى هذا عامة أهل السنة (شرح عقیدہ طحاویۃ ص ۴۸۵)

شارح فقہ اکبر حضرت ملا علی قاریؒ (۱۰۱۴ھ) لکھتے ہیں

والصحيح ماعليه الجمهورأهل السنة وهوالظاهر من قول أبى حنيفة رضى الله عنه على ما رتبه هنا وفق مراتب الخلافة (شرح الفقہ الاکبر ص ۹۹)

Scanned with CamScanner

اگر حضرت امام ابو حنیفہ کا موقف توقف کا ہو تو بھی اس کا یہ معنی نہیں کہ آپ حضرت علی مرتضٰی کو حضرت عثمان غنیؓ سے افضل سمجھتے تھے شیخ الحدیث حضرت مولانا ادریس کاندھلوی (۱۳۹۴ھ) لکھتے ہیں

امام اعظمؒ کی اس عبارت ﴿من علامات السنة والجماعة تفضيل الشيخين ومحبة الختنين﴾ سے یہ مقصد نہیں کہ امام اعظم کو حضرت عثمان اور حضرت علی کی تفضیل میں کوئی توقف تھا بلکہ وجہ یہ تھی کہ ان دونوں حضرات کے زمانہ خلافت میں چونکہ فتنے اور فساد ظاہر ہوئے تو بہت سے لوگوں کے دلوں میں ان کی طرف سے کدورت آگئی اس کدورت کے ازالے کے لئے امام اعظم نے ان کے حق میں یہ لفظ محبت کا استعمال کیا اور ان کی محبت اور دوستی کو اہل سنت کی علامت قرار دیا حاشا وکلا امام اعظم نے یہ لفظ توقف کی بناء پر استعمال نہیں کیا اس لئے کہ امام اعظم اور ان کے تمام اصحاب اور تمام فقہاء حنفیہ کی تصریحات سے کتب حنفیہ بھری پڑی ہیں کہ خلفائے راشدین کی افضلیت ان کی خلافت کی ترتیب پر ہے (عقائد الاسلام ص ۱۹۴)

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی (۱۰۳۴ھ) اس پر یہ بھی لکھتے ہیں

(حضرت امام ابو حنیفہ) اس جگہ ان ہر دو بزرگوں کے باہمی مراتب سے نفیاً یا اثباتاً کوئی بحث نہیں کرتے بلکہ اس کا کوئی لحاظ بھی نہیں ہے تاہم حضرات شیخین کی افضلیت یقینی ہے اور حضرت عثمان کی فضیلت اس سے کم درجہ کی ہے تاہم زیادہ احتیاط اس میں ہے کہ حضرت عثمان کی افضلیت کے منکر کو کافر نہ کہا جائے البتہ ہم اسے بدعتی اور گمراہ سمجھیں گے۔۔۔ اور جو شخص کہ سب صحابہ کو برابر جانے اور ان کے باہمی تفاضل اور فرق مراتب کو فضول سمجھے وہ خود احمق اور بوالفضول ہے اور عجیب طرح کا

Scanned with CamScanner

احمق ہے کہ تمام اہل حق کے اجماعی مسئلہ کو فضول کہتا ہے (مکتوبات ج ا ص ۵۳۱۔ تذکرہ ص ۱۹۰)

ﷺ...... ایک سوال اور اس کا جواب

(سوال) اگر یہ واقعی ایک اجماعی موقف ہے تو کوفہ مشہور محدث حضرت امام سفیان ثوری (۱۶۱ھ) نے یہ کیوں کہا کہ جو شخص کسی کو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر پر فضیلت دے میں اس کا کوئی عمل آسمان کی طرف اٹھتا نہیں دیکھتا آپ فرماتے ہیں

من زعم أن علیا رضی الله عنه کان أحق بالولایة منهما فقد خطأ أبابکر وعمر والمهاجرین والانصار ومأراه یرتفع له مع هذا عمل إلى السماء

(سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۲۸۸۔ مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۲۶۶)

جس شخص کا یہ خیال ہو کہ حضرت علی حضرت ابو بکر اور حضرت عمر سے زیادہ مستحق خلافت تھے تو بیشک اس نے حضرت ابو بکر حضرت عمر اور مہاجرین وانصار کو خطاکار ٹھہرایا اور میں نہیں سمجھتا کہ ایسے شخص کے اس اعتقاد کے باوجود اس کا کوئی عمل آسمان کی طرف اٹھایا جائے (یعنی ایسے آدمی کے تو اعمال بھی قبول نہ ہوں گے)

سوال یہ ہے کہ کیا حضرت عثمان غنی کے بارے میں بھی آپ کا موقف یہی تھا؟

گذارش ہے کہ یہ صحیح ہے کہ حضرت امام سفیان ثوری (۱۶۱ھ) کا پہلا موقف تو حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی افضلیت میں توقف کا تھا شارح بخاری حضرت امام قسطلانی کہتے ہیں کہ بعد ازاں آپ نے اپنے موقف سے رجوع کر لیا تھا اور اب آپ کا موقف بھی حضرت عثمانؓ کی افضلیت کا تھا

Scanned with CamScanner

وحکی القسطلانی عن سفیان الثوری انہ رجع عن تفضیل علی الی عثمان (نبراس ص ۳۰۳)

☆...... حضرت امام مالکؒ (۱۷۹ھ) کے بارے میں بھی کہا جاتا ہے کہ آپ بھی اس باب میں توقف کرتے تھے مالکی مذہب کے معروف عالم قاضی عیاض (۵۴۴ھ) بتاتے ہیں کہ امام مالک نے اپنے توقف سے رجوع کر لیا تھا اور آپ بھی اسی بات پر آگئے جو اہل سنت والجماعت کا مجموعی موقف ہے کہ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ سے افضل ہیں

وذکر القاضی عیاض عن الامام مالك انہ رجع عن التوقف الی ھذا (نبراس ص ۳۰۳) امام قرطبی مالکی فرماتے ہیں وھو الاصح انشاء اللہ تعالی۔ (عقائد الاسلام ص ۱۹۶)

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ (۷۲۹ھ) لکھتے ہیں

الروایۃ الاخری عنہ تقدیم عثمان علی علیؓ کما ھو مذھب سائر الائمۃ کالشافعی وأبی حنیفۃ وأصحابہ وأحمد بن حنبل وأصحابہ وغیر ھؤلاء من ائمۃ الاسلام (فتاوی ج ۴ ص ۴۲۶)

حضرت مجدد الف ثانی (۱۰۳۴ھ) لکھتے ہیں

وتوقفے کہ در فضیلت حضرت عثمان از امام مالک نقل کردہ اند قاضی عیاض گفتہ کہ او رجوع کردہ است از توقف بسوئے تفضیل عثمان و قرطبی گفتہ است وھو الاصح انشاء اللہ تعالی (مکتوبات دفتر اول ص ۳۳۰)

سو اس بات میں کوئی شک نہیں کہ حضرت عثمان غنی اسلام میں تیسرے درجہ پر ہیں حرملۃ کہتے ہیں کہ امام شافعی نے فرمایا

ابوبکر وعمر وعثمان وعلی یعنی فی الفضل والخلافۃ

Scanned with CamScanner

(مختصر تاریخ دمشق ج۱۶ص ۲۶۷)

امام ابو منصور بغدادی نے اس پر اجماع نقل کیا ہے علامہ محمد عبدالعزیز الفرھاروی(۱۲۳۹ھ) لکھتے ہیں

حکی ابومنصور البغدادی الاجماع علی ان عثمان افضل (نبراس ص ۳۰۲)

یہی وجہ ہے کہ امت کے تمام اجلہ علماء اس موقف کو بیان کرتے آئے ہیں اور ہر دور میں یہ عقیدہ بر سر منبر بیان کیا گیا امام ابو حنیفہ امام سفیان ثوری اور امام مالک کا موقف آپ کے سامنے ہے حضرت امام طحاوی (۳۲۱ھ) نے بھی یہی بات عقیدۃ الطحاویۃ میں لکھی ہے امام شافعی (۲۰۴ھ) اور امام احمد بن حنبل (۲۴۱ھ) کا موقف بھی ان سے جدا نہیں علماء شوافع اور ائمہ حنابلہ اسے بیان کرتے آئے ہیں

امام اہل السنۃ ابو محمد الحسن بن علی البربہاری (۳۲۹ھ) لکھتے ہیں

وافضل هذه الامة والامم كلها بعد الانبياء صلوات الله عليهم اجمعين ابوبكر ثم عمر ثم عثمان هكذا روى لنا عن ابن عمر (کتاب شرح السنۃ ص ۲۸)

حنبلی مسلک کے معروف عالم شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) اسلامی عقائد کے ذیل میں لکھتے ہیں

ويقرون بما تواتر به النقل عن اميرالمؤمنين على بن ابى طالب رضى الله عنه وغيره من ان خير هذه الامة بعد نبيها ابوبكرثم عمر ويثلثون بعثمان ويربعون بعلى رضى الله عنهم كما دلى على الاثار وكما أجمع عليه الصحابة على تقديم عثمان فى البيعة (عقیدۃ الواسطیۃ ص ۱۰۲)

اسی صدی کے علامہ محمد بن ابی العز حنفی" (۷۹۲ھ) عقیدہ طحاویۃ کی شرح میں لکھتے ہیں

Scanned with CamScanner

وترتيب الخلفاء الراشدين رضى الله عنهم اجمعين فى الفضل كترتيبهم فى الخلافة ولابى بكر وعمر رضى الله عنهما من المزية (ص ۴۸۵)

دسویں صدی کے مجدد حضرت ملا علی القاری (۱۰۱۴ھ) لکھتے ہیں کہ

خلفائے راشدین جس ترتیب سے خلافت پر فائز ہوئے اسی ترتیب سے ان کا مقام ومرتبہ بھی ہے اور اسی پر سلف صالحین یعنی صحابہ وتابعین رہے ہیں چنانچہ اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے کہ صحابہ کرام میں سب سے افضل حضرت ابوبکر ہیں ان کے بعد حضرت عمر ان کے بعد حضرت عثمان ان کے بعد حضرت علی مرتضٰی ہیں آپ لکھتے ہیں

على الترتيب المذكور وجدنا السلف هم الصحابة والتابعون وأتباعهم والمراد أكثرهم أجمع أهل السنة والجماعة على أن أفضل الصحابة أبوبكر فعمر فعثمان فعلي ......الخ (فقہ اکبر ص ۱۷۸)

بارھویں صدی کے مجدد امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی (۱۰۳۴ھ) لکھتے ہیں۔

وافضلیت ایشاں ترتیب خلافت است (مکتوبات ج ۲ ص ۱۳۰)

ان چاروں خلفاء کی فضیلت اس طرح ہے جس طرح ان کی خلافت وقوع میں آئی

آپ ایک اور مکتوب میں لکھتے ہیں

اکثر اہل سنت برانند کہ افضل بعد از شیخین عثمان است پس علی ومذہب ائمہ اربعہ مجتہدین نیز ہمیں است (مکتوبات دفتر اول ص ۳۳۰)

اکثر اہل سنت یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ شیخین کریمین کے بعد حضرت عثمان افضل ہیں سیدنا حضرت علی مرتضٰی اور ائمہ اربعہ کا مذہب بھی یہی ہے۔

محدث جلیل حضرت مولانا خلیل احمد مہاجر مدنی (۱۳۴۶ھ) شرح ابوداؤد میں لکھتے ہیں

Scanned with CamScanner

ومذهب أهل السنة والجماعة فی ذلك أفضلية أبی بكر ثم عمر ثم عثمان ثم علی علی ترتيب الخلافة (بذل المجہود ج ۱۳ ص ۳۸)

اکابرین امت کی ان تصریحات سے پتہ چلتا ہے کہ حضور ﷺ کی امت میں سب سے افضل حضرت ابوبکر ان کے بعد حضرت عمر پھر حضرت عثمان ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو مہاجرین وانصار کبھی حضرت عثمان کو تیسری خلافت کے لئے منتخب نہ فرماتے انصار و مہاجرین کا آپ کو خلیفہ منتخب کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان سب کی نظر میں اس وقت حضرت عثمان غنی سے بڑھ کر اور کوئی نہ تھا اگر کوئی اور ہوتا تو وہ انہیں ضرور خلافت کے لئے منتخب کر لیتے اور ان کے ہاتھ پر بیعت کر لیتے حضرت عبداللہ بن داود کہتے ہیں کہ جو لوگ حضرت عثمان غنی کو حضرت علی مرتضیٰ پر مقدم رکھتے ہیں ان کے دلائل قوی ہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ آپ کو عشرہ مبشرہ کے پانچ حضرات نے منتخب کیا ہے

من قدم عثمان علی علی فحجته قوية لانِ الخمسة اختاروه (مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۲۶۷)

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت علی حضرت عثمان سے افضل تھے اس لئے انہیں خلیفہ ہونا چاہئے تھا تو وہ براہ راست مہاجرین وانصار کو نشانہ طعن پر لاتے ہیں اور کہنا چاہتے ہیں کہ تمام مہاجرین وانصار نے اس باب میں غلطی کر لی تھی ظاہر ہے کہ صحابہ کے بارے میں یہ بات کسی طور لائق قبول نہیں تابعی کبیر حضرت ایوب سختیانی (۱۳۱ھ) کہتے ہیں

من قدم عليا علی عثمان فقد أزری بالمهاجرين والانصار (منہاج السنۃ ج ۲ ص ۸۳)

جس نے حضرت علی مرتضیٰ کو حضرت عثمان پر مقدم سمجھا اس نے یقیناً مہاجرین اور انصار کو خطا کار بتایا ان پر عیب لگایا

Scanned with CamScanner

حضرت امام سفیان بن عیینہ (۱۹۸ھ) کہتے ہیں کہ جو شخص حضرت علی مرتضیٰ کو حضرت عثمان پر مقدم کرتا ہے اس نے ان بارہ ہزار نفوس قدسیہ کو مجرم قرار دیا جن سے سرور دوعالم ﷺ اپنی وفات کے وقت راضی تھے یہ وہ حضرات ہیں جنہوں نے حضرت عثمان کو آگے کیا اور ان کی بیعت کی تھی

من قدم عليا على عثمان فقد ازرى على اثنى عشر الفا قبض رسول الله ﷺ وهم عنهم راض الذين أجمعوا على بيعة عثمان (مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۱۶ ص ۲۶۶)

یہ بات صرف حضرت ایوب سختیانی (۱۳۱ھ) اور حضرت سفیانؒ کی نہیں حضرت امام احمد (۲۴۱ھ) امام دارقطنی (۳۸۵ھ) اور دیگر اسلاف بھی اسی کے قائل ہیں

قال غير واحد من السلف والائمة كايوب السختيانى واحمد بن حنبل والدارقطنى وغيرهم من لم يقدم عثمان على على فقد أزرى بالمهاجرين والانصار وهذا من الادلة الدالة على أن عثمان أفضل لانهم قدموه باختيارهم واشتوارهم (منہاج ج ۱ ص ۳۳ ۵ الروضۃ الندیۃ ص ۴۳۳)

آپ ایک اور جگہ لکھتے ہیں اگر عثمان اس کے مستحق نہ تھے تو جن لوگوں نے انہیں خلیفہ بنایا یا تو وہ حضرت علی مرتضیٰ یا دوسرے کسی بزرگ کی افضیلت سے جاہل تھے یا پھر ظالم تھے کہ انہوں نے مفضول کو فاضل پر ترجیح دے دی اور جو شخص مہاجرین وانصار کو جاہل اور ظالم اور حق سے عاجز بتائے اس نے ان کو خطار کار بتایا جبکہ اللہ نے انہیں بہترین امت ہونے شہادت دی مگر یہ کہتے ہیں کہ وہ ایسے نہ تھے

وان لم يكن عثمان أحق بالتقديم وقد قدموه كانوا إماجاهلين بفضله

Scanned with CamScanner

واما ظالمين بتقديم المفضول من غير ترجيح ديني ومن نسبهم الى الجهل والظلم فقد أزرى بهم فمن جعلهم فى مثل هذه الحال جاهلين أوظالمين أوعاجزين عن الحق فقد أزرى بهم وجعل خير أمة اخوجت للناس على خلاف ماشهد الله به لهم (فتاوی ج ۴ ص ۴۲۸)

حضرت امام شمس الدین ذہبی (۷۴۸ھ) نے حضرت شریک بن عبداللہ القاضی سے بھی اس طرح کا مضمون نقل کیا ہے کہ جن لوگوں نے حضرت عثمان کی خلافت پر اتفاق کیا اگر انہیں معلوم ہوتا کہ آپ سے افضل کوئی اور بھی ہے تو وہ آپ کو خلیفہ نہ بناتے انہیں بنا لینے ان بزرگوں کا حضرت عثمان کو خلیفہ بنانا اور اس پر بیک زبان اتفاق کرنا بتاتا ہے کہ اس وقت حضرت عثمان سے افضل اور کوئی نہ تھا آپ لکھتے ہیں

قبض النبی ﷺ فاستخلف المسلمون أبابكر فلوعلموا أن فيهم أحدا أفضل منهم كانوا قد غشوا ثم استخلف أبوبكر عمر فقام بما قام به من الحق والعدل فلما احتضرجعل الامر شورى بين ستة فاجتمعوا على عثمان فلو علموا أن فيهم أفضل منه كانوا قد غشونا (میزان الاعتدال فی نقد الرجال ج ۲ ص ۲۷۳)

علامہ عبدالحی ابن عماد حنبلی (۱۰۸۹ھ) بھی لکھتے ہیں

والصحيح تفضيل عثمان كما هو معلوم (شذرات الذهب ج ۱ ص ۵۰)

درست بات یہی ہے کہ حضرت عثمان حضرت علی سے افضل ہیں جیسا کہ یہ بات معلوم ہے

حضرت امام احمدؒ (۲۴۱ھ) فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان کے دور خلافت میں کبھی بھی حضرت علی مرتضٰی کو امیر المؤمنین کے طور پر نہیں پکارا گیا البتہ

Scanned with CamScanner

حضرت عثمان غنی کی شہادت کے بعد آپ کو امیر المؤمنین پکارا گیا اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آپ کی خلافت کا زمانہ حضرت عثمان کے بعد کا ہے اگر اس سے پہلے ہوتا تو لوگ آپ کو ان ادوار میں ضرور امیر المؤمنین کہتے جس طرح حضرت ابوبکر صدیق کو رسول اللہ کا جانشین کہا گیا اور حضرت عمر اور حضرت عثمان کو اپنے دور میں امیر المؤمنین کہہ کر بلایا گیا

رایت علیا فی زمن ابی بکر وعمر وعثمان لم یتسم أمیر المؤمنین ولم یقم الجمعة والحدود ثم رأیته بعد قل عثمان قد فعل ذلك فعلمت انه قد وجب له فی ذلك الوقت مالم یکن قبل ذلك (مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۱۶ ص ۲۶۷)

حضرات صحابہ کرام کو اس باب میں اس لئے توقف نہ تھا کہ انہوں نے حضور ﷺ سے مختلف مواقع پر حضرت عثمان کی خلافت کے تیسرے ہونے کے اشارے سنے تھے اور انہیں اس میں بھی کوئی تردد نہ تھا کہ حضرت عثمان باقی حضرات شیخین کریمین کے بعد سب سے افضل ہیں انہیں پتہ تھا کہ حضور ﷺ ان تینوں بزرگوں (حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان) کے نام کس ترتیب میں لیتے ہیں اور انہیں درجہ بدرجہ قریب رکھے ہوئے ہیں امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی (۱۰۳۴ھ) اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں

توقف را وقتے گنجائش باشد کہ آں فضیلت را قبل از صاحب شریعت صریحا ودلالۃ معلوم نہ کردہ باشند وچوں معلوم کردہ باشند چرا توقف نمائند (مکتوبات دفتر اول ص ۳۳۱ نمبر ۲۶۶)

اس باب میں توقف کی اس وقت گنجائش ہوتی کہ حضور ﷺ سے اس افضلیت میں کوئی بات صراحۃً یا دلالۃً نہ ملتی ہو اور جب اس باب میں آپ کی رہنمائی موجود ہے تو پھر توقف کیوں کیا جائے۔

Scanned with CamScanner

سواس بات میں کوئی شک نہیں کہ شیخین کریمین کی افضلیت باقی سب پر قطعی ہے حضرت عثمان کی حضرت علی پر افضلیت گو اس قطعی درجہ کی نہیں لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ حضور ﷺ نے آپ کے افضل ہونے کے اشارے ضرور دئیے ہیں اور آپ کے صحابہ کرام (مہاجرین وانصار) نے بالاتفاق ان کو افضل سمجھا اور انہیں خلافت کے لئے پسند کیا اگر ان کے نزدیک آپ سے زیادہ افضل کوئی اور ہوتا تو وہ انہیں آگے کرنے میں کبھی تامل نہ فرماتے ہم ان کے بارے میں اس بات کا تصور بھی گناہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے کسی دنیوی غرض اور مفاد کے لئے اس باب میں خیانت کا ارتکاب کیا تھا اور یہ جانتے ہوئے کہ حضرت عثمان سے افضل کوئی اور ہیں پھر بھی حضرت عثمان کو منتخب کیا۔ یہ عقیدہ روافض کا تو ہے اہل سنت اس سے کھلے عام برات کرتے ہیں اور اسے صحابہ کرام کی ذوات عادلہ پر بہتان سمجھتے ہیں۔ مناظر اہل سنت حضرت مولانا منظور نعمانیؒ لکھتے ہیں

> حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی افضلیت اور بہ نسبت حضرت علی مرتضٰی کے ان کی فوقیت بھی گویا جمہور صحابہ کی متفقہ رائے ہے پس اس سے اختلاف کرنا گویا تمام صحابہ کو خاطی قرار دینا ہے اور بلاشبہ شیعی خیالات کے دل میں گھسنے کے لئے یہ پہلا چور دروازہ ہے (تذکرہ مجدد الف ثانی ص ۱۸۸)

☆...... حضرت عثمان غنی کو شیخین کے بعد باقی تمام امت سے افضل سمجھنے اور آپ کی خلافت کو بلا شک وشبہ برحق سمجھنے والے محض دو چار ائمہ اور محدث نہیں امت کے تمام اکابر اسی عقیدہ پر ہیں جو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے مہاجرین وانصار کی جانب سے دیا تھا اور اس پر کسی صحابی کا انکار نہ تھا امت کے تمام مفسرین ومحدثین اور فقہاء ومتکلمین نے اپنے اپنے دور میں اسی عقیدہ کی ترجمانی کی اور حضرت عثمان غنی کے مقام ومرتبہ اور عظمت ومنزلت بیان کرنا اپنے ایمان کا حصہ جانا اور ہمیشہ آپ کا تذکرہ عزت وعظمت کے ساتھ کیا اس وقت

Scanned with CamScanner

ہمارا مقصد ان تمام اکابرین کے بیانات کا استیعاب نہیں امت کے چند جلیل القدر اکابرین کی زبانی حضرت عثمان کی عظمت ملاحظہ فرمائیں اس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ حضور ﷺ کی امت نے حضرت عثمان کو کس نگاہ محبت و عقیدت سے دیکھا ہے

ﷺ..... حافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی (۴۳۰ھ) لکھتے ہیں

عثمان بن عفان ...... ثالث القوم ذو النورين والخائف ذو الهجرتين والمصلي إلى القبلتين كان من الذين آمنوا وعملوا الصالحات ثم اتقوا وآمنوا ثم اتقوا وأحسنوا فكان ممن هو قانت آناء الليل ساجدا وقائما يحذر الآخرة ويرجوا رحمة ربه غالب أحواله الكرم والحياء والحذر والرجاء حظه من النهار الجود والصيام ومن الليل السجود والقيام مبشر بالبلوى ومنعم بالنجوى (حلیہ ج ۱ ص ۹۳)

(ترجمہ) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آپ خلیفہ ثالث مطیع و فرمانبردار ذوالنورین اللہ کا خوف رکھنے والے دو ہجرتوں والے دو قبلوں کی جانب نماز ادا کرنے والے ہیں آپ ان خاصان حق میں سے تھے جن کی تعریف اللہ نے یوں بیان کی ہے جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اعمال کئے پھر تقوی اختیار کیا اور ایمان لائے اور پھر تقوی اختیار کیا اور احسان کیا۔ آپ دن رات اللہ کے آگے سجدہ ریز رہتے آخرت سے ڈرتے اور اپنے رب سے امید لگائے رکھتے تھے آپ کی خصوصی صفات سخاوت و حیاء اور خوف و رجا تھیں دن کے وقت جود و سخا میں رہنا اور صوم و صیام آپ کا محبوب عمل تھا اور رات کو اللہ کے آگے قیام و سجود آپ کا محبوب وظیفہ تھا آپ کو آزمائش میں آنے اور نجات خداوندی کی بشارت عنایت کی گئی تھی۔

Scanned with CamScanner

☆......ناقد فن رجال امام شمس الدین ذہبی (۷۴۸ھ) لکھتے ہیں

امیر المؤمنین عثمان بن عفان ذوالنورین ومن تستحیی منه الملائکة ومن جمع الامة علی مصحف واحد بعد الاختلاف ومن افتتح نوابه إقلیم خراسان وإقلیم المغرب وکان من السابقین الصادقین القائمین الصائمین المنفقین فی سبیل الله وممن شهد له رسول الله ﷺ بالجنة وزوجه بابنته رقیة وام کلثوم رضی الله عنهم أجمعین من نظر فی تحریه وقت أمره بجمع القرآن علم مرتبته وجلالته وقد افردت سیرته فی مصنف عداه فی السابقین الاولین وفی العشرة المشهود لهم بالجنة وفی الخلفاء الراشدین وهو افضل من قرء القرآن علی النبی هاجر الی الحبشة ثم الی المدینة وروی جملة کثیرة من العلم ...... وعداده فی البدریین ...... وضرب له بسهمه واجره هاجت رؤس الفتنة والشر واحاطوا نه وحاصروه لیخلع نفسه من الخلافة وقاتلوه قاتلهم الله فصبر وکف نفسه وعبیده حتی ذبح صبرا فی داره والمصحف بین یدیه وزوجته عنده......کان من اقران النبی ﷺ وابی بکر وکان اکبر من علی وکان ممن جمع بین العلم والعمل والصیام والتهجد والاتقان والجهاد فی سبیل الله وصلة الارحام فقبح الله الرافضة (تذکرہ ج۱ ص۹)

(ترجمہ) امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان۔ آپ کا لقب ذوالنورین تھا اللہ کے فرشتے آپ سے حیاء کرتے تھے اختلاف رونما ہونے کے بعد آپ ہی تھے جنہوں نے تمام امت کو ایک مصحف پر جمع کیا تھا آپ کے گورنروں نے خراسان

وغیرہ بلاد مشرق اور ممالک غرب فتح کئے آپ کا شمار پہلے پہل اسلام لانے والوں میں ہوتا ہے صدق مقال آپ کا شیوہ تھا قیام اللیل کے آپ عادی اور صیام النہار کے دلدادہ تھے اللہ کی راہ میں بڑھ چڑھ کر خرچ کرتے تھے حضور ﷺ نے آپ کو جنت کی خوشخبری دی اور یکے بعد دیگرے آپ کی دو بیٹیاں حضرت عثمان کے نکاح میں آئیں قرآن جمع کرنے کے وقت آپ کے حزم واحتیاط پر جس نے غور کیا ہے وہ آپ کے مرتبہ عالیہ اور جلالت کا اعتراف کرے گا آپ کا شمار سابقین اولین عشرہ مبشرہ اور خلفائے راشدین میں ہوتا ہے جن لوگوں نے براہ راست حضور ﷺ سے قرآن سیکھا ہے آپ ان میں بلند تر مرتبہ پر ہیں آپ نے پہلے حبشہ کی جانب ہجرت کی اور پھر مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کی آپ علوم اسلامیہ کے ایک بڑے حصہ کے راوی ہیں...... آپ کا شمار اہل بدر میں شریک ہونے والے صحابہ میں ہوتا ہے آپ کو اجر اور مال غنیمت دونوں میں سے حصہ ملا تھا۔ آپ کی خلافت کے آخری دور میں فتنہ وفساد کے علمبرداروں نے آپ کے خلاف شورش بپا کی تھی آپ کے مکان کا محاصرہ کر لیا اور آپ کو مجبور کرنا چاہا کہ آپ خلافت چھوڑ دیں آپ نے انکار فرمایا تو وہ آپ سے لڑنے لگے آپ نے صبر کا دامن تھاما نہ خود مقابلہ کیا نہ کسی خادم وغیرہ کو اس کی اجازت دی یہاں تک کہ باغی آپ کے گھر میں داخل ہو گئے اور آپ کو شہید کر دیا اس وقت آپ قرآن کی تلاوت فرما رہے تھے آپ کی بیوی نائلہ آپ کے پاس تھیں آپ حضور ﷺ اور حضرت ابوبکر کے ہم عصر تھے اور حضرت علی سے عمر میں بڑے تھے آپ عالم باعمل تہجد گزار روزہ کے عادی اصول دین کے محافظ اور جہاد اور صلہ رحمی کرنے والے تھے اللہ رافضیوں کو تباہ کرے جو ان سے بلاوجہ

عداوت رکھتے ہیں

☆......مفسر شہیر حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں

عثمان بن عفان بن ابی العاص......أمیر المؤمنین ذوالنورین وصاحب الهجرتین وزوج الابنتین ...... وهو أحد العشرة المشهود لهم بالجنة وأحد الستة أصحاب الشوری وأحد الثلاثة الذین خلصت لهم الخلافة من السنة ثم تیینت فیه باجماع المهاجرین والانصار رضی الله عنهم فکان ثالث الخلفاء الراشدین والائمة المهدیین المامور باتباعهم والاقتداء بهم (البدایہ ج ۷ ص ۱۹۹)

(ترجمہ) آپ حضرت عثمان بن عفان ہیں امیر المؤمنین صاحب الہجرتین اور حضور علیہ السلام کی دو صاحبزادیوں کے شوہر نامدار ہیں آپ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور اصحاب شوری کے چھ آدمیوں میں سے ایک ہیں اور چھ میں سے ان تین میں سے ایک ہیں جن کے لئے خلافت خاص ہوگئی اور پھر مہاجرین وانصار کے اتفاق سے خلافت آپ کے لئے متعین ہوگئی آپ خلفائے راشدین اور ائمہ مہدیین میں سے تیسرے خلیفہ ہیں جن کی اتباع اور اقتداء کا حکم دیا گیا ہے۔۔

☆......علامہ حافظ ابن حجر مکی ہیثمی (۹۷۳ھ) لکھتے ہیں

أسلم قدیما وهو ممن دعاه الصدیق الی الاسلام وهاجر الهجرتین الی الحبشة الاولی والثانیة المدینة وتزوج رقیة بنت رسول الله ﷺ وماتت عنده...... ثم زوجه رسول الله ﷺ أختها أم کلثوم وتوفیت عنده قال العلماء ولا یعرف احدا تزوج بنتی نبی ولذا سمی ذا النورین فهو من السابقین الاولین وأول المهاجرین وأحد العشرة

Scanned with CamScanner

المشهود لهم بالجنة وأحد الستة الذين توفى رسول الله ﷺ وهم عنهم راض وأحد الصحابة الذين جمعوا القرآن ومر أن الصديق جمعه ايضا وانما تميز عثمان بجمعه فى المصحف على ترتيبه المعروف اليوم واستخلفه رسول الله على المدينة فى غزوة ذات الرقاع وإلى غطفان قال إبن اسحاق وأول الناس إسلاما بعد أبى بكروعلى وزيد بن حارثة وكان ذا جمال مفرط (صواعق محرقہ ص ۱۰۷)

(ترجمہ) حضرت عثمان بن عفان قدیم الاسلام صحابی ہیں اور ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں حضرت ابوبکر نے اسلام کے لئے بلایا آپ نے دومرتبہ حبشہ اور مدینہ کی ہجرت کا شرف پایا حضور ﷺ نے اپنی صاجزادی حضرت رقیہ ان کے نکاح میں دی ان کی وفات کے بعد پھر حضور ﷺ نے اپنی دوسری صاجزادی ان کے نکاح میں دی علماء کہتے ہیں کہ یہ پہلا واقعہ ہے کہ کسی پیغمبر نے اپنی دو صاجزادیاں کسی کے نکاح میں دی ہوں اسی لئے آپ کو ذوالنورین کہتے ہیں آپ سابقین اولین اور اول المہاجرین اور آپ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں آپ ان لوگوں میں سے ایک ہیں جن سے حضور ﷺ اپنی وفات کے وقت تک خوش رہے اور آپ قرآن جمع کرنے والے صحابہ میں سے ہیں اور یہ بات ہم بیان کرآئے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے بھی اسے جمع کیا تھا حضرت عثمان کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ آپ نے اسے مصحف میں موجودہ معروف ترتیب میں جمع کیا ہے حضور ﷺ نے آپ کو مدینہ پر امیر مقرر فرمایا تھا آپ حضرت ابوبکر حضرت علی حضرت زید کے بعد اسلام لائے اور آپ بہت خوبصورت تھے۔۔

Scanned with CamScanner

اسلام میں سیدنا حضرت عثمان غنی کا کیا مقام و مرتبہ ہے اور چودہ سو سال سے علماء امت اور اہل اسلام آپ کو کس محبت و عقیدت سے یاد کرتے ہیں اور آپ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں یہ آپ اوپر کی سطور میں پڑھ آئے ہیں اور یہ صرف لفظوں اور تحریروں کی حد تک نہیں ہے

حضرات محدثین اس بات کی بھی تعلیم وہدایت دیتے ہیں کہ جب کوئی زائر مدینہ منورہ حاضر ہو اور وہ جب جنت البقیع جائے تو اسے چاہئیے کہ وہ سب سے پہلے حضرت عثمان غنی کے مزار پر آئے اور آپ کو سلام پیش کرے اس میں آپ کے لئے صرف دعاء ہی نہیں بلکہ آپ کی دینی خدمات کو بھی پیش نظر رکھے اور پھر ہدیہ سلام پیش کرے اس سے زائر کے دل میں حضرت عثمان کی عقیدت میں اور اضافہ ہوگا اور اسے پتہ چلے گا کہ حضرت عثمان کا امت پر کتنا بڑا احسان ہے حضرت ملا علی قاریؒ (۱۰۱۴ھ) نے حضرت عثمان غنی کے مزار پر حاضری کے وقت سلام کے جو الفاظ لکھے ہیں اسے ملاحظہ کیجئے۔

السلام عليك يا اميرالمؤمنين السلام عليك يا امام المسلمين السلام عليك يا ثالث الخلفاء الراشدين السلام عليك يا ذا النورين النيرين السلام عليك يا مجهز جيش العسرة بالنقد والعين السلام عليك يا صاحب الهجرتين السلام عليك يا من جمع القرآن بين الدفتين السلام عليك يا صبورا على الكدار السلام عليك يا شهيد الدار السلام عليك يا من بشره النبى المختار بدخوله الجنة مع الابرار السلام عليك ورحمة والله وبركاته (ارشاد الساری الی مناسک الملا علی القاری ص ۴۴۳)

اے امیر المؤمنین آپ پر سلام اے مسلمانوں کے امام آپ پر سلام۔ اے

Scanned with CamScanner

تیسرے خلیفہ راشد آپ پر سلام۔ اے چمکتے دو نوروں والے آپ پر سلام۔ اے غزوہ تبوک کے موقع مال و سامان تیار کر کے دینے والے آپ پر سلام۔ اے حبشہ اور مدینہ کی جانب ہجرت کرنے والے آپ پر سلام۔ اے قرآن کے جمع کرنے والے آپ پر سلام۔ اے انتہائی تکلیفوں پر صبر کرنے والے آپ پر سلام۔ اے حالت محاصرہ کے وقت گھر میں شہید ہو جانے والے آپ پر سلام۔ اے وہ شخص جسے حضور ﷺ نے جنت میں جانے کی بشارت دی ہے آپ پر سلام۔ اے عثمان غنی آپ پر سلامتی اترے اور آپ اللہ کی رحمتوں اور برکتوں میں رہیں۔۔

☆...... کیا یہ عقائد مسلمانوں کے ہو سکتے ہیں؟

مگر افسوس کہ روافض اور سبائیوں کی اولاد حضور ﷺ کے متعدد ارشادات نیز ائمہ اسلام اور حضرت علی مرتضٰی کے قابل قدر بیانات کو ذرہ بھر وقعت دینے کے لئے تیار نہیں وہ کہتے ہیں کہ بیشک احادیث میں ان کے فضائل وارد ہوئے ہوں حضرت علی ان کے قریب رہے ہوں ان کے ایمان کی گواہی دیتے رہے ہوں مگر ہم حضرت علیؓ کے اس موقف سے متفق نہیں وہ زرراہ جیسے کذاب راویوں کو حضرت علی سے زیادہ سچ بولنے والا کہتے ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ زرارہ اور اس قسم کے دیگر راویوں نے تقیہ کی نقاب الٹ دی تھی اور ان کے محدثین ملا یعقوب کلینی اور ملا باقر مجلسی کھل کر بتا گئے تھے کہ حضرت عثمان کا اسلام سے کوئی رشتہ ہی نہیں ہے ان کے عقیدے میں حضرت عثمان غنی بھی اسی طرح کے مجرم ہیں جس طرح وہ حضرات شیخین کریمین کو مجرم بتاتے ہیں اور آپ کو بھی اسی نگاہ طعن و تشنیع سے دیکھتے

Scanned with CamScanner

ہیں جس طرح وہ شیخین کریمین کو دیکھتے ہیں اور آپ کے خلاف بھی ان کی زبان اور ان کا قلم نفرت کے زہر برابر اگلتا ہے اور یہ لوگ جھوٹے تاریخی واقعات کا سہارا لے کر دن رات حضرت عثمان کی توہین و تنقیص سے باز نہیں آتے اور کھلے عام آپ پر تبرا کرتے وہ ذرا بھی نہیں شرماتے۔

☆...... حضرت عثمان غنی کی شان میں گستاخیوں کے مجرم

حضرات خلفائے ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی توہین و گستاخی سب سے زیادہ جس بد نصیب کے حصے میں آئی ہے وہ ان کے حجۃ الاسلام ملا باقر مجلسی ہیں جن کی غلیظ زبان اور گستاخانہ قلم سے شاید ہی کسی صحابی رسول اور ازواج مطہرات کی حرمت محفوظ ہو اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کے ایمان کی گواہی دیں مگر ملا مجلسی انہیں تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں قرآن وحدیث میں حضرت عثمان کی منقبت و فضیلت آئے اور پیغمبر دو جہاں آپ کو اس امت کا سب سے بڑا حیادار کریم سخی اور مؤمن ہونے کی گواہی دیں اور اسلام کی خاطر ان کی خدمات پر دعائیں کریں مگر ملا مجلسی اور دوسرے رافضی حضرت عثمان کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں اور آپ کو اسلام سے نکالے بغیر کسی اور بات پر تیار نہیں ۔استغفر اللہ۔ ہم عرض کریں گے تو شکایت ہو گی آپ خود ہی ملاحظہ فرماویں۔ ملا باقر مجلسی (۱۱۱۱ھ) اپنی کتاب حق الیقین میں لکھتا ہے

منقول است که جهنم را هفت در است از یك در فرعون وهامان وقارون که کنایة از ابوبکر وعمر وعثمان است داخل می شود واز یك در دیگر بنو امیه داخل می شوند که مخصوص ایشان

Scanned with CamScanner

است (حق الیقین ص ۵۰۰)

منقول ہے کہ جہنم میں سات دروازے ہیں ایک دروازہ سے فرعون ھامان اور قارون کہ یہ کنایہ ہے ابوبکر عمر اور عثمان سے اس میں داخل ہوں گے اور ایک دروازے سے بنی امیہ داخل ہوں گے جو ان کے لئے خاص ہو گا

موصوف اسی کتاب میں ایک اور جگہ لکھتا ہے

اعتقاد مابرات آنست کہ بیزاری جویند از بت ہائے چہار گانہ یعنی ابوبکر و عمر و عثمان و معاویہ...... و آنکہ ایشاں بدترین خلق خدایند (ایضاص ۵۱۹)

ہمارا اعتقاد ان سے برات کرنا ہے کہ ہم ان چار بتوں سے بیزاری کریں یعنی ابوبکر عمر عثمان اور معاویہ سے اور یہ لوگ خلق خدا میں بدترین لوگ ہیں

ملا مجلسی اپنے معتقدین کو بتاتے ہیں کہ ہر نماز کے بعد حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان پر لعنت بھیجا کریں

پس باید بعد ہر نماز بگوید اللھم العن ابابکر و عمر و عثمان (عین الحیاۃ ص ۵۹۹)

ہمیں افسوس ہے کہ ایران کے سابق لیڈر آیت اللہ خمینی صاحب اسی ملاباقر مجلسی کے انتہائی گرویدہ تھے اور بار بار ان کی کتابوں کو پڑھنے کی تلقین و تاکید کرتے تھے ظاہر ہے کہ اس کا نتیجہ خلفائے ثلاثہ اور دیگر اصحاب سے بدگمانی اور بدزبانی کے سوا اور کیا نکلے گا چنانچہ خمینی صاحب بھی اس نتیجہ سے نہ بچ سکے تھے انہوں نے اپنی کتاب کشف الاسرار میں اپنے دل کے سارے رازوں کو نکال باہر کیا تھا اور خلفائے ثلاثہ کے خلاف خوب دل کی بھڑاس نکالی ہے ہم اس وقت ان کے ان بیانات سے صرف نظر کرتے ہیں جس میں انہوں نے شیخین کریمین کو اپنے زہریلے قلم کا نشانہ بنایا ہے ہمارا موضوع سیدنا حضرت عثمان غنی کی ذات والا صفات ہے آیت اللہ خمینی صاحب اپنے ممدوح ملاباقر مجلسی کی محبت میں اس قدر مدہوش ہوئے کہ

Scanned with CamScanner

انہوں نے حضرت عثمان غنی کو بھی بازاری الفاظ میں یاد کرتے انہیں یزید کے ساتھ ایک صف میں کھڑا کر دیا موصوف لکھتے ہیں

ماخدائے را پرستش می کنیم و می شناسیم کہ کارہایش بر اساس عقل پائدار و مخلاف گفتہ عقل ہیچ کارے نہ کند نہ آں خدائے کہ بنائے مرتفع از خدا پرستی وعدالت و دینداری بنا کند و خود بخرابی آں بکوشد و یزید و معاویہ و عثمان و از یں قبیل چپاولچی ہائے دیگر را امر دم امارت دہد (کشف الاسرار ص ۱۰۷ طبع ایران)

ہم ایسے خدا کو مانتے اور اس کی پرستش کرتے ہیں جس کے سارے کام عقل و حکمت کے مطابق ہوں ہم ایسے خدا کو نہیں مانتے جو خدا پرستی عدالت اور دینداری کی ایک بڑی عمارت تیار کرائے اور خود ہی اس کی بربادی کی کوشش کرے کہ یزید و معاویہ اور عثمان جیسے قماشوں اور لالچی کو حکومت دے دے۔

علامہ خمینی کی مذکورہ عبارت پھر ایک دفعہ ملاحظہ کیجئے اس میں صرف حضرت عثمان اور حضرت امیر معاویہ کو قماش لالچی ہی نہیں کہہ دیا گیا اور انہیں یزید پلید کے ساتھ ایک صف میں کھڑا کر دیا بلکہ اس میں اللہ تعالی کے بارے میں بھی نہایت غلط لب و لہجہ بولا گیا ہے (العیاذ باللہ تعالی) اب آپ ہی ایمانداری سے بتائیں کہ حضرت عثمان غنی کے بارے میں اس قسم کے گستاخانہ عقیدہ رکھنے والے اگر اتحاد امت کا نعرہ لگائیں تو کیا وہ نعرہ اتحاد کبھی عملی شکل اختیار کر سکتا ہے ؟

یہ صرف ایرانی شیعوں کے عقائد نہیں برصغیر میں بھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں جنہوں نے اسلام کے مقدس ترین طبقہ پر تکفیر و تضلیل کے زہریلے تیر برسائے اور ان کے خلاف نہایت لغو اور بے ہودہ زبان اختیار کرتے انہیں کوئی شرم نہیں آئی شیعہ مترجم مقبول احمد دہلوی قرآن کی سورہ النحل کی آیت نمبر ۹۰ کے اس بیان میں (اللہ تمہیں روکتا ہے فحش منکر

Scanned with CamScanner

اور بغی سے)۔ شیعہ کا عقیدہ اس طرح بیان کرتا ہے کہ یہ تین بری خصلتوں کا نام نہیں ہے بلکہ اس سے مراد خلفائے ثلاثہ ہیں۔ ملاحظہ کیجئے

الفحشاء سے مراد ہیں جناب اول۔ اور المنکر سے مراد ہیں حضرت ثانی۔ اور البغی سے مراد ہیں مسٹر ثالث (ترجمہ مقبول ص ۵۵۱)

ایک اور شیعی خباثت کا نمونہ دیکھئے

پہلا جھنڈا اس امت کے گوسالہ ابوبکر کا ہوگا۔۔۔۔ دوسرا جھنڈا اس امت کے فرعون عمر کا میرے پاس آئے گا۔۔۔ اس کے بعد تیسرا جھنڈا اس امت کے سامری عثمان کا آئے گا (ضمیمہ ترجمہ مقبول ص ۵۸)

یاد رہے کہ ملا مقبول کے اس ترجمہ پر ہندوپاک کے بڑے بڑے نامی گرامی شیعوں کی تقاریظ و تصدیقات ہیں

لیجئے ایک اور بدزبان کی زبان دیکھئے لاہور کا ملا غلام حسین نجفی لکھتا ہے

ابوبکر عمر اور عثمان کی خلافت کے بارے میں جو یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ یہ خلافت حق ہے وہ عقیدہ بالکل گدھے کے عضو تناسل کے مثل ہے (حقیقت فقہ حنفیہ ص ۷۲)

اسی گروہ کے ایک اور ملا بشیر انصاری کا بیان دیکھئے کہ کس طرح وہ حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان کو منافقوں میں بتارہا ہے اور اس کا دعوی ہے کہ وہ مسلمانوں کو اسلام کی تاریخ سمجھا رہا ہے۔

ابوبکر کے گھر منافقوں کا ایک گروہ اکٹھا ہوا ان میں ابوبکر عمر عثمان۔۔۔ (تاریخ اسلام ص ۳۹۷)

لیجئے ایک اور شیعہ ملا کی زبان دیکھئے یہ مولوی محمد اسماعیل شیعی ہیں یہ صاحب بتاتے ہیں کہ خلفائے ثلاثہ تو ایمان سے ہی عاری تھے۔

Scanned with CamScanner

ایمان ثلاثہ ثابت نہیں شرائط ایمان سامنے رکھئے اور اپنے خلفاء کا ایمان ثابت کیجئے۔۔۔ مندرجہ صفات ایمان ثلاثہ صاحبان کو نصیب نہیں (فتوحات شیعہ ص ۶۰)

سرگودھا کا شیعہ عالم محمد حسین ڈھکو کھل کر حضرت عثمان کو منافقین میں سے بتانے میں ذرا بھی حیاء نہیں کرتا وہ لکھتا ہے

عثمان کو کافر و مشرک نہیں سمجھتے۔۔۔ منافقین پر بھی سب احکام اسلام جاری ہوتے ہیں اس بناء پر اگر (حضور علیہ السلام کی صاحبزادیوں کے ساتھ) یہ نکاح بھی عمل میں آگیا تو اس میں قباحت کی کونسی بات ہے (تجلیات صداقت ص ۲۱۱)

افسوس کہ شیعہ علماء جب حضرت عثمان کے مخلصانہ قبول اسلام کی نفی پر کوئی قطعی ثبوت نہ لا سکے تو انہوں نے حضرت عثمان کی مخالفت میں یہ شرمناک بیان دینے سے بھی گریز نہ کیا کہ حضرت عثمان نے محض عورتوں سے شادی رچانے کے شوق میں اسلام قبول کیا تھا۔ گو شیعی لکھتا ہے

جناب عثمان اسلام کو حقیقی دین سمجھ کر اسلام نہیں لائے تھے بلکہ بعض مسلمان عورتوں کے ساتھ شادی کرنے کے جنسی جذبہ کے پیش نظر کلمہ پڑھا تھا (تجلیات صداقت ص ۴۵)

سوال یہ ہے کہ جس وقت حضرت عثمان نے اسلام قبول کیا تھا اس وقت " کتنی بعض مسلمان عورتوں" نے اسلام قبول کر لیا تھا حضرت عثمان چوتھے مسلمان ہیں شادی رچانے اور عورتوں کے شوقین شخص کے لئے کیا پورے مکہ میں کوئی عورت نہ تھی جس سے آپ یہ شوق پورا کر لیتے ؟ کیا مکہ مکرمہ عورتوں سے خالی ہو چکا تھا شیعہ علماء اسی قسم کی جاہلانہ اور مضحکہ خیز باتوں سے اسلام کے صف اول کے بزرگوں کے مخلصانہ ایمان پر حملہ آور ہوتے ہیں اور ان کے ایمان کی نفی کرتے ہیں اور نعرہ لگاتے ہیں کہ وہ اہل سنت کے بھائی بھائی ہیں

Scanned with CamScanner

۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

رہا عورتوں کا شوق ہونا اور ان سے نکاح کرنا تو کیا اس سے کسی کے ایمان کی نفی کی جا سکتی ہے ؟ حضرت عثمان غنی نے زندگی میں باری باری نو نکاح کیے تھے اور ان سے آپ کے ۱۶ بچے ہوئے جبکہ حضرت علی نے یکے بعد دیگرے دس نکاح کیے تھے اور ان سے آپ کی ۳۳ اولاد ہوئیں حضرت حسن بن علی نے بھی باری باری ۹ نکاح کیے تھے (چودہ ستارے ص ۱۹۸) اور ان سے ۱۵ اولاد ہوئیں (ایضا ص ۲۰۳) اب اگر کوئی بدبخت خارجی اس سے حضرت علیؓ اور حضرت حسنؓ پر عورتوں کے شائق ہونے پر استدلال کرے تو شیعہ علماء اسکا کیا جواب دیں گے ؟ کیا ان میں کوئی نہیں جو اس ڈھ گو کو بتائے کہ بدنام زمانہ گستاخ رسول سلمان رشدی کے چبائے ہوئے لقمے نگلنے میں اسے کیا لذت مل رہی ہے کیا اس بدبخت نے اسی راہ سے حضور اکرم ﷺ کے نکاح کے بارے میں اپنے خبث باطن کا اظہار نہیں کیا تھا کچھ تو سوچیں حضرت عثمان غنی پر شیعہ علماء اور ان کے آیت اللہ صاحبان کے جارحانہ اور ظالمانہ حملوں کے بعد بھی اگر انہیں اہل سنت کا بھائی کہنے اور سمجھنے پر کوئی اصرار کرے تو ہم انہیں مذکورہ بیان کے اندھیرے میں پھر ایک مرتبہ دعوت غور دیتے ہیں۔

خلفائے ثلاثہ کے بارے میں شیعہ عقائد کے کچھ نمونے آپ کے سامنے ہیں اس قسم کی گستاخانہ عبارتوں سے شیعہ کی کتابیں بھری پڑی ہیں اور انہیں کبھی خیال نہیں آتا کہ وہ یہ لب ولہجہ اسلام کی کن مقدس ہستیوں کے بارے میں اپنائے ہوئے ہیں

راقم الحروف نے ﴿ سیرت سیدنا عمرؓ ﴾ کے مقدمہ میں لکھا تھا کہ

جو گروہ حضرت ابو بکر صدیق حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی کے بارے میں اس قسم کے گستاخانہ عقائد رکھیں اور مسلمانوں کے صف اول کے بزرگوں کے بارے میں اس قسم کی زبان درازکریں تو اس سے علماء امت اور فقہاء ملت کا کیا یہ

Scanned with CamScanner

موقف درست اور زیادہ پختہ اور مضبوط نہیں معلوم ہو تاکہ اہل سنت اور رافضی کے اختلافات فروعی نہیں اصولی اور قطعی ہیں اور ان دونوں کے راستے ایک نہیں الگ الگ ہیں آپ ہی بتائیں کہ حضرت عثمان کے خلاف یہ گستاخانہ زبان اور دلسوز بیان کیا فروعی اختلاف کے زمرے میں آسکتا ہے ؟ مسلمانوں کے نزدیک حضرت عثمان کا ایمان اور آپ کا مؤمن کامل اور جنتی ہونا قطعی ہے جبکہ روافض کے ہاں حضرت عثمان کو اس کے بالکل برعکس سمجھنا قطعی ہے سو جب یہ دونوں عقیدے دو الگ انتہاؤں پر ہیں تو ان اختلافات کو فروعی اختلاف سمجھنا کس طرح درست ہو سکتا ہے اگر یہ جہالت اور کم علمی نہیں تو پھر بدنیتی ضرور ہے

ایک طرف اللہ کا قرآن اور اسکے رسول خاتم کا فرمان ہے جو ہمیں بتاتا ہے کہ حضرت عثمان کا اللہ کے ہاں بہت اونچا مقام و مرتبہ ہے اور اسلام میں ان کا رتبہ اور درجہ عظیم ہے حضور علیہ السلام اکرم ﷺ نے بہت سے پہلوؤں سے آپ کے کمالات اور آپ کی خوبیوں کو بیان کیا ہے اور دوسری طرف یہ ایک گروہ ہے جس کی صبح اور شام سیدنا حضرت عثمان ذو النورین پر زبان درازی سے شروع اور ختم ہوتی ہے اور منہ بگاڑ بگاڑ کر یہ لوگ آپ پر اور دیگر خلفاء کرام پر سب و شتم اور تبرا کرتے ذرا حیاء نہیں کرتے یقین نہ آئے تو برطانیہ سے نشر ہونے والے ایشیائی ٹی وی کے ان اردو پروگرام اور ٹاک شوز کو سنئے جن میں تبرائی ذاکر اور ملا حضرات خلفائے ثلاثہ رضوان اللہ علیھم اجمعین پر کس بری طرح برستے اور دل کا غیظ نکالتے رہتے ہیں اور اپنے ان عقائد کو صحیح بتانے کے لئے قرآن و حدیث کی تحریف سے بھی ذرا باز نہیں آتے ان کے عقائد پر بجائے اس کے کہ ہم کچھ تفصیلی تبصرہ کریں حضرت علی مرتضیٰ اور دوسرے اکابر اہل بیت کے ارشادات اس گستاخانہ عقیدے کی تردید کے لئے کافی ہیں اور اسی سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ حضرت علی مرتضیٰ اور آپ کی اولاد و امجاد نے اپنا فیصلہ

Scanned with CamScanner

کس جماعت کے حق میں دیا ہے اور انہوں نے کس گروہ سے کھلے عام برات کردی ہے آپ نے ایک مرتبہ شیخین کریمین کے متعلق یہ بیان جاری کیا

اخوی رسول الله ووزیریه وصاحبیه وسیدی قریش وأبوی المسلمین فانا بری ء ممن یذکرهما بسوء وعلیه معاقب (تاریخ عمر ص ۵۰ لابن جوزی)

حضرت ابوبکر اور حضرت عمر حضور علیہ کے بھائی آپ کے وزیر آپ کے گہرے دوست قریش کے بزرگ اور مسلمانوں کے مائی باپ ہیں میں ان لوگوں سے برات کا اعلان کرتا ہوں جو ان دونوں بزرگوں کو برائی سے یاد کرتا ہے اور ایسے لوگ قابل سزا ہیں۔

پھر آپ نے سیدنا حضرت عثمان غنی کے بارے میں اپنا عقیدہ اس طرح بیان فرمایا

من تبرء من دین عثمان فقد تبرء من الایمان (استیعاب ج ۲ ص ۱۵)

جس نے حضرت عثمان کے دین سے برات کی اس نے ایمان ہی کو خیرباد کہہ دیا

آپ اس کتاب میں ائمہ اہل بیت کے ارشادات دیکھیں گے جس سے پتہ چلے گا کہ حضرت علی مرتضیٰ اور آپ کی اولاد و امجاد علیھم الرضوان نے حضرت عثمان غنی کو کس محبت اور عظمت سے یاد کیا ہے اور ان کے منہ سے آپ کے لئے سوائے خیر کے اور کوئی کلمات کبھی نہیں نکلے۔

☆......علماء عظام حضرت عثمان غنی کی عقیدت میں

اکابر علماء نے حضرت عثمان غنیؓ کی سیرت وسوانح پر مستقل کتابیں بھی تحریر فرمائیں ہیں اور

انھوں نے آپ کی زندگی کے مختلف گوشوں کو اپنی بحث و تحقیق کا موضوع بنایا ہے امام طبرا
(۳۶۰ھ) نے ﴿ فضائل الاربعة الراشدين ﴾ دو جزء میں لکھی آپ سے پہلے شیخ ابو بکر
احمد بن اسحاق نیساپوری المعروف بالصیفی (۳۴۱ھ) نے ﴿ فضائل الخلفاء الاربعة
﴾ لکھی علامہ ابن السبکی کہتے ہیں کہ مؤلف نے دروان تالیف بہت سی بشارتیں بھی دیکھی
تھیں۔ علامہ رشید الدین محمد بن محمد الشہیر بالوطواط الکاتب (۵۵۲ھ) نے ﴿ انیس
اللهفان من كلام عثمان بن عفان رضى الله عنه ﴾ لکھی یہ کتاب آپ کے
ملفوظات پر مشتمل ہے پھر موصوف نے حضرت عثمان کے کلام کی فارسی زبان میں شرح بھی
کی آپ نے حضرت ابوبکرؓ کے ملفوظات ﴿ تحفة الصديق ﴾ حضرت عمرؓ کے ﴿فصل
الخطاب ﴾ اور حضرت علیؓ کے ﴿ مطلوب كل طالب ﴾ کے نام سے بھی جمع کئے اور پھر
ان کی شرح بھی لکھی تھی (کشف الظنون ص ۱۷۸) امام رضی الدین ابو الخیر اسماعیل بن
یوسف قزوینی الحاکم نے ﴿ الاربعين فى فضائل عثمان ﴾ تحریر فرمائی (ایضاص ۵۷
شیخ ابوالفتح یوسف بن عمر نے ﴿ فضائل الاربعة ﴾ لکھی جس میں خلفائے راشدین کی
فضیلت پر مشتمل وہ روایتیں درج کیں جنہیں حضرت عبداللہ بن عباس نے بیان کیا ہے
۔امام سلیمان بن موسی حمیری کلاعی (۶۳۴ھ) نے ﴿ الاكتفاء فى مغازى المصطفى
والثلاثة الخلفاء ﴾ چار جلدوں میں تحریر فرمائی علامہ ابو جعفر احمد محب الطبری (۶۹۴ھ
) کی ﴿ رياض النضرة فى مناقب العشرة ﴾ کی تیسری جلد حضرت عثمان غنیؓ اور
حضرت علی مرتضی کی تفصیلی سیرت پر ہے

حافظ ابن تیمیہ حنبلی (۷۲۸ھ) کے دور کی ایک اور شخصیت علامہ برھان الدین ابراہیم بن
عبدالرحمٰن الفزاری المعروف بابن الفرکاح (۷۲۹ھ) نے عشرہ مبشرہ پر ایک کتاب لکھی
تھی۔ امام شمس الدین ذہبی (۷۴۸ھ) نے ﴿ سیر اعلام النبلاء ﴾ اور ﴿تذکرة

Scanned with CamScanner

الحفاظ ﴾ میں آپ کا شاندار تذکرہ فرمایا آپ کے ایک بیان سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے حضرت عثمان غنی کی سیرت پر ایک مستقل کتاب بھی تحریر فرمائی تھی آپ تذکرۃ الحفاظ میں لکھتے ہیں

وقد افردت سیرته فی مصنف (تذکرہ ج ۱ ص ۹)

اسی دور میں شیخ تقی الدین علی بن عبدالکافی سبکی شافعی (۷۵۶ھ) نے ﴿ الایمان الجلی فی ابی بکر وعمر وعثمان وعلی ﴾ لکھی حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ) نے البدایہ میں حضرت عثمان کے حالات زندگی بیان کئے اور آپ کا عقیدت مندانہ تذکرہ فرمایا ہے علامہ ابوذر احمد بن ابراہیم حلبی (۸۸۴ھ) نے ﴿ قرة العینین فی فضائل الشیخین والصهرین والسبطین ﴾ لکھی جس میں آپ نے حضرات شیخین کریمین کے علاوہ حضور ﷺ کے دونوں داماد اور دونوں نواسوں کا تذکرہ لکھا ہے

امام جلال الدین سیوطی (۹۱۱ھ) نے تاریخ الخلفاء میں آپ کے حالات تفصیل سے لکھے حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی (۱۱۷۶ھ) نے ﴿ ازالة الخفاء عن خلافة الخلفاء ﴾ میں حضرت عثمان کے فضائل و کمالات کے ساتھ ساتھ آپ پر وارد ہونے والے اعتراضات کے جوابات بھی لکھے آپ کے صاحبزادے مسند الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (۱۲۳۹ھ) نے تحفہ اثنا عشریہ میں روافض کے ان تمام اعتراضات کے عالمانہ اور تسلی بخش جوابات دئے جو انہوں نے حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان ذو النورین پر کبھی وارد کئے حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنویؒ کی ساری زندگی اسی دفاع صحابہ اور خلفائے راشدین کی منقبت و عظمت کا پرچم لہرانے میں گزری محدث شہیر حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی نے ﴿ برات عثمانؓ ﴾ کے نام سے ایک رسالہ لکھا حضرت مولانا سعید احمد اکبر آبادی مرحوم کی کتاب ﴿ عثمان ذوالنورینؓ ﴾ بھی اہل علم وفضل سے داد تحسین پا چکی

Scanned with CamScanner

ہے حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری نے ﴿سیرت امام مظلومؓ﴾ کے نام سے ساڑھے چار سو سے زائد صفحات کی بلند پایہ علمی کتاب لکھی پھر آپ نے ﴿عادلانہ دفاع﴾ جیسی عظیم تاریخی کتاب قلم بند فرمائی مولانا شاہ احمد نورانی صاحب اس کتاب کے بڑے مداح تھے جامعہ محمدی کے مہتمم حضرت مولانا محمد نافع صاحب دامت برکاتھم کی ﴿رحماء بینھم﴾ کی ایک جلد میں حضرت عثمان کا پورا دفاع ہے جس میں آپ نے بدلائل بتایا ہے کہ معترضین کے تمام الزامات اس لائق نہیں کہ اس کی رو سے حضرت عثمان پر فرد جرم عائد کردی جائے اور ان کے بارے میں بازاری زبان استعمال کی جائے حضرت مولانا سعید احمد اکبر آبادی مرحوم کی ﴿عثمان ذی النورینؓ﴾ بھی اردو داں طبقوں میں کسی تعارف کی محتاج نہیں

استاذنا المحترم مفکر اسلام حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مد ظلہ العالی نے آٹھ سو کے صفحات کے قریب ﴿خلفائے راشدین﴾ کے نام سے دو جلدیں شائع فرمائیں جن میں مختلف اکابرین کے مضامین بھی ایک جگہ جمع کردئے اور ان میں حضرت مد ظلہ کے حضرت عثمان غنی پر لکھے ہوئے اپنے پندرہ مضامین (پہلی جلد میں سات اور دوسری جلد آٹھ) تاریخ کا ایک بڑا علمی سرمایہ ہیں نیز آپ نے ﴿تجلیات آفتاب﴾ کی پہلی جلد کے مختلف مقامات پر حضرت عثمان پر لگائے گئے نئے الزامات کا جائزہ لے کر اس کا نہایت ہی محققانہ جواب دیا ہے حضرت علامہ صاحب مد ظلہ کے ان قیمتی اور اہم مضامین کا قاری سیدنا حضرت عثمان کے بارے میں کبھی کسی غلط فہمی میں نہیں رہ سکتا آپ نے حضرت عثمان کی راہ میں بچھائے گئے ایک ایک کانٹے کو اکھیڑا ہے اور ان شکوک و شبہات کو دور کیا ہے جو روافض مسلمانوں میں پھیلاتے رہتے ہیں اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ امت کے عظیم القدر علماء حضرت عثمان غنی کی فضیلت و منقبت آپ کی عزت و عظمت اور آپ کا اکرام واحترام کرنے کی تاکید شدید کے ساتھ آپ کے دفاع میں کبھی پیچھے نہیں رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

Scanned with CamScanner

☆.......وہی التماس وہی گذارش

حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۶ھ) اور آپ کے صاحبزادے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (۱۲۳۹ھ) نے برصغیر پاک وہند میں صحابہ کرام خصوصاً حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کی عظمت ومنقبت اور ان کے دفاع میں بڑا قائدانہ اور تاریخی کردار ادا کیا ہے، برصغیر کے سب مسلمان کو چاہئیے کہ وہ انہی کے لہرائے ہوئے پرچم تلے رہیں اور انہی کے تجویز کردہ خطوط پر کام کریں اور انہیں مشعل راہ سمجھیں صحابہ کے بارے میں ان بزرگوں نے جو موقف اپنایا ہے اسی موقف پر استقامت کے ساتھ کھڑے رہیں اور اس اعتقاد پر رہیں کہ اللہ تعالی نے خلفائے راشدین کو ایک خاص دینی مقام اور ممتاز رتبہ عطا فرمایا ہے اور انہیں اپنے دین کی خدمت اور اپنے محبوب ﷺ کی رفاقت واعانت کے لئے منتخب فرمایا ہے اور تمام صحابہ کرام اور ازواج مطہرات کے مؤمن کامل ہونے کی شہادت دی ہے اور ان سب کے ساتھ جنت کا وعدہ فرمایا ہے سو ان کے بارے میں گستاخانہ لب کشائی سوائے گمراہی اور آخرت میں ذلت ورسوائی کے اور کچھ نہیں ہے۔

اللہ رب العزت اس کتاب کو اپنے حضور شرف قبولیت دے اور اسے راقم الحروف کے والدین کے لئے ذخیرہ آخرت اور ذریعہ نجات بنائے آمین ثم آمین

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم وصلى الله تعالى على سيدنا ومولانا محمد خاتم النبيين وعلى آله واصحابه اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين

﴿ محمد اقبال رنگونی عفا اللہ عنہ ﴾

﴿ (۲۹ ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ) ﴾

فتح الرحمن بسیرۃ سیدنا عثمان بن عفانؓ

امیر المؤمنین سیدنا حضرت عثمان بن عفانؓ

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی . اما بعد

☆......سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کا نام ونسب

آپ کا اسم گرامی عثمان۔ آپ کے والد کا نام عفان اور والدہ کا نام اروی بنت کریز تھا آپ کا نام ونسب ملاحظہ کیجئے علامہ عزالدین ابن اثیر جزری لکھتے ہیں

عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیۃ بن عبد شمس بن عبد مناف القرشی الاموی (اسد الغابۃ ج ۳ ص ۵۷۸)

☆......حضرت عثمان غنیؓ کا خاندان

حضرت عثمان کا سلسلہ پانچویں پشت میں عبد مناف پر حضور اکرم ﷺ سے مل جاتا ہے حضور ﷺ کا سلسلہ نسب یہ ہے

محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ھاشم بن عبد مناف (معرفۃ الصحابۃ ج ۱ ص ۷۹)

آپ کی نانی بیضاء ام الحکیم حضور ﷺ کے والد حضرت عبداللہ کی سگی بہن اور رسول

جڑواں) پیدا ہوئیں تھیں اس نسبت سے حضرت عثمان غنی حضور ﷺ کی پھوپھی زاد بہن کے لڑکے تھے اور اس طرح آپ حضور ﷺ کے حقیقی بھانجے ہیں

اللہ ﷺ کی سگی پھوپھی تھیں جو حضور ﷺ کے والد حضرت عبداللہ کے ساتھ توام (

وھی البیضاء توأمة أبی رسول الله عمة رسول الله ﷺ (معرفة الصحابة ج ۱ ص ۷۹ استیعاب ج ۴ ص ۲۲۶ تحت الاصابہ)

آپ والدہ کی جانب سے حضور اکرم ﷺ کے قریبی رشتہ دار ہیں آپ کی والدہ کا سلسلہ نسب یہ ہے

أروی بنت کریز بن ربیعه بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں

حضرت عثمان قریش میں عالی نسب رکھتے تھے باپ کی طرف سے بھی اور ننھیال کی طرف سے (ازالہ ج ۴ ص ۲۸۹)

آپ کی والدہ حضرت اروی کو اسلام کی سعادت ملی اور انہیں حضور ﷺ کی صحابیہ ہونے اور مکہ سے مدینہ کی جانب ہجرت کا شرف بھی نصیب ہوا اور حضرت عثمانؓ کی خلافت کے دنوں مدینہ منورہ میں ان کی وفات ہوئی حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں

وأسلمت أروی بنت کریز وھاجرت إلی المدینة بعد إبنتھا أم کلثوم بنت عقبه وبایعت رسول الله ﷺ ولم تزل بالمدینة حتی ماتت فی خلافة عثمان بن عفان (طبقات ابن سعد ج ۸ ص ۳۵ اصابہ ج ۴ ص ۲۲۸ معرفۃ الصحابہ ج ۱ ص ۷۹)

حضرت ارویؓ نے نوے سال کی عمر پائی تھی آپ کی والدہ کا جنازہ دو بانسوں کے درمیان رکھا گیا تھا حضرت عثمانؓ جنازے کے ساتھ ساتھ ہی رہے (سنن بیہقی ج ۴ ص ۲۰) حضرت

عثمان غنیؓ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں آپ کو سپرد خاک کر دیا اور ان کی قبر پر کھڑے ہو کر ان کے لئے دعا فرمائی

حضرت عثمان کو اپنی والدہ محترمہ سے بہت محبت تھی والدہ کے انتقال پر آپ بہت افسردہ تھے اور ان کے لئے اللہ کے حضور رحم اور مغفرت کی دعا مانگتے تھے عبداللہ بن حنظلة کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمانؓ کو سجدے کی حالت میں اپنی والدہ کے لئے یہ کہتے سنا

أللهم ارحم أمي أللهم اغفر أمي (الاصابہ ج ۴ ص ۲۲۸)

حضرت عثمانؓ کے والد جناب عفان دور جاہلیت میں ہی راہی ملک عدم ہو گئے تھے انہوں نے اسلام کا دور نہیں پایا. أبوه فهلك في الجاهلية (فتح الباری ج ۷ ص ۶۸) یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کے والد عفان غمیصاء نامی ایک مقام پر قتل کر دئے گئے تھے ان کے ساتھ فاکہ بن مغیر بھی تھے ۔وكان ابوعثمان بن عفان خرج الى الشام فهلك هناك ويقال انه قتل بالغميصاء مع الفاكه بن مغير (مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۱۰)

حضرت عثمان غنی کا خاندان دور جاہلیت میں غیر معمولی وقعت کا حامل تھا آپ کے جد اعلیٰ امیہ بن عبد شمس قریش کے رئیسوں میں سے تھے خلفائے بن امیہ اسی امیہ بن عبد شمس کی طرف منسوب ہو کر اموین کے نام سے مشہور ہیں قریش کا قومی علم (عقاب) اسی خاندان کے پاس تھا جب کسی سے قریش کی لڑائی ہوتی تو اس خاندان کا کام تھا کہ وہ فوجی اور دفاعی خدمات سر انجام دے امیہ بن عبدالشمس سے پہلے یہ شرف بنی مخدوم کے سپرد تھا لیکن قریش نے امیہ کی جنگی صلاحیتوں کی بناء پر دفاع کا یہ کام امیہ کے سپرد کر دیا تھا دور جاہلیت کی مشہور جنگ فجار (جو قریش اور قیس کے درمیان ہوئی تھی اور قریش کے تمام خاندانوں کے فوجی دستے الگ الگ تھے آل ہاشم کا فوجی دستہ زبیر بن عبد المطلب کی کمانڈ میں تھا اور حضور ﷺ اسی دستے میں شامل تھے یہ جنگ آخر کار صلح پر ختم ہو گئی تھی) میں آل ہاشم کا

دشت میں اسی خاندان کے نامور سردار حرب بن امیہ سپہ سالار اعظم کی حیثیت سے شریک تھا حرب کے بھائی ابو العاص اور اس کی اولاد نے فوجی مہمات میں بھی حصہ لیا تھا عقبہ بن معیط جو اسلام کے بڑے مخالفوں میں سے ایک تھا اسی خاندان سے تھا حضرت ابو سفیان بھی اسی خاندان سے تعلق رکھتے تھے غرض حضرت عثمان کا خاندان شرافت ریاست اور غزوات کے لحاظ سے عرب میں نہایت ممتاز خاندان تھا اور بنو ہاشم کے سوا دوسرا خاندان اسکا ہمسر نہ تھا دنیوی اقتدار اور قوت میں بنو امیہ ممتاز تھے جبکہ خاندانی بزرگی بنو ہاشم کے پاس تھی حضور اکرم ﷺ اس خاندان میں پیدا ہوئے تو بنو ہاشم کو مزید عقیدت و نجابت مل گئی بنو امیہ کے سردار اپنے مقابل ہاشمی خاندان میں پیدا ہونے والے پیغمبر گرامی قدرؐ کے حضور تسلیم وانقیاد کے لئے جلد آمادہ نہ ہوئے ہاں حضرت عثمان غنی اس باب میں ان سب پر سبقت لے گئے اور آپ نے اسلام کے سابقین اولین میں جگہ پانے کی سعادت پائی۔

حضرت عثمان کے دادا ابو العاص ہیں آپ کے دو بیٹے عفان اور حکم تھے جناب عفان حضرت عثمان کے والد ہیں جبکہ مروان حکم کے بیٹے ہیں اور تابعین میں سے ہیں آپ حضرت عمر بن عبد العزیز کے دادا تھے

حضرت عثمان کی والدہ اروی حضور ﷺ اور حضرت علی دونوں کی پھوپھی زاد بہن تھیں حضرت عثمان اسی جہت سے حضرت علی مرتضٰی کو ماموں زاد بھائی کہتے تھے شارح نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید نے حضرت عثمان کا یہ بیان کئی جگہ نقل کیا ہے اور آپ حضرات حسنین کو اسی جہت سے بھتیجے بھی کہا کرتے تھے ایک مرتبہ حضرت حسن حضرت عثمان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ امیر المؤمنین میں یہاں موجود ہوں میرے لئے کیا حکم ہے حضرت عثمان نے اس پر ارشاد فرمایا

اجلس یا ابن اخی حتی یاتی اللہ بامرہ فانہ لا حاجۃ لی فی الدنیا (

(المصنف لعبد الرزاق ج ۱۱ ص ۴۴۷ ۔ کشف المحجوب ص ۵۲)

اے بھتیجے آپ یہیں بیٹھیں یہاں تک کہ اللہ کی بات ظاہر ہو جائے اب مجھے دنیا میں رہنے کی کوئی خواہش نہیں ہے۔

حضرت عثمان غنی کے بیٹے حضرت ابان بھی حضرت علی مرتضیٰ کو اپنا چچا کہتے تھے محاصرہ کے دنوں میں باغیوں نے جب حضرت عثمان غنی پر پتھر پھینکنے شروع کئے تو حضرت ابان حضرت علی کے پاس آئے اور کہا

یا عم قد کثرت علینا الحجارۃ (انساب الاشراف ج ۵ ص ۸۷ للبلاذری)

اے چچا جان ان لوگوں نے ہم پر پتھروں کی بارش شروع کر دی ہے

ان حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عثمان اور حضرت علی مرتضیٰ کا خاندان ایک دوسرے کے بہت قریب تھا آپ نے ہمیشہ حضرت علی کو اپنا بھائی جانا اور حضرت علی نے بھی حضرت عثمان کے احترام واکرام میں کبھی کوئی کمی نہ ہونے دی

☆...... حضرت عثمان غنیؓ کی ولادت

حضرت عثمان غنی واقعہ فیل کے چھٹے سال یعنی ہجرت نبوی سے ۴۷ سال قبل مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے (اصابہ ج ۳ ص ۴۶۲) آپ حضور ﷺ سے پانچ سال چھوٹے تھے ایک روایت میں آپ کی ولادت کا مقام طائف بھی بتایا گیا ہے (واللہ اعلم) آپ کے بچپن اور جوانی کے حالات پردہ خفا میں ہیں تاہم بعض قرائن سے پتہ چلتا ہے کہ آپ دوسرے عام اہل عرب کے بر خلاف لکھنا پڑھنا جانتے تھے اور جوانی کے دنوں میں آپ کا مشغلہ عام قریش کے مذاق کے مطابق تجارت تھا اور حضرت خواجہ عبد المطلب کے پوتے ربیعہ بن حارث (۲۳ھ) کی

Scanned with CamScanner

شراکت میں آپ نے کپڑے کا کاروبار بڑے پیمانہ پر شروع کر دیا

وکان ربیعة شریک عثمان فی الجاهلیة فی التجارة (الاصابہ ابن حجر ج۱ ص ۵۰۶)

اللہ تعالی نے آپ کی تجارت میں بہت برکت اتاری تھی آپ کے دل میں شروع دن سے لوگوں کے لئے خیر خواہی اور ہمدردی صلہ رحمی کا جذبہ موجزن رہتا تھا آپ لوگوں کی ضرورت کے موقع پر اپنے مال سے بھی ان کا تعاون کیا کرتے تھے۔

کان عثمان رجلا تاجرا فی الجاهلیة والاسلام وکان یدفع ماله قراضا (طبقات ج ۳ ص ۴۴)

آپ نے اپنی صداقت دیانت اور راست بازی کے باعث اس تجارت میں بہت نام کمایا اور آپ کی تجارت نے ترقی کی اور پورے علاقہ میں آپ کی نیک نامی کے چرچے تھے۔

حضرت عثمان کا شمار دور جاہلیت کے ان چند لوگوں میں سے ہوتا تھا جو اپنی شرافت اور نیک نامی اور ایمانداری کی وجہ سے سب میں یکساں محبوب ومقبول تھے۔قال الشعبی کان عثمان محببا یوصون الیه ویعظمونه (تاریخ دمشق ج۱۶ ص ۱۷۳) آپ نے اس وقت جبکہ گھر گھر بتوں کی پوجا ہو رہی تھی کسی بت کے آگے سر نہیں جھکایا اور نہ کسی بت کے آگے کبھی ہاتھ پھیلائے

کون نہیں جانتا کہ شراب عرب کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی اور وہ بڑے فخر کے ساتھ شراب کا شغل کیا کرتے تھے اور جو لوگ ان کے اس کام میں شریک نہ تھے وہ ان پر طعن کیا کرتے تھے عرب کے چھوٹے بڑے شراب کے عادی تھے۔

جو ان کی دن رات کی دل لگی تھی   شراب ان کی گھٹی میں گویا پڑی تھی
تعیش تھا غفلت تھی دیوانگی تھی   غرض ہر طرح ان کی حالت بری تھی

Scanned with CamScanner

لیکن حضرت عثمان (حضرت ابو بکر حضرت عباس حضرت عبدالرحمن بن عوف) نے کبھی شراب کو ہاتھ نہیں لگایا ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عثمان نے دور جاہلیت میں بھی شراب نہیں پی تھی

قد ترك هو وعثمان الخمر فی الجاهلية (المصنف لعبدالرزاق ج ۱۱ ص ۲۶۷)

اور نہ آپ نے کبھی گانے باجے سے دل کو بہلایا تھا آپ ان تمام برائیوں سے دور تھے آپ نے برائی کے اس ماحول میں بھی نہایت پاکیزہ زندگی گزاری آپ خود فرماتے ہیں

وایم الله مازنیت فی جاهلية ولا اسلام وما ازددت للاسلام الا حیاء (حلیۃ ج ۱ ص ۹۹) ولا قتلت نفسا بغیر نفس (معرفۃ الصحابۃ ج ۱ ص ۹۴) ولا سرقت (ازالۃ ج ۴ ص ۲۹۰) ولا إرتدت منذ أسلمت (مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۲) ولا تمنیت بدلا بدینی منذ هدانی الله له (البدایہ ج ۷ ص ۱۷۹)

میں نے عہد جاہلیت میں اور اسلام میں نہ کبھی زنا کیا ہے نہ شراب پی ہے نہ میں نے کسی کو قتل کیا اور نہ میں نے کبھی چوری کا ارتکاب کیا ہے اور نہ میں کبھی مسلمان ہونے کے بعد اللہ کے دین سے پھرا ہوں اور نہ میں نے کبھی اپنے دین کے بدلنے کی تمنا کی ہے۔ اور نہ ہی گانا بجایا ہے (کنزالعمال ج ۱۵ ص ۲۲)

آپ فرمایا کرتے تھے کہ شراب عقل کو زائل کر دیتی ہے اور انسان کی دینی ترقیات میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے آپ اپنی جوانی کے دنوں میں بھی لہو ولعب اور غیر اخلاقی کاموں میں ملوث ہونے سے بچے رہے۔ حضرت حارث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ

اجتنبوا الخمر فانها ام الخبائث (سنن نسائی ج ۲ ص ۳۳۰)

Scanned with CamScanner

اے لوگو شراب سے بچو یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے

پھر آپ نے فرمایا کہ
گزشتہ امتوں میں ایک بڑا عبادت گزار آدمی تھا اسے بگاڑنے کے لئے ایک عورت اس کے درپے ہو گئی اس نے اس شخص کو بلانے کے لئے اپنی لونڈی بھیجی کہ اسے ایک بات کی گواہی مطلوب ہے وہ لونڈی کے ساتھ گھر آیا جب وہ گھر میں داخل ہوا تو تو لونڈی گھر کا دروازہ بند کرتی چلی گئی یہاں تک کہ وہ ایک خوبصورت عورت کے پاس آپہنچا وہاں ایک لڑکا اور شراب موجود تھی وہ عورت کہنے لگی کہ بخدا میں نے تمہیں کسی گواہی کے لئے نہیں بلایا صرف اس لئے تمہیں لایا گیا کہ تو میری خواہش پوری کر (۲) یا اس برتن میں رکھی ہوئی شراب پی لے یا پھر اس بچہ کو قتل کر دے (اس نے ان تینوں میں سے سب سے ہلکا شراب کو جانا اور کہا کہ) مجھے شراب دے دے چنانچہ اس نے شراب پی جب اس کا نشہ چڑھا تو اس نے عورت کی خواہش بھی پوری کی بعد ازاں اس لڑکے کو بھی قتل کر دیا۔

حضرت عثمان نے یہ واقعہ سنا کر پھر فرمایا

اجتنبوا الخمر فانها والله لایجتمع الایمان وادمان الخمر الا لیوشك ان یخرج احدهما صاحبه (سنن نسائی ج ۲ ص ۳۳۰ المصنف ج ۹ ص ۲۳۶

سو تم شراب سے بچو اللہ کی قسم ایمان اور شراب ایک ساتھ نہیں رہ سکتے ان میں سے ایک دوسرے کو نکال کر رہتا ہے (ایمان کی فکر رکھی تو شراب چھوڑ دے گا ورنہ شراب ایمان پر حملہ کر کے رہے گی) آپ نے زمانہ جاہلیت میں کبھی کوئی ایسا کام نہیں کیا کہ جس کی بناء پر لوگ ان پر انگلی اٹھائیں آپ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا ہمیشہ سچ کا دامن تھامے رکھا اور لوگ آپ کے شریفانہ رویہ اور اعلی اخلاق کی گواہی دیتے تھے

Scanned with CamScanner

حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں

قریش میں تین آدمی ایسے ہیں جو اپنی شرافت وپاکدامنی حسن اخلاق اور شرم وحیاء اور خوبصورتی میں بہت اعلی مقام پائے ہوئے ہیں یہ نہ جھوٹ بولتے ہیں اور نہ ہی وہ کسی کو جھٹلاتے ہیں یہ تین آدمی ابو بکر صدیق۔ ابو عبیدہ بن جراح اور حضرت عثمان غنی ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء ج ا ص ۹۴ معرفۃ الصحابۃ ج ا ص ۵۲)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۶ھ) لکھتے ہیں

آپ اسلام سے پہلے قریش میں صاحب دولت اور صاحب جاہ تھے اور سخاوت وحیاء کے ساتھ موصوف رہے ہیں ان کی فطرت سلیمہ نے اسلام سے پہلے بہت سے امور جاہلیت سے ان کو روکے رکھا ہے اور یہ دلیل ہے کہ فطرت میں انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ان کے مشابہ ہونے کی (ازالۃ ج ۴ ص ۲۸۹)

قریش کے لوگ آپ کے انہی اعلی اخلاق واوصاف کی بناء پر آپ سے اتنی محبت کرتے کہ وہ ضرب المثل ہی بن گئی عرب کہا کرتے تھے اور ان کی عورتیں اپنے بچوں کو لوری سنا وقت یہ کہتی تھیں

﴿ أحبك والرحمن حب قريش من عثمان ﴾

یعنی میں تجھ سے واللہ ایسی محبت کرتا ہوں جیسے قریش عثمان سے محبت کرتے ہیں (مخ تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۷۳ موسوعۃ التاریخ الاسلامی ج ا ص ۶۱۸)

☆.....حضرت عثمان غنیؓ کا حلیہ مبارک

حضرت عثمان عرب کے حسین ترین لوگوں میں سے ایک تھے کان ذا جمال مفرط

صواعق محرقہ ص ۱۰۷) آپ خوش رو اور خوب صورت تھے رنگ گندم گوں قد معتدل گھنی اور طویل ڈارھی والے اور مضبوط جسم کے مالک تھے روایات کے مطابق آپ باوں میں خضاب کا استعمال فرماتے تھے آپ کے دانتوں میں مضبوطی کے لئے سونے کی تار تھی (طبقات ج ۳ ص ۴۳) آپ کا چہرہ بارعب اور شخصیت کو نمایاں کرنے والا تھا

آپ حضور ﷺ سے بہت ملتے تھے ایک مرتبہ حضور ﷺ حضرت عثمان کے مکان پر تشریف لے گئے آپ نے اپنی صاحبزادی حضرت رقیہ سے پوچھا کہ تم نے حضرت عثمان کو کیسا پایا ہے صاحبزادی نے عرض کیا ابا جان وہ بہت اچھے آدمی ہیں حضور ﷺ نے اس پر فرمایا بیٹی ان کا احترام کرتے رہنا وہ میرے صحابہ میں باعتبار عادات مجھ سے بہت مشابہت رکھتے ہیں

أکرمیه فانه من اشبه اصحابی بی خلقا (معرفۃ الصحابہ ج ۱ ص ۸۱ طبرانی معجم کبیر ج ۱ ص ۷۷ ورجاله ثقات قاله الهیثمی معجم الصحابۃ للبغوی ج ۴ ص ۳۳۰)

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب حضور ﷺ نے حضرت عثمان کا نکاح حضرت ام کلثوم سے کیا تو حضرت ام کلثوم سے فرمایا کہ تمہارے دولہا (یعنی حضرت عثمان) تمہارے دادا حضرت ابراہیم اور تمہارے والد محمد مصطفی ﷺ سے بہت مشابہ ہیں

ان بعلك أشبه الناس بجدك إبراهيم وأبيك محمد (اخرجه ابن عدی طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۵۵ تاریخ الخلفاء ص ۱۱۸)

حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں اور عثمان اپنے والد حضرت ابراہیم سے بہت مشابہ ہیں

انا نشبه عثمان بأبينا إبراهيم (تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۸۸ تاریخ الخلفاء ص

Scanned with CamScanner

۱۵۵ درالسحابۃ ص ۱۸۷)

حضرت حسن بن ابی الحسن کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مسجد نبوی میں داخل ہوا تو میں نے ایک شخص کو چادروں میں لپٹے ہوئے بیٹھے دیکھا جو بہت حسین تھا پتہ چلا کہ آپ حضرت عثمان ہیں عبداللہ بن حزم مازنی کہتے ہیں کہ میں نے کسی مرد و عورت کو ان سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا

رأيت عثمان بن عفان فما رأيت قط ذكرا ولا أنثى أحسن وجها منه (معرفۃ الصحابۃ ج ۱ ص ۸۰ مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۱۲)

ایک مرتبہ حضور ﷺ نے حضرت اسامہ کو کسی کام سے حضرت عثمان کے گھر بھیجا وہ گھر پہونچے تو دیکھا کہ آپ حضرت رقیہ کے ساتھ تشریف رکھتے ہیں اسامہ کہتے ہیں کہ میں کبھی حضرت عثمان کو دیکھتا کبھی حضرت رقیہ کو۔ کام کر کے جب واپس لوٹا تو حضور ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ اسامہ کیا تم نے ان دونوں سے زیادہ خوبصورت جوڑا کہیں دیکھا ہے میں نے عرض کیا نہیں

فهل رأيت زوجا أحسن منهما قلت لا يا رسول الله (مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۱۲۔ تاریخ الخلفاء ص ۱۱۷)

☆...... حضرت عثمان کی کنیت اور لقب

حضرت عثمان دور جاہلیت میں ابو عمرو کی کنیت سے پکارے جاتے تھے جب ان کے ہاں حضور ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ سلام اللہ علیہا کے بطن سے حضرت عبداللہ کی ولادت ہوئی تو آپ نے اپنی کنیت ابو عبداللہ رکھ لی اور صحابہ کرام آپ کو اب اسی کنیت سے

Scanned with CamScanner

بلانے لگے جبکہ آپ ذی النورین کے لقب سے ملقب ہوئے اور آسمان وزمین والے اسی لقب سے آپ کو یاد کرتے ہیں اور یہ نام آپ کی ذات کا جز بن گیا ہے اللہ نے آپ کو ہر طرح کی تاریکیوں سے دور رکھا تھا آپ روشنیوں کے مینار تھے

حضرت عثمان کا نام آسمانوں میں

نزال بن سبرۃ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی مرتضٰی سے حضرت عثمان غنی کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ حضرت عثمان ایسی ہستی ہیں جنہیں ملاء اعلٰی میں ذوالنورین کہہ کر یاد کیا جاتا ہے

قلنا لعلى حدثنا عن عثمان قال ذاك إمرء يدعى فى الملاء الاعلى ذا النورين (ریاض ج ۳ ص ۱۶ اصابہ ج ۳ ص ۴۶۲) **ختن رسول الله ﷺ على ابنتيه ضمن له رسول الله ﷺ بيتا فى الجنة** (معرفۃ الصحابہ ج ۱ ص ۸۳) **ذلك إمرؤ يدعى فى السماء ذا النورين** (مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۲۱ فتح الباری ص ۷ ج ۶۷) **قال رسول الله ﷺ...... انى زوجته ابنتى فلذلك سماه الله عند الملائكة ذا النور وسماه فى الجنان ذا النورين فمن شتمه فقد شتمنى** (ایضا)

اہل زمین نے بھی آپ کو ہمیشہ اسی نام سے یاد کیا ہے آنحضرت ﷺ نے اپنی دو صاحبزادیاں آپ کے نکاح میں دیں تھیں اس لئے آپ کو ذوالنورین کہا جاتا ہے شیخ مہلب بن ابی صفرۃ فرماتے ہیں

لانه لم نعلم احدا اسبل سترا على ابنتى غيره (عمدۃ القاری ج ۱۶ ص ۲۰۱)

Scanned with CamScanner

ہم حضرت عثمان کے سوا کسی ایسے آدمی کو نہیں جانتے جس نے نبی کی دو
صاجزادیوں سے شادی کی ہو

حضرت سہل بن سعد کہتے ہیں کہ آپ کے اس لقب کا سبب یہ بھی ہے کہ حضرت عثمان جنت
میں ایک محل سے دوسرے محل میں جائیں گے تو اس وقت دو مرتبہ ان کے لئے نورانی
تجلیاں ہوں گی

لانه ینتقل من منزله الی منزل فی الجنة فتبرق له برقتین

(تاریخ الخلفاء ص ۱۱۷ مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۳۳)

ایک وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ آپ تہجد کی نماز میں کثرت سے قرآن کریم پڑھا کرتے تھے اور یہ
آپ کے روزانہ کا معمول تھا اور یہ دو نور روزانہ آپ کے ساتھ ہتے (۱) قرآن کریم (۲) تہجد
کی نماز اس لئے بھی آپ کو ذوالنورین کہا گیا ہے

لانه کان یکثر من تلاوت القرآن فی کل لیلة فی صلاته فالقرآن نور
وقیام اللیل نور (ریاض ج ۳ ص ۶)

شیعہ عالم محمد ہاشم خراسانی آپ کے ذوالنورین کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ کو
حضور ﷺ کی دو صاجزادیوں سے نکاح کا شرف حاصل تھا

واما مخدرہ مکرمہ ام کلثوم ایں شریفش آمنہ بود وبعد از جناب رقیہ بعثمان تزویج شد
لہذا عثمان را ذوالنورین مے گونید (منتخب التواریخ ص ۲۵ تہران)

☆...... حضرت عثمان غنیؓ کا قبول اسلام

حضرت عثمان تقریبا ۳۵ سال کے تھے کہ فاران کی چوٹیوں سے اسلام کا سورج طلوع ہوا

اورسب سے پہلے مکہ مکرمہ میں اللہ کی توحید کی صدا بلند ہوئی حضور ﷺ کی تشریف آوری سے قبل جو لوگ شرک اور مشرکانہ افعال سے بیزار تھے حضرت ابو بکر اور حضرت عثمان ان چند گنے چنے لوگوں میں سے ایک تھے حضرت ابو بکر کی طرح حضرت عثمان نے بھی کبھی کسی بت کے آگے سر جھکایا اور نہ کبھی کسی بت کو خدائی طاقتوں کا حامل مانا آپ کی پارسا طبیعت ان مشرکانہ عقائد واعمال سے اباء کرتی تھی آپ کے سامنے جب اسلام کی دعوت رکھی گئی تو آپ نے فوراً اسے قبول کرلیا آپ نے اس پر کوئی دلیل کا مطالبہ تک نہ کیا تھا حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) اکابر صحابہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

کما أن صدیق الامة أبابکروعمر وعثمان وعلی وطلحة والزبیر وامثالهم من الاسبقین الاولین لما تبین لهم ان محمد ﷺ رسول الله آمنوا به ولم یحتاجوا مع ذلك من الخوارق (منہاج السنۃ ج ۸ ص ۲۰۷)

حضور ﷺ کی رسالت کی خبر حضرت عثمان کی خالہ سعدی بنت کریز کے کانوں میں بھی پہونچی حضرت عثمان کہتے ہیں کہ میں ایک دن گھر آیا تو اپنی خالہ کو وہاں بیٹھے دیکھا میری خالہ کہانت بھی کرتی تھیں مجھ کو دیکھتے ہی کہنے لگی

ابشر وحییت ثلاثا وترا ثم ثلاثا وثلا ثا اخری

اے عثمان تجھ کو بشارت ہو اور سلامتی ہو تین بار اور پھر تین بار اور پھر تین بار

ثم باخری لکی تتم عشرا لقیت خیرا ووقیت شرا

اور ایک بار تا کہ دس پورے ہو جائیں اے عثمان تو خیر سے جاملا اور شر سے محفوظ ہو گیا
یہ سن کر مجھے بہت تعجب ہوا میں نے کہا خالہ آپ کیا کہہ رہی ہیں اس پر خالہ نے پھر کہا

عثمان یا عثمان یا عثمان لك الجمال ولك الشان

Scanned with CamScanner

اے عثمان اے عثمان اے عثمان تیرے لئے جمال بھی ہے اور تیرے لئے شان بھی ہے

هذا نبی معه البرهان　　ارسله بحق الديان

یہ نبی ہیں جن کے ساتھ رسالت کے دلائل وبراہین بھی ہیں رب الجزا نے انہیں حق دے کر بھیجا ہے

وجائه التنزيل والفرقان　　فاتبعه لا تغيا بك الاوثان

ان پر اللہ کا کلام اترتا ہے جو حق اور باطل میں تمیز کرتا ہے پس تو ان کا اتباع کر کہیں بت تجھے گمراہ نہ کردیں

میں نے کہا اے خالہ آپ تو ایسی بات کا ذکر کرتی ہیں کہ جس کا شہر میں کبھی نام بھی نہیں سنا مجھے تو کچھ سمجھ میں نہیں آتا اس پر خالہ نے کہا

محمد بن عبدالله رسول من عند الله جائه جبرئيل بتنزيل الله يدعوا الى الله قوله صلاح ودينه فلاح وامره نجاح وما ينفع الصياخ لووقع الرماح وسلت الصفاح ومدت الرماح (الاصابہ ج ۴ ص ۳۲۷)

حضرت محمد عبداللہ کے بیٹے ہیں اللہ کے رسول ہیں اللہ کی طرف سے اللہ کی طرف بلاتے ہیں ان کا قول سراسر درست ہے اور ان کا لایا ہوا دین کامیابی کا ضامن ہے اور ان کا حال کامیاب ہے ان کے مقابلہ میں کسی کی چیخ وپکار نفع نہ دے گی اگرچہ کتنی ہی تلواریں اور نیزے ان کے مقابلے میں چلائے جائیں

خالہ یہ باتیں کر کے چلی گئیں مگر ان کی بات میرے دل پر اٹک گئیں اسی وقت سے میں غور وفکر میں پڑ گیا حضرت ابوبکر کے ساتھ میرے گہرے تعلقات تھے اور عمر میں بھی کچھ زیادہ فرق نہ تھا اور ان کے ساتھ میرا اکثر ملنا جلنا رہتا تھا

وكان لى مجلس من أبى بكر الصديق (اصابہ ج ۴ ص ۳۲۷)

Scanned with CamScanner

میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے کسی گہری سوچ میں پایا انہوں نے میری فکر کا سبب معلوم کیا تو میں نے اپنی خالہ کی باتیں انہیں سنائیں اس پر ابو بکر نے کہا اے عثمان تم سمجھ دار اور ہوشیار آدمی ہو حق وباطل کے درمیان فرق کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہو تم جیسے کو حق اور باطل میں اشتباہ نہیں ہو سکتا اے عثمان یہ بت کیا چیز ہیں جن کی پوجا میں پوری قوم مبتلا ہے کیا یہ بت گونگے بہرے نہیں جو سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں نہ نفع نقصان کے مالک ہیں حضرت عثمان کہتے ہیں کہ میں نے کہا آپ سچ کہتے ہیں ایسے ہی ہے اس پر ابو بکر نے کہا کہ تمہاری خالہ نے سچ کہا ہے یہ محمد بن عبداللہ اللہ کے رسول ہیں اللہ نے آپ کو اپنا پیغام دے کر ساری مخلوق کی طرف بھیجا ہے اگر تم چاہو تو آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر آپ کا کلام سنو یہی بات ہو رہی تھی کہ حسن اتفاق دیکھئے کہ حضور اکرم ﷺ اس طرف سے گزرتے ہوئے نظر آئے حضرت علیؓ (جو اس وقت بچے تھے) آپ کے ساتھ تھے اور ایک کپڑا آپ کے ہاتھ میں تھا ابو بکر آپ کو دیکھ کر اٹھے اور آہستہ سے آپ کے کان مبارک میں کچھ عرض کیا آپ تشریف لائے اور بیٹھ گئے اور حضرت عثمان کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا

یا عثمان اجب الله الی جنته فانی رسول الله الیك والی جمیع خلقه

(اصابہ ج ۴ ص ۳۲۸)

اے عثمان میں تمہیں اللہ کی جنت کی دعوت دیتا ہوں تم اللہ کی اس دعوت کو قبول کرو میں اللہ کا رسول ہوں جو تیری اور تمام مخلوق کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا ہوں

حضرت عثمان کہتے ہیں

فوالله ماتما لکت حین سمعت قوله ان اسلمت وشهدت ان لااله الا الله وحده لاشریك له وان محمدا عبده ورسوله (اصابہ ج ۴ ص

Scanned with CamScanner

(۳۲۸

آپ کہتے ہیں کہ حضور علیہ ﷺ کے اس مبارک اور پر اثر بیان نے میرے دل کی دنیا میں عجیب انقلاب پیدا کر دیا میں بے خود سا ہو کر رہ گیا اور میں نے وہیں کلمہ شہادت پڑھا اور حضور ﷺ کے دست اقدس میں ہاتھ دے کر ہمیشہ کے لئے آپ کی غلامی قبول کرنے کا شرف پالیا

ایک دوسری روایت سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت طلحہ دونوں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور ﷺ نے ان پر اسلام پیش کیا اور انہیں قرآن سنایا آپ نے انہیں اسلام کی باتیں بتائیں تو انہوں نے کسی ہچکچاہٹ کے بغیر اسلام قبول کر لیا

حضرت عثمان غنیؓ نے حضور ﷺ کو بتایا کہ میں تجارت کی غرض سے ملک شام کے سفر پر تھا وہاں میں نے ایک خواب یا غنودگی میں ایک منادی کو یہ ندا دیتے ہوئے سنا کہ اے سونے والو جلدی کرو دیر نہ کرو حضرت احمد ﷺ کا مکہ میں ظہور ہو چکا ہے

أيها النيام هبوا فان أحمد قد خرج بمكة

(مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۱۲ طبقات ج ۳ ص ۴۰)

جب میں اس سفر سے واپس لوٹا تو مجھے آپ کی نبوت اور دعوت کی خبر ملی اور پھر حضرت ابو بکر مجھے اپنے ساتھ لے کر آپ کی خدمت میں آئے اور اسلام کی دولت عظمیٰ حاصل کرنے کا شرف مجھے نصیب ہوا

اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمان غنی کو سابقین اولین میں سے بنایا آپ کے اپنے بیان کے مطابق اسلام قبول کرنے والوں میں آپ کا نمبر چوتھا تھا

انی لرابع أربعة فی الاسلام (اسد الغابۃ ج ۳ ص ۵۷۸)

محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ

کان أول الناس بعد أبی بکر وعلی وزید بن حارثة عثمان (ابن ہشام

ج۱ص ۲۸۷)

حضرت ابو بکر صدیق حضرت علی اور حضرت زید بن حارثہ کے فورا بعد ہی حضرت عثمان نے

اسلام قبول کر لیا تھا اس لئے آپ سابقین الاولین ہیں (تاریخ الخلفاء ص ۱۵۴)

مؤرخ محمد بن سعد (۲۳۰ھ) لکھتے ہیں

کان اسلام عثمان قدیما قبل دخول رسول الله ﷺ دار الارقم (

طبقات ج ۳ص ۴۰)

حضرت امام شمس الدین ذہبی (۷۴۸ھ) لکھتے ہیں

عداده فی السابقین الاولین وفی العشرة المشهود لهم بالجنة (تذکرہ ج۱ص ۹)

آپ کا شمار پہلے پہل اسلام لانے والے لوگوں میں ہوتا ہے

حضرت عثمان غنی کی خالہ سعدی بنت کریز آپ کے قبول اسلام کے بارے میں کہتی ہیں

هدی الله عثمان الصفی بقوله فارشده والله یهدی الی الحق

(۱) برگزیدہ عثمان کو اللہ نے اپنے حکم سے ہدایت دی اور حق کی طرف ان کی رہنمائی فرمائی

اور اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دیتا ہے

فتابع بالرای السدید محمدا وکان ابن اروی لا یصدا من الصدق

(۲) انہوں نے صحیح رائے کے تحت محمد ﷺ کی متابعت کی یوں بھی اروی کا بیٹا سچائی سے

منہ موڑنے والا نہ تھا (البدایہ ج ۷ص ۲۱۰۔ اصابہ ج ۴ص ۳۲۸)

حضرت عثمان غنی بنی امیہ کے خاندان کے ممتاز فرد تھے اور یہ خاندان اسلام سے کوسوں

دور تھا اس خاندان میں اسلام قبول کرنے کا پہلا شرف حضرت عثمان کو ملا اور آپ نے اپنے

خاندان کی مرضی کے خلاف اسلام قبول کرنے کا کھلا اعلان کر دیا

حضرت عثمان غنی کے اسلام لانے میں حضرت ابو بکر صدیق کی کوششوں کو بہت دخل رہا

Scanned with CamScanner

ہے آپ کی محنت وکوشش سے صرف حضرت عثمان نہیں قریش کے اور بھی بہت سے لوگ اسلام کے قریب آئے اور آپ کی ترغیب سے انہیں قبول اسلام کی دولت نصیب ہوئی مؤرخ محمد ابن اسحاق کہتے ہیں کہ

جب حضرت ابوبکر اسلام لے آئے تو انہوں نے اپنے اسلام کو ظاہر کیا اور خدا ورسول کی طرف لوگوں کو دعوت دی اور ابوبکر ایک ایسے آدمی تھے جن پر ان کی قوم جمع ہوتی تھی آپ ہر دل عزیز اور نرم خو تھے انہوں نے اپنی قوم کے ان لوگوں کو دعوت دینا شروع کر دی جو ان سے پورے طور پر مرتبط تھے اور ان کے گرد وپیش رہنے والے اور ہم مجلس تھے ان کی دعوت سے جن لوگوں کے بارے میں مجھے روایت پہنچی ہے اسلام لائے حضرت عثمان ابن عفان — زبیر ابن العوام — عبد الرحمن ابن عوف — حضرت سعد ابن ابی وقاص اور طلحہ ابن عبید اللہ ہیں پھر جب ان لوگوں نے ان کی دعوت قبول کر لی تو آپ ان لوگوں کو ساتھ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور انہوں نے حضور کی خدمت میں اسلام قبول کیا اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر اس کے بعد عثمان ابن مظعون — ابو عبیدہ — ابو سلمہ اور ارقم وغیرہ بھی حلقہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ (سیرت ابن ہشام ج ۱ ص ۲۷۴)

علامہ ابن اثیر جزری حضرت ابوبکر صدیق کے بارے میں لکھتے ہیں

أسلم على يده جماعة لمحبتهم له وميلهم اليه حتى انه اسلم على يده خمسة من العشرة (اسد الغابہ ج ۳ ص ۳۱۱)

ان کے ہاتھ پر ایک جماعت جس کو ان کے ساتھ محبت والفت تھی اسلام لائی یہاں تک کہ عشرہ مبشرہ میں سے پانچ آدمی آپ کی دعوت سے اسلام لائے

Scanned with CamScanner

آپ ایک اور جگہ لکھتے ہیں

كان رجال قريش يأتونه ويألفونه لغير واحد من الامرلعلمه وتجاربه وحسن مجالسته فجعل يدعوالى الاسلام من وثق به من قومه ممن يغشاه ويجلس اليه فاسلم على يديه فيما بلغنى الزبير بن العوام وعثمان بن عفان وطلحه بن عبيد الله وذكر غيرهم (اسد الغابہ ج ۳ ص ۵۷۸)

تاریخ خمیس میں ان بزرگوں کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص حضرت عبدالرحمٰن بن عوف حضرت عثمان بن مظعون حضرت ابو عبیدہ بن جراح حضرت سلمہ بن عبدالاسد اور حضرت ارقم بن ابی ارقم کے نام بھی لئے گئے ہیں (تاریخ خمیس ص ۲۸۷)

علامہ علی بن محمد الجزریؒ (۶۳۰ھ) حضرت عثمان کے بارے میں لکھتے ہیں

هو ذو النورين وأمير المؤمنين أسلم فى أول الاسلام دعاه أبوبكر إلى الاسلام فأسلم (اسد الغابہ ج ۳ ص ۵۷۸)

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہؒ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں

هذا أبوبكر الصديق أسلم على يديه ستة أو خمسة من العشرة عثمان وطلحه والزبير وسعد وعبدالرحمن بن عوف وأبوعبيده (منہاج السنۃ ج ۷ ص ۲۵)

حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (۱۱۷۶ھ) اس سلسلے میں لکھتے ہیں

یہاں ایک نکتہ جان لینا چاہئے کہ یہ سب لوگ شرفاء قریش میں سے تھے اور ان میں سے ہر ایک خاندان قریش کی شاخوں میں سے کسی شاخ میں مرکزیت رکھنے والا اپنی شاخ میں پورے طور پر باثر تھا ان کا اسلام قبول کر لینا در حقیقت

Scanned with CamScanner

کفر کے جوش کا توڑ اور شرک کی تیزی کا خاتمہ تھا اور اشاعت اسلام کی پہلی صورت تھی ان میں سے عثمان بنی امیہ کے مرکز تھے اور زبیر بنی اسد کے اور سعد اور عبدالرحمٰن بنی زہرہ کے اور طلحہ بنی تیم بن مرہ کے سربر آوردہ تھے محمد بن اسحاق نے تو صرف اس جماعت کے ذکر پر اکتفا کیا ہے ورنہ دوسرے لوگ ایک بڑی جماعت کا ذکر کرتے ہیں (جو آپ کی تحریک وترغیب پر اسلام کے حلقہ میں آئے تھے)۔۔(ازالۃ الخفاء ج ۳ ص ۳۴)

شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ (۱۳۹۴ھ) لکھتے ہیں

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے احباب و مخلصین میں سے جو آپ کے پاس آتا یا آپ جس کے پاس جاتے اس کو اسلام کی دعوت دیتے چنانچہ آپ کے رفقاء اور مصاحبین میں سے آپ کی تبلیغ سے یہ حضرات اسلام میں داخل ہوئے عثمان بن عفان اور زبیر بن عوام......الخ (سیرۃ المصطفیٰ ج ۱ ص ۱۵۸)

☆......اسلام کی خاطر صعوبتیں برداشت کرنا

حضرت عثمان غنیؓ نے جن دنوں اسلام قبول کیا تھا وہ وقت اسلام کا نازک ترین دور تھا ان دنوں مسلمان ہونے والے لوگ کفار ومشرکین کے انتہائی ظلم کا شکار تھے جن کے بارے میں کافروں کو معلوم ہو تا کہ وہ مسلمان ہو گئے ہیں تو وہ ان کے درپے آزار ہو جاتے تھے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ اگرچہ اپنی شرافت اور نیک خصلتوں کی وجہ سے پورے عرب میں قابل احترام تھے مگر اسلام قبول کرنے کے نتیجے میں وہ بھی کفار کے اس ظلم وستم سے نہ بچ پائے حضرت عثمانؓ کا چچا حکم آپ کو رسی سے باندھ کر مارا کرتا تھا اور کہتا

کہ تو نے اپنے باپ دادا کا مذہب ترک کر دیا اور نئے مذہب کو اپنا لیا ہے خدا میں تجھے اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب تک تو اس نئے مذہب کو ترک نہیں کر دے گا

أترغب عن ملة آبائك الى دين محدث ؟ والله لا أحللك أبدا حتى تدع ما أنت عليه من هذا الدين (طبقات ج ۳ ص ۴۰)

حضرت عثمان غنی اس کے جواب میں فرماتے

والله لا أدعه أبدا ولا أفارقه (ایضا)

اللہ کی قسم میں اس دین کو ہرگز نہیں چھوڑوں گا اور نہ کبھی اس سے جدا ہوں گا

جناب حکم جب اپنے بھتیجے کی استقامت دیکھتا تو آخر تھک ہار کر چپ ہو جاتا اور پھر آپ کی رسی کھول دیتا تھا

حضرت عثمانؓ کی والدہ کو جب معلوم ہوا کہ آپ نے اسلام قبول کر لیا ہے تو انہوں نے اپنے بیٹے کو بہت سمجھایا اور جب آپ نے اسلام سے وابستگی رکھنے اور اسے ترک نہ کرنے کا صاف صاف لفظوں میں جواب دے دیا تو آپ کی والدہ گھر چھوڑ کر چلی گئیں اور سال بھر کے بعد واپس آئیں (انساب الاشراف ج ۵ ص ۲)

کفار مکہ مسلمانوں بالخصوص سرور دوعالم ﷺ کو جب ستاتے تو حضرت عثمان سے رہا نہ جاتا آپ کفار مکہ کو روکتے اور انہیں برا بھلا کہتے ایک مرتبہ حضور ﷺ طواف کر رہے تھے حضرت عثمان آپ کے ساتھ تھے سرداران قریش نے جب حضور ﷺ کو تیسری مرتبہ نازیبا الفاظ سے پکارا تو آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور آپ نے فرمایا اللہ کی قسم تم باز نہ آؤ گے یہاں تک کہ اللہ کا تم پر عذاب جلد اترے آپ کہتے ہیں کہ ہم میں سے ہر شخص آپ کی اس بات سے کانپ رہا تھا آپ گھر کی طرف چلے ہم بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلے پھر آپ نے فرمایا

ابشروا فان الله مظهر دينه ومتم كلمته وناصر دينه ان هولاء الذين

Scanned with CamScanner

ترون ممن يذبح بايديكم عاجلا فو الله لقد رايتهم ذبحهم الله بايدينا

(عیون الاثر ج ا ص ۱۰۴)

بشارت ہو تمہیں اللہ تعالی اپنے دین کو یقیناً غالب کرے گا اور اپنی بات کو پورا کرے گا اور اپنے دین کی مدد کرے گا اور ان لوگوں کو جن کو تم دیکھتے ہو (کہ وہ اس وقت اسلام اور پیغمبر اسلام کا مذاق اڑاتے ہیں) عنقریب اللہ ان کو تمہارے ہاتھوں سے ذبح کرائے گا

حضرت عثمانؓ کہتے ہیں کہ

خدا کی قسم ہم نے دیکھ لیا کہ اللہ نے ان کو ہمارے ہاتھوں سے ذبح کرایا

یہ روایت دلائل ابی نعیم میں بھی مذکور ہے اور فتح الباری شرح بخاری میں بھی اسکا مختصر ذکر موجود ہے (سیرۃ المصطفی ج ا ص ۲۰۷)

۲۔...... حضرت عثمانؓ کے ایمان کی الٰہی شہادت

غزوہ احد کے موقع پر بعض مسلمانوں نے حضور ﷺ کی ایک نصیحت پر پوری توجہ نہ دی اور اس کے نتیجے میں سب مجاہدین ایک بڑی آزمائش میں آگئے اس افراتفری میں حضور ﷺ کے شہید ہونے کی افواہ پھیل گئی اس افواہ سے بہت سے لوگ دل چھوڑ بیٹھے ان میں بعض ایک نئے طرز عمل پر غور کے لئے میدان سے دور نکل گئے (کہ نئی صورت حال میں اب انہیں کیا کرنا چاہیئے بقول رسالتمآبؐ دور نکل جانے والوں میں حضرت عثمانؓ بھی تھے۔ اللہ تعالی کو معلوم تھا کہ آئندہ کچھ لوگ اس عتاب کے نتیجہ میں ان مجاہدین کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنائیں گے اور ان کے اس عمل سے ان کے ایمان پر حملہ کریں گے اللہ نے قرآن کریم کے اسی مقام پر نہ صرف یہ کہ ان کی غلطی اور لغزش کو معاف کرنے کا اعلان فرمایا بلکہ ساتھ

Scanned with CamScanner

ہی اس بات کی شہادت بھی دے دی کہ یہ سب مؤمن ہی ہیں یہ ان سب کے ایمان کی الٰہی شہادت ہے اور حضرت عثمان کے مؤمن ہونے کی الٰہی تصدیق ہے

ولقد عفا عنکم واللہ ذو فضل علی المؤمنین

اور بیشک اللہ نے تم سب کو معاف کردیا اور اللہ ان مؤمنین پر بہت فضل کرنے والے ہیں

اس میں یہ بات واضح کردی کہ حالات کی گردش کے نتیجے میں اگر کچھ لوگ اپنی جگہ چھوڑ کر دور چلے گئے تو اس کا یہ معنی نہیں کہ اب وہ مؤمن ہی نہ رہے اللہ نے انہی کو مؤمن فرمایا جو اس لغزش میں آگئے تھے واللہ ذو فضل علی المؤمنین اور یا ایھا الذین آمنوا انہی لوگوں کو کہا گیا جو اپنی جگہ چھوڑ بیٹھے اب جو لوگ حضرت عثمان کے ایمان کے منکر ہیں اور وہ اس الٰہی شہادت کو نہیں مانتے آپ ہی غور کریں کہ پھر وہ کس طرح کلام الٰہی پر ایمان لا سکتے ہیں؟ استاذنا المحترم حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب دامت برکاتھم لکھتے ہیں

جن کو احد کے دن خدا نے بھاگ نکلنے پر معافی دی وہ بایں ہمہ مؤمن رہے اور یہ معافی ان کے لئے فضل خداوندی کا موجب ہوئی یہاں الفاظ ذو فضل علی المؤمنین قابل غور ہیں یہ انہی لوگوں کو مؤمن کہا گیا ہے جن سے یہ لغزش ہوئی تھی معلوم ہوا کہ جنگ میں کسی بشری کمزوری سے کوئی ایمان سے خارج نہیں کیا جا سکتا نہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کا پیار ان سے اٹھ گیا ہے

قرآن کریم کے الفاظ ذو فضل علی المومنین جملہ اسمیہ میں کہے گئے ہیں اس میں ان کے ایمان کے سلب نہ ہونے کی ہمیشہ کی نفی کا اشارہ ہے اور یہ ان کے ہمیشہ کے مؤمن ہونے کی الٰہی بشارت ہے۔ امام فخر الدین رازی ذو فضل علی المؤمنین کی تفسیر میں لکھتے ہیں

هذه الاية دالة على ان صاحب الكبيرة مؤمن لانا بينا ان هذا الذنب كان من الكبائر ثم انه تعالى سماهم المؤمنين فهذا يقتضى ان صاحب

Scanned with CamScanner

الکبیرۃ مؤمن بخلاف ماتقولہ المعتزلۃ (تفسیر کبیر ج ۹ ص ۳۳)

یہ آیت بتا رہی ہے کہ گناہ کبیرہ کے ارتکاب سے ایمان کی نفی نہیں ہوتی ہم نے اس گناہ کو کبیرہ کہا ہے پھر بھی اللہ تعالی نے اس کے مرتکبین کو مؤمن ہی قرار دیا ہے اس کا تقاضا ہے کہ ایسا گناہ کرنے والے مؤمن ہی رہتے ہیں ہاں معتزلہ اس کے خلاف رہے ہیں (تجلیات آفتاب ج ۱ ص ۱۸۳)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ جو لوگ اللہ کی اس بات پر ایمان نہیں لاتے کہ حضرت عثمان مؤمنین میں سے ہیں اور یہ کہ آپ کو کھلے بندوں قرآن میں ایمان والا کہا گیا ہے تو پھر خود ایسے لوگوں کا دعوی ایمان بالقرآن کسی طرح تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔

ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے ہمراہ احد پہاڑ کھڑے تھے اور آپ نے وہیں حضرت عثمان کے مرتبہ شہادت کی اس طرح خبر دی

اثبت احد فانما علیک نبی وصدیق وشھیدان (رواہ الترمذی)

شہید کون ہوتا ہے؟ جو حالت ایمان پر حق کی راہ میں جان دے آپ کا احد پہاڑ پر حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کا اعلان کرنا حضرت عثمان کے ایمان کی جلی نبوی شہادت ہے سو اس کی روشنی میں احد والے دن کی اس لغزش کو (جس پر ہم آگے چل کر بحث کریں گے) کسی طرح حضرت عثمان کے ایمان سے نکلنے کی دلیل نہیں بنایا جا سکتا

۲؎..... حضرت عثمان کے ایمان پر دوسری قرآنی شہادت

اللہ تعالی نے حضرت عثمانؓ کے ایمان کو اپنے حضور اس طرح شرف قبولیت عطا فرمایا کہ ان کے ایمان کو منافقین کے دعوی ایمان سے جدا قرار دے دیا ایک طرف حضرت عثمان کا ایمان ہے اور دوسری طرف منافقین کا دعوی ایمان..... اب یہ نہیں ہو سکتا کہ حضرت عثمان غنی کے ایمان

Scanned with CamScanner

اور منافقین کے دعوی ایمان میں کوئی فرق نہ ہو یہ دونوں اب ایک دوسرے کی ضد ہو گئے اور
دونوں کے رستے علیحدہ دکھادئے گئے جو لوگ حضرت عثمانؓ اور منافقین کے دعوی ایمان کو ایک
ترازو میں تولتے ہیں وہ قرآن کریم کے اس بیان کو تسلیم نہیں کرتے اللہ تعالی نے فرمایا

واذا قیل لھم آمنوا کما آمن الناس قالوا أنومن کما آمن السفھاء الا انھم ھم السفھاء ولکن لا یعلمون (پ۱البقرۃ آیت نمبر۱۳)

(ترجمہ) اور جب کہا جاتا ہے ان کو ایمان لاؤ جس طرح ایمان لائے سب لوگ تو کہتے ہیں کیا ہم ایمان لائیں جس طرح ایمان لائے بے وقوف۔ جان لو وہی ہیں بے وقوف۔

اللہ تعالی کا یہ ارشاد کہ اس طرح ایمان لاؤ جس طرح یہ لوگ ایمان لائے ہیں۔ یہ کون ہیں جن کے عنداللہ ایمان کی قبولیت بتائی گئی ؟ وہ صحابہ بالخصوص خلفائے راشدین ہیں حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں

کما آمن ابوبکر وعمر وعثمان وعلی (رضی اللہ عنھم)

(تفسیر درمنثور ج۱ص ۳۰۔ تفسیر عزیزی ج۱ص ۱۰۷)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت گو سندا ضعیف ہے مگر معنا قوی ہے (ازالۃ الخفاء ج ۲ص ۱۱)

غور فرماویں کہ اگر خلفائے راشدین (حضرت ابوبکر وعمر حضرت عثمان وعلی) کا ایمان معاذ اللہ منافقین جیسا ہوتا یا ان کے ایمان میں کہیں بھی کوئی داغ دھبہ ہوتا تو اللہ تعالی انہیں منافقین سے الگ کیوں بتاتے اور کیوں کہتے کہ ان جیسا ایمان لاؤ۔ کیا معاذ اللہ اللہ تعالی کے ہاں نفاق والا دعوی ایمان قبول ہوتا ہے ؟ اور کیا اللہ بھی اس طرح کا ایمان لانے کا حکم دیتا ہے جیسے منافقین کا تھا؟ حضرت عثمان غنی کی دشمنی میں اس حد تک چلے جانا کہ اس میں اللہ کی باتوں کا بھی کوئی لحاظ نہ

Scanned with CamScanner

رکھے بے ایمانی نہیں تو اور کیا ہے اس آیت سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت عثمان غنیؓ کے ایمان کو معیار حق ٹھہرایا اور انہیں اپنے دربار میں قبول کرنے کی بشارت دی۔

جو لوگ دن رات یہ کہتے نہیں شرماتے کہ حضرت عثمان مؤمن نہ تھے وہ بتائیں کہ کیا اللہ تعالی اور اس کے پاک پیغمبر کے ہاں منافقین کے ایمان کو معیار حق کہا گیا ہے ؟ نہیں ہرگز نہیں اللہ تعالی نے حضرت عثمان کو ان کامل الایمان اور معیار حق بتا کر منافقین سے سے بالکل جدا کر دیا ہے

☆......حضرت عثمان غنیؓ کے صراط مستقیم پر رہنے کی الٰہی شہادت

اللہ تعالی نے مؤمنوں کو بتایا کہ وہ صراط مستقیم پر رہیں تو انہیں کامیابی نصیب ہوگی مؤمن نماز کی ہر رکعت میں اسی صراط مستقیم پر چلنے اور رہنے کی دعا کرتا ہے یہ اللہ کا وہ راستہ ہے جس پر چلنے والے کو اللہ کی رضا ملتی ہے اور وہ انعام خداوندی کا مستحق بن جاتا ہے قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ صراط مستقیم پر رہنے والے خدا کے دشمنوں سے علیحدہ لوگ ہیں سورہ فاتحہ میں انہیں علیحدہ بیان کیا گیا ہے یہود و نصاری اور خدا کے باغی مشرکین و منافقین اور مؤمنین دونوں صراط مستقیم پر ہوں یہ نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں

هل يستوى هو ومن يامر بالعدل وهو على صراط مستقيم (پ ۱۴ نحل ۷۶)

کہیں برابر ہے وہ اور وہ شخص جو حکم کرتا ہے انصاف سے اور وہ سیدھی راہ پر ہے

اس آیت میں مشرکین اور مؤمنوں کو واضح طور پر علیحدہ کر دیا گیا ہے اور بتایا کہ یہ دونوں ایک نہیں ہو سکتے تاہم یہ بات کہ قرآن نے جس کے متعلق کہا کہ وہ صراط مستقیم پر ہے۔ کون ہے ؟

جواب۔ ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں وہ سیدنا حضرت عثمانؓ ہیں

عن ابن عباس فی قوله تعالی هل يستوى هو ومن يامر بالعدل وهو على صراط مستقيم قال عثمان بن عفان (طبقات ج ۳ ص ۴۴ مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۴۴)

ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ اس آیت میں حضرت عثمان بن عفان مراد ہیں

آپ ہی سوچیں اگر یہ دونوں ایک ہوتے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو کبھی علیحدہ نہ بتاتے یہ آیت بتاتی ہے کہ حضرت عثمان نہ صرف یہ کہ صراط مستقیم پر تھے بلکہ آپ دوسروں کو بھی اسی راہ ہدایت پر لے جارہے تھے شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی (۱۳۶۹ھ) لکھتے ہیں

یعنی خود بھی سیدھی راہ پر قائم رہ کر دوسروں کو بھی اعتدال وانصاف کے رستہ پر لے جارہا ہے (فوائد القرآن ص ۳۶۴)

✲..... حضرت عثمانؓ کی وفات ایمان پر ہونے کی نبوی شہادت

حضرت کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے آئندہ آنے والے فتنوں کا ذکر کیا اور انہیں بہت قریب بتلایا اتنے میں ایک آدمی آپ کے پاس سے گزرا جس کا سر کپڑے سے ڈھپا ہوا تھا حضور ﷺ نے فرمایا

هذا يومئذ على الهدى (جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۱)

اس دن یہ آدمی ہدایت پر ہوگا

ایک اور روایت میں ہدایت کے ساتھ حق پر ہونے کا بھی ذکر فرمایا (دیکھئے فضائل الصحابۃ ج ۱ ص ۵۵۰ مسند احمد ج ۵ ص ۲۸۱)

حضرت کعب کہتے ہیں کہ میں اچھلا اور میں نے جا کر اس شخص کو پکڑ لیا وہ حضرت عثمان تھے میں نے ان کے دونوں بازو پکڑ لئے اور حضور ﷺ سے آکر پوچھا کیا شخص (نشان ہدایت) پر ہوگا آپ نے فرمایا ہاں۔ (سنن ابن ماجہ ص ۱۱)

Scanned with CamScanner

حضور ﷺ کی اس پیشگوئی میں حضرت عثمان کے بالکل آخری دنوں کا ذکر ہے جس میں
حضور ﷺ نے آپ کو ہدایت اور راہ حق پر ہونے کی شہادت دی حضور ﷺ کا یہ ارشاد
حضرت عثمان کے زندگی بھر کے ایمان کی شہادت ہے اگر خدانخواستہ حضرت عثمان کے
ایمان میں ذرا سا بھی شک ہوتا اور آپ کا ایمان عنداللہ قبولیت نہ رکھتا تو حضور ﷺ کبھی
آپ کو حق اور ہدایت پر ہونے کی گواہی نہ دیتے حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ایک
روایت میں یہ بات اور واضح لفظوں میں ملتی ہے کہ حضرت عثمان کا منافقین کے ساتھ کوئی
تعلق نہ تھا آپ اللہ کے مقبول ترین بندوں میں سے ایک تھے جبکہ منافقین اللہ کے باغی اور
اسلام کے دشمن تھے ایک مرتبہ حضور ﷺ نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا کہ

یا عثمان ان ولاك الله هذا الامر یوما فارادك المنافقون ان تخلع
قمیصك الذی یقمصك الله فلاتخلعه (سنن ابن ماجہ ص ۱۱ مستدرک
حاکم ج ۳ ص ۱۰۷ صواعق ص ۱۱۰ ازالۃ الخفاء ص ۱۸۲)

اے عثمان اللہ تعالیٰ اگر کسی دن تمہیں خلافت سے نوازے اور منافقین چاہیں
کہ یہ قمیص جو اللہ نے تجھے پہنائی ہے تو اتار دے تو تم ہرگز نہ اتارنا

آنحضرت ﷺ نے حضرت عثمان کو ہدایت پر اور ان کے خلاف اٹھنے والوں کو منافقین کہا
یہ ارشاد خود بتاتا ہے کہ حضرت عثمانؓ منافقین میں سے ہرگز ہرگز نہ تھے اگر آپ کا تعلق
کبھی اس گروہ سے ہوتا تو آپ ہی بتائیں کہ آنحضرت ﷺ کبھی یہ فرماتے کہ تمہارے
خلاف بغاوت کا علم لہرانے والے منافقین ہوں گے۔۔ایک روایت میں ان لوگوں کو ظالم
بھی کہا گیا ہے

افسوس کہ شیعہ علماء حضور ﷺ کے اس ارشاد کے باوجود حضرت عثمانؓ کو منافق کہنے سے

باز نہیں آتے اور یہ نہیں سوچتے کہ حضرت عثمان کو منافق کہنے والے خود کس کھاتے ہیں ان کے ملا بشیر انصاری لکھتے ہیں
ابو بکر کے گھر منافقوں کا ایک گروہ اکٹھا ہوا ان میں ابو بکر عمر عثمان۔۔۔(تاریخ اسلام ص ۳۹۷)

کاش کہ شیعہ ملا اس پر غور کرتا کہ حضور ﷺ نے حضرت عثمان کو نہیں بلکہ آپ کے مخالفین کو منافق کہا ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ حضرت عثمان پر دراز ہونے والی زبانیں سوائے منافقین کے اور کسی کی نہیں ہو سکتی۔ اب آپ ہی بتائیں کہ ہم اس ملا بشیر کی بات مانیں یا حضور ﷺ کے ارشاد عالی کے سامنے اپنا سر تسلیم خم کر دیں جو لوگ حضور ﷺ کی بات پر اپنی بات چڑھاتے ہیں ان کا اہل ایمان سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔

حضرت عثمانؓ کے اس دنیا سے ایمان پر جانے اور مرتبہ شہادت پانے کی اس سے بڑی اور کیا دلیل ہوگی کہ حضور ﷺ نے بار بار ان کا نام لے کر انہیں جنت کی بشارت سنائی ہے۔ اور ان کے اسلام کی خاطر کئے گئے کاموں کو سراہتے ہوئے ان کے جنتی ہونے کی شہادت دی اور انہیں بار بار شہید فرمایا ہے۔ کیا معاذ اللہ حضور ﷺ کو اتنا بھی نہ بتایا گیا کہ حضرت عثمان تو مؤمن ہی نہ تھے چہ جائے کہ وہ جنتی ہونے کی بشارت پائیں (لاحول ولا قوۃ الا باللہ)

☆...... حضرت عثمانؓ کے ایمان پر حضرت علی مرتضٰی کی شہادت

حضرت علی مرتضٰی حضرت عثمان کے ایمان کو کس نگاہ سے دیکھتے تھے اسے دیکھئے ثابت بن عبید کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت علی مرتضٰی سے کہا کہ میں اپنے شہر واپس جا رہا ہوں اور لوگ مجھ سے حضرت عثمان کے بارے میں ضرور پوچھیں گے تو میں انہیں ان کے

Scanned with CamScanner

متعلق کیا کہوں وہ کیسے تھے آپ کیا کہتے ہیں؟ حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا

أخبرهم ان عثمان كان من الذين آمنوا وعملوا الصالحات ثم اتقوا وآمنوا ثم اتقوا واحسنوا والله يحب المحسنين (پ ۷ المائدہ ۹۳

......درالسحابۃ ص ۱۹۲۔ مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۱۱۔ استیعاب ج ۲ ص ۱۲)

(ترجمہ) تم انہیں بتا تا کہ حضرت عثمان ان لوگوں میں سے تھے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے پھر ڈرتے رہے اور یقین کیا پھر ڈرتے رہے اور نیکی کی اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔

حضرت علی مرتضیٰ کا یہ بیان آپ کے صاحبزادہ سیدنا حضرت حسن نے بھی نقل کیا ہے حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۹۳)

حضرت عثمان کے ایمان میں شک کرنے والوں کو حضرت علی مرتضیٰؓ نے کس نظر سے دیکھا ہے اسے بھی دیکھئے آپ فرماتے ہیں

من تبرء من دين عثمان فقد تبرء من الايمان (استیعاب ج ۲ ص ۱۵)

جس نے حضرت عثمانؓ کے دین سے برات کی اس نے ایمان ہی کو خیر باد کہہ دیا

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عثمان کے دین پر انگلی اٹھانے والے اور ان کے ایمان میں شک کرنے والے حضرت علی مرتضیٰؓ کے ہاں کسی طرح صف اسلام میں سے نہیں کیونکہ حضرت عثمان کے ایمان کی شہادت اللہ اور اس کے رسول نے دی ہے اور آپ کا جنتی ہونا مختلف پہلوؤں سے بیان فرمایا ہے جس سے بڑھ کر اور کسی کی شہادت نہیں ہو سکتی اب بھی اگر کوئی نہ مانے تو پھر وہ لائق ہے کہ خود اس کے اسلام کو مشکوک قرار دیا جائے۔

شیعہ عالم مولوی اسماعیل آف گوجرانوالہ کہتا ہے کہ

حضرت عثمان کا تو ایمان ہی ثابت نہیں ہے (استغفر اللہ العظیم)

کاش کہ وہ حضرت علی مرتضیٰؓ سے پوچھ لیتا کہ ان کے ہاں آپ کا ایمان کس طرح ثابت ہے اور نہ صرف یہ کہ حضرت عثمان کا ایمان ثابت تھا بلکہ حضرت علی مرتضی نے تو آپ کے ایمان پر شک کرنے والوں کو بے ایمان ٹھہرایا اور ان سے کھلے عام برات ظاہر کی ہے۔

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت علی مرتضیٰؓ کے سامنے حضرت عثمان کی گستاخی کی اور آپ کے بارے میں کہا کہ وہ نت نئی بدعات نکالنے والے تھے اس پر حضرت علی مرتضی سخت ناراض ہوئے اور اس سے معافی منگوائی اور کہا کہ اگر تو اس قسم کی باتوں سے باز نہ آیا تو میں تیری گردن اڑا دوں گا ضربت عنقك (مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۲۲)

محمد بن حاطب کہتے ہیں کہ وہ حضرت علیؓ کے ساتھ بصرہ آئے حضرت علی حضرت عثمانؓ کا ذکر خیر کر رہے تھے آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی اس سے وہ زمین کو کریدتے جاتے تھے اور آپ کی زبان پر قرآن کریم کی یہ آیت تھی

ان الذین سبقت لهم منا الحسنی أولئك عنها مبعدون لایسمعون حسیسها وهم فی ما اشتهت أنفسهم خالدون لایحزنهم الفزع الاکبر وتتلقهم الملائکة (پ ۱۷ الانبیاء ۱۰۲)

(ترجمہ) جن کے لئے پہلے سے ٹھہر چکی ہماری طرف سے نیکی وہ اس (جہنم) سے دور رہیں گے۔ نہیں سنیں گے اس کی آہٹ اور وہ اپنے جی کے مزوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ غم ہوگا ان کو اس بڑی گھبراہٹ میں اور لینے آئیں گے ان کو فرشتے

آپ نے جب آیت أولئك عنها مبعدون (کہ وہ لوگ آگ سے دور کئے جا چکے ہیں)

Scanned with CamScanner

پڑھی تو ارشاد فرمایا

أولئك عثمان وأصحاب عثمان (انساب الاشراف للبلاذری ج ۵ ص ۱۰)

یہ حضرت عثمانؓ اور ان کے ساتھی ہیں جو آگ سے دور کیے جا چکے ہیں

یہ بات اس وقت کی ہے جب حضرت عثمانؓ شہید کیے جا چکے تھے اس سے پتہ چلتا ہے کہ
حضرت علی مرتضیٰؓ اس عقیدہ میں کسی شک میں نہ تھے کہ حضرت عثمان مؤمن کامل ہیں
اور آپ جنت کے باسی ہیں آپ قیامت اور محشر کی بڑی گھبراہٹ میں غمزدہ نہ ہوں گے
اور نہ آپ کبھی بھی جہنم کے قریب لائے جائیں گے آپ کے اعزاز کے لئے فرشتوں کی
ایک جماعت ہوگی۔ حضرت علیؓ نے یہ بات حقیقت کے طور پر کہی تھی آپ اس وقت کسی
تقیہ کی دلدل میں ہرگز نہ تھے حضرت علی مرتضیٰ کو تقیہ کی سیاہ چادر تلے لانا اور آپ کے
بارے میں یہ تصور دینا کہ آپ دورخے انسان تھے کسی مؤمن کا کام نہیں ہوسکتا

☆...... حضرت عثمان غنیؓ کی اسلام کے لئے قربانیاں

حضرت عثمان غنیؓ کی کوشش رہی کہ مکہ مکرمہ کے زیادہ سے زیادہ لوگ حضور ﷺ کے دامن رحمت میں آجائیں اور انہیں بھی اسلام کی دولت مل جائے چنانچہ آپ لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے اور اسلام کی اچھائیاں اور خوبیاں بتاتے آپ نے اپنے حلقہ احباب میں بھی اسلام کا دعوت پھیلائی اور ان میں سے بہت سے لوگ آپ کی کوشش اور ترغیب سے اسلام کے قریب ہوئے

حضرت عثمان غنیؓ تاجر تھے اللہ تعالی نے آپ کی تجارت میں بہت برکت اتاری تھی آپ جب مسلمان ہوئے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی طرح آپ نے بھی اپنا سب مال اللہ اور اس

Scanned with CamScanner

کے رسول ﷺ پر قربان کر دیا تھا مسلمانوں کو جب بھی کسی قسم کی ضرورت پیش آتی آپ اپنا مال حضور ﷺ کے حضور پیش کر دیتے اور وہ سب مال اسلام اور مسلمانوں کی ضروریات پر صرف ہو جاتا تھا امام شمس الدین ذہبی (۷۴۸ھ) لکھتے ہیں

وکان ...... المنفقین فی سبیل الله (تذکرہ ج ۱ ص ۸)

آپ اللہ تعالی کی راہ میں بڑھ چڑھ کر مال خرچ کرتے تھے

حضرت عثمان غنی کے مال سے اسلام اور مسلمانوں کو بہت فائدہ پہنچا تھا اور حضور ﷺ نے ان کے اس انفاق اور قربانیوں پر آپ کو بہت دعاؤں سے نوازا تھا مسجد نبوی کی تعمیر مسلمانوں کے لئے ٹھنڈے اور میٹھے پانی کا انتظام ...... مسلمان لشکروں کے کھانے پینے اور دوسری ضروریات کے پورا کرنے میں آپ ہمیشہ آگے آگے رہے اور حضور ﷺ سے آپ نے خوب خوب دعائیں لیں

حضرت علی مرتضیٰؓ حضرت عثمان کی دینی شان اور آپ کی خدمات جلیلہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ کے حق میں اس طرح فرماتے ہیں

رحم الله عثمان تستحیه الملائکة وجهز جیش العسرة وزاد فی مسجدنا حتی وسعنا (مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۲۴)

اللہ عثمان پر رحم فرمائے جن سے اللہ کے فرشتے بھی شرماتے ہیں انہوں نے غزوہ تبوک کے لئے سامان تیار کیا اور مسجد نبوی کے لئے زمین خرید کر اس میں نمازیوں کے لئے وسعت کی

علامہ عبدالحی ابن العماد حنبلی (۱۰۸۹ھ) آپ کے تذکرہ میں لکھتے ہیں کہ آپ نے مسلمانوں کے لئے مشکل حالات میں ہزاروں دینار اور تین سو اونٹوں پر سامان بھجوایا تھا

Scanned with CamScanner

هومن أهل السوابق والقدم فی الاسلام هاجر الهجرتین وصلی الی القبلتین وتزوج الابنتین وجهز جیش العسرة بثلاث مائة بعیر بأقتلها واحلاسها والف دینار وغیر ذلك وقال النبی ﷺ ماضر عثمان ماعمل بعد الیوم وتلاوته للقرآن فی الصلاة والصدقة وعبادته وحیائه وحب النبی له امر معلوم (شذرات الذهب ج ا ص ۴۴)

☆...... حضرت عثمان غنیؓ کی شادی

حضور اکرم ﷺ نے کچھ عرصہ کے بعد آپ کو یہ شرف عطا فرمایا کہ اپنی دختر نیک اختر اور حضرت سیدہ فاطمہؓ کی بڑی بہن حضرت رقیہ سلام اللہ علیہا کے ساتھ ان کا نکاح فرمادیا حضرت رقیہؓ کا عقد پہلے ابولہب کے لڑکے عتبہ کے ساتھ ہوا تھا مگر ابھی تک رخصتی کی نوبت نہیں آئی تھی ابولہب اگرچہ حضور ﷺ کا رشتہ میں چچا تھا مگر وہ اسلام اور پیغمبر اسلام کا بدترین دشمن تھا اس نے اپنے بیٹے کو مجبور کیا کہ وہ اس عقد کو ختم کردے تاکہ حضور ﷺ کو اس سے تکلیف ہو چنانچہ اس نے حضرت رقیہؓ کو طلاق دے دی۔ اور اللہ کو بھی یہی منظور تھا بعد ازاں حضور ﷺ نے آپ کی شادی حضرت عثمان سے کردی اور انہیں اپنی دامادی کا شرف عطا فرمایا حضرت رقیہؓ جنگ بدر کے موقع پر مدینہ میں انتقال کر گئیں۔

کچھ دنوں بعد حضور ﷺ نے اپنی دوسری صاحبزادی حضرت سیدہ فاطمہؓ کی بڑی بہن حضرت ام کلثومؓ کو آپ کے نکاح میں دے دیا اور تاریخ میں یہ پہلا اور آخری موقع ہوا کہ کسی نبی نے اپنی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے کسی ایک شخص کے نکاح میں دی ہو یہ شرف سوائے حضرت عثمان کے اور کسی کو نصیب نہیں ہوا آپ اسی جہت سے دو نور والے

ذوالنورین کہے جاتے ہیں (اس کی تفصیل آپ کی ازواج واولاد کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔)
شیعہ علماء کہتے ہیں کہ حضرت عثمان نے حضرت رقیہ کو مار دیا تھا اور یہ بات سب کو معلوم تھی قطع نظر اس کے کہ شیعہ حضرت عثمانؓ کی دشمنی میں کس حد تک جا چکے ہیں یہ بات ضرور سوچنی چاہئیے کہ اگر واقعۃً یہ بات ہوئی تھی تو حضور ﷺ کو کس نے مجبور کیا تھا کہ آپ اپنی دوسری شاہزادی حضرت ام کلثومؓ کو آپ کے نکاح میں دیں؟ اگر حضور ﷺ کو بھی یہ بات معلوم تھی کہ حضرت عثمان حضرت رقیہ کے قاتل ہیں تو کیا آپ نے اپنی دوسری صاحبزادی کو جان بوجھ کر ان کے حوالہ کردیا تھا؟ ایک مرتبہ یونس بن خباب رافضی نے اسماعیل بن علیہ یا عباد بن عباد سے کہا عثمان نے تو حضور ﷺ کی بیٹی کو قتل کیا تھا تو عباد بن عباد نے اس کو فوراً جواب دیا کہ

فلم أنکحه الاخری (میزان الاعتدال ج ۷ ص ۳۱۴)

حضور ﷺ نے پھر انہیں دوسری صاحبزادی کیوں دی تھی۔

اس پر وہ بدبخت چپ ہو گیا اور کوئی جواب نہ دے سکا۔ کاش کہ شیعہ علماء حضرت فاطمہ کی بڑی بہن کے متعلق اس قسم کی دلآزار باتوں سے احتراز کریں۔ حضرت عثمان غنی کی عداوت میں اس حد تک چلے جاتا کہ اس سے سرور دو عالم ﷺ کی عزت و حرمت تک ملحوظ نہ رہے شیعہ علماء کی بڑی گمراہی نہیں تو اور کیا ہے؟

☆...... حضرت عثمان غنیؓ کا اسلام کی خاطر ہجرت کرنا

حضور ﷺ نے جب اللہ کا پیغام علی الاعلان پہنچایا اور لوگوں میں اس کی مقبولیت بڑھی اور لوگ اسلام کے حلقہ دامن میں آنے لگے تو قریش کی مزاحمت میں اضافہ ہو گیا اور انہوں

Scanned with CamScanner

نے مسلمانوں پر ایذا رسانیوں کا سلسلہ اور تیز کر دیا آنحضرت ﷺ نے مسلمان ہونے والے عوام وخواص کو مشورہ دیا کہ وہ ملک حبش کی طرف ہجرت کر جائیں آپ نے فرمایا

تفرقوا فی الارض فان الله سیجمعکم قالوا الی این نذهب قال الی هو واشار بیده الی ارض الحبشة (المصنف لعبدالرزاق عن معمر عن الزهری)

تم اللہ کی زمین میں کہیں بھی نکل پڑو یقیناً اللہ تم سب کو عنقریب جمع کرے گا صحابہ نے پوچھا کہ ہم کہاں جائیں آپ نے ملک حبشہ کی طرف اشارہ فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ وہاں ایک بادشاہ ہے جس کی حکومت میں کسی پر ظلم نہیں ہوتا اور وہ سچائی والی سرزمین ہے تم لوگ ادھر چلے جاؤ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی کی کوئی راہ پیدا فرمادے

فان بها ملکا صالحا لا یظلم عنده أحد وهی أرض صدق حتی یجعل الله لکم فرجا مما أنتم فیه (سیرت ابن ہشام ج۱ ص ۳۵۵)

چنانچہ دس کے قریب مسلمان حبشہ کی طرف نکل گئے بعد ازاں کچھ اور حضرات بھی ہجرت کرنے لگے تقریباً ۸۳ کے قریب مسلمانوں نے حبشہ کی جانب ہجرت کر لی ان مہاجرین میں سر فہرست حضرت عثمان اور ان کی اہلیہ مکرمہ دختر رسول حضرت رقیہ سلام اللہ علیہا بھی ہیں حضرت انسؓ کہتے ہیں

أول من هاجر إلی أرض الحبشة عثمان وخرج بابنة رسول الله ﷺ (ریاض ج ۳ ص ۹)

حافظ ابن عبدالبر مالکیؒ (۴۶۳ھ) لکھتے ہیں

كان أول مهاجر اليهاوتابعه سائرالمهاجرين الى أرض الحبشة (استیعاب ج ۳ ص ۷۰)

علامہ ابو جعفر احمد الحب طبریؒ (۶۹۴ھ) لکھتے ہیں

أول من هاجر الى ارض الحبشة عثمان (ریاض ج ۳ ص ۹)

شیعہ عالم علامہ فضل بن حسن طبرسی لکھتے ہیں

فخرج اليها سرا أحد عشر رجلا وأربع نسوة وهم عثمان بن عفان وامراته رقية بنت رسول الله ﷺ۔۔ (تفسیر مجمع البیان ج ۲ ص ۳۳۳)

آنحضرت ﷺ ان دونوں کے لئے فکر مند رہتے تھے جب آپ کو ایک قافلہ کے ذریعہ ان کی خیر خیریت کا پتہ چلا تو آپ کی فکر دور ہوئی۔ اور آپ نے دعا فرمائی کہ اللہ ان دونوں کے ساتھ ہو

فقال رسول الله ﷺ صحبهما الله أن عثمان أول من هاجر باهله بعد لوط (سيرة النبويه ص ۱۱۰ از امام ذہبی)

حضور ﷺ نے ان دونوں کے بارے میں فرمایا کہ حضرت لوط کے بعد اللہ کے لئے کسی نے اپنی گھر والی کے ساتھ اکٹھے ہجرت کی ہے تو وہ حضرت عثمان اور حضرت رقیہ ہیں

قال رسول الله ﷺ انهما لأول من هاجر الى الله بعد لوط (طبقات ج ۳ ص ۴۰) ان عثمان اول من هاجر باهله من هذه الامة (الاصابہ ج ۴ ص ۳۰۵)

اللہ تعالی نے حبشہ کے ان مہاجرین کی تعریف فرمائی اور انہیں دنیا و آخرت میں بڑے اجر وثواب کی بشارت دی

Scanned with CamScanner

والذین ھاجروا فی اللہ من بعد ماظلموا لنبوئنھم فی الدنیا حسنۃ ولأجرالاخرۃ أکبرلو کانوایعلمون الذین صبرواوعلی ربھم یتوکلون

(پ۱۴النحل۔۴۱۔۴۲)

اور جنہوں نے اللہ کے لئے گھر چھوڑ ابعد اس کے کہ ظلم اٹھایاالبتہ ہم ان کودنیا میں اچھاٹھکانہ دیں گے اور آخرت کاثواب توبہت بڑا ہے اگر ان کو معلوم ہوتا جو ثابت قدم رہے اور اپنے رب پر بھروسہ کیا

حضرت قتادۃ (۱۱۸ھ) کہتے ہیں

ھم أصحاب محمد ﷺ ظلمھم أھل مکۃ فخرجوا من دیارھم حتی لحق طوائف منھم بارض الحبشۃ ثم بؤاھم اللہ تعالی المدینۃ بعد ذلک حسبما وعد سبحانہ (روح المعانی ج ۷ ص ۳۸۴)

امام عبداللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی (۶۷۱ھ) لکھتے ہیں

المراد أصحاب محمد بظلمھم المشرکون بمکۃ وأخرجوھم حتی لحق طائفۃ منھم بالحبشۃ ثم بواھم اللہ تعالی دار الھجرۃ وجعل لھم أنصارا من المؤمنین (تفسیر قرطبی ج۱۰ص۱۰۷)

اس سے مراد حضور ﷺ کے صحابہ ہیں جن پر مکہ کے مشرکوں نے ظلم کیااور انہیں مکہ مکرمہ سے نکالاان میں سے ایک جماعت حبشہ چلی گئی پھر اللہ نے انہیں دارالہجرت (یعنی مدینہ منورہ) میں ٹھکانادیا اوران کے لئے مؤمن مددگار بنادیے

شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی قدس سرہ (۱۳۶۹ھ) لکھتے ہیں

عام مفسرین نے ان کو ان اسی صحابہ رضی اللہ عنھم کے حق میں رکھا ہے جو کفار مکہ کی زیادتیوں سے تنگ آکر ابتداء حبشہ کو ہجرت کر گئے تھے کیونکہ اکثر کے نزدیک یہ آیت مکی ہے جو ہجرت الی المدینہ سے پہلے نازل ہوئی ہے ان ہجرت کرنے والوں کو آخر کار اللہ تعالی نے اچھا ٹھکانہ مدینہ منورہ میں دیا رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ (فوائد القرآن ص ۳۵۹)

کچھ سالوں کے بعد جب حبشہ جانے والے مسلمانوں کو یہ خبر ملی کہ قریش کے لوگ اسلام لے آئے اور مسلمانوں پر زیادتیوں کا سلسلہ کچھ رک گیا ہے تو بہت سے مہاجرین حبش واپس مکہ مکرمہ آگئے ان مہاجرین میں حضرت عثمان بھی تھے مکہ مکرمہ آکر معلوم ہوا کہ خبر درست نہ تھی اور کفار مکہ کی ظلم رسانیاں اسی طرح موجود ہیں تو بہت سے مہاجرین واپس حبشہ لوٹ گئے شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلوی فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے دوبارہ حبش کی جانب ہجرت کی ان میں حضرت عثمان اور حضرت رقیہ بھی تھیں آپ ہجرت ثانیہ بجانب حبشہ کے عنوان تلے لکھتے ہیں

جب مشرکین مکہ نے پہلے سے زیادہ ستانا شروع کر دیا اس لئے رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ حبشہ کی طرف ہجرت کی اجازت دی اس وقت حضرات ذیل نے ہجرت فرمائی حضرت عثمان مع رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ ......الخ (سیرۃ المصطفی ج ا ص ۲۴۳)

☆......حضرت عثمان کی ہجرت مدینہ

جب قریش کی عداوتیں اور ان کا ظلم و ستم مسلمانوں پر حد سے بڑھ گیا اور پھر ایک وقت آیا

Scanned with CamScanner

کہ مسلمانوں کو ہجرت کا حکم مل گیا تو صحابہ کرام گروہ در گروہ مکہ سے مدینہ کی جانب ہجرت کرنے لگے حضور ﷺ نے حضرت عثمان غنی کو بھی اجازت مرحمت فرمادی کہ وہ اپنی اہلیہ حضرت رقیہ کو لے کر مدینہ چلے جائیں چنانچہ حضرت عثمان اور حضرت رقیہ مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور حضرت حسان بن ثابت کے بھائی اوس بن ثابت کے مکان پر قیام پذیر ہوئے حضرت حسان کو آپ سے بہت محبت تھی حضرت عثمان کی شہادت پر حضرت حسانؓ بہت غم زدہ تھے اور آپ کے آنسو تھمتے نہ تھے حضرت عثمان ان کے ہاں کچھ عرصہ رہنے کے بعد اپنے مکان میں منتقل ہو گئے۔ حضرت عثمان غنیؓ قرآن کی آیت

الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ (پ ۱۷ الحج ۴۰)

(وہ لوگ جن کو نکالا ان کے گھروں سے اور دعوی کچھ نہیں سوائے اس کے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے) فرماتے تھے کہ یہ آیت میرے اور میرے ساتھیوں کے حق میں اتری ہے

عن عثمان بن عفان قال فینا انزلت ھذہ الایۃ الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق والایۃ التی بعدھا اخرجنا من دیارنا بغیر حق ثم مکنا فی الارض فاقمنا الصلاۃ وآتینا الزکوۃ وامرنا بالمعروف ونھینا عن المنکر فھی لی ولأصحابی (رواہ عبد بن حمید وابن ابی حاتم وابن مردویہ۔ موسوعۃ آثار الصحابہ ج ۲ ص ۱۹)

حضرت عثمان جب تک مکہ میں رہے انہوں نے حضور ﷺ کے فیض صحبت سے بھرپور استفادہ کیا آپ حضور ﷺ کی مجلسوں میں ہمہ وقت شریک ہوتے اور آپ کا پیغام سن کر دوسرے لوگوں تک پہنچایا کرتے تھے حضور ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو

حضرت عثمان دوسرے اجلہ صحابہ کی طرح آپ کی خدمت اقدس میں حاضری دیا کرتے تھے اور جب جب مسلمانوں کو کسی چیز کی ضرورت پڑتی حضرت عثمان اس ضرورت کو پورا کرنے میں ہمیشہ پیش پیش رہتے آنحضرت ﷺ حضرت عثمان کے اس جذبہ خیر خواہی اور ان کے اخلاص کی بڑی قدر فرماتے اور ہمیشہ انہیں دعاؤں سے نوازتے رہتے تھے

مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کو کافروں سے مقابلہ کرنے کی اجازت نہ تھی انہیں صبر اور استقامت کے ساتھ رہنے کی تعلیم وہدایت دی گئی تھی مدینہ منورہ میں مسلمانوں کو کھل کر جہاد کی اجازت ملی اور جب بھی اللہ اور اس کے رسول نے مسلمانوں کو جہاد کے لئے پکارا مسلمانوں نے ہمیشہ اس پکار پر لبیک کہا حضرت عثمان سوائے غزوہ بدر کے باقی تمام غزوات میں مال اور جان کے ساتھ شریک ہوئے تھے اور اسلام کی حفاظت اور اس کے دفاع میں آپ کبھی پیچھے نہیں رہے۔ بہت سے واقعات میں آنحضرت ﷺ نے حضرت عثمان کو مدینہ منورہ میں اپنا خلیفہ بنایا اور آپ نے حضور ﷺ کی نیابت میں انتظامی امور سرانجام دئے تھے

☆...... حضور ﷺ کا حضرت عثمان کو اپنی جگہ منتظم بنانا

حضور ﷺ اور آپ کے اصحاب مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو اسلام دشمن قوتیں اس کوشش میں لگ گئیں کہ اس نوزائیدہ مملکت اسلامیہ کو ہر پہلو سے نقصان پہنچایا جائے مشرکین مکہ نے اپنے طور پر مسلمانوں کے خلاف سازشیں شروع کیں اور مدینہ منورہ اور اس کے اردگرد مقیم یہود بھی اسلام کے خلاف خطرناک چالیں چلنے لگے یہیں منافقین نے بھی جنم لیا اور مسلمانوں میں رہ کر مسلمانوں کو نقصان پہچانے کے منصوبے بنائے گئے

ہجرت کے دوسرے سال حضور ﷺ کو اطلاع ملی کہ قبیلہ بنو ثعلبہ اور محارب کا ایک بڑا گروہ ایک جگہ اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ مختلف اطراف سے مسلمانوں پر حملہ کریں آنحضرت ﷺ نے صحابہ کو جمع فرمایا اور اس گروہ کے مقابلہ کے لئے آپ باہر تشریف لے گئے اس موقع پر مدینہ منورہ کا انتظام آپ نے حضرت عثمان غنی کے سپرد کیا تھا اور انہوں نے نہایت حسن وخوبی سے مسلمانوں کے انتظامی امور سرانجام دیئے تھے

☆...... غزوہ غطفان کے موقع پر جب حضور ﷺ باہر تشریف لے گئے تو آپ نے حضرت عثمان کو اپنی جگہ منتظم بنایا آپ چودہ دنوں کے لئے باہر گئے تھے

☆...... غزوہ رقاع کے وقت حضور ﷺ ۱۵ دنوں کے لئے مدینہ سے باہر تشریف لے گئے تھے حضور ﷺ نے اس موقع پر بھی حضرت عثمان کو مدینہ کے انتظامی امور سنبھالنے کا حکم فرمایا تھا واستخلفه فی غزوته الی ذات الرقاع واستخلفه فی غزوته الی غطفان بذی امر بنجد (مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۱۰)

☆...... حضرت عثمان غنیؓ کی غزوات میں شرکت

حضرت عثمان غنی نے ان تمام غزوات میں (سوائے بدر کے) بنفس نفیس حصہ لیا جو اسلام کی خاطر پیش آئے تھے آپ غزوہ بدر میں شرکت کے بہت متمنی تھے مگر چونکہ حضور ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہؓ بہت بیمار تھیں اور انہیں سہارے کی ضرورت تھی اس لئے حضور ﷺ نے حضرت عثمان کو حکم فرمایا کہ وہ اس غزوہ میں نہ جائیں بلکہ حضرت رقیہ کی تیمارداری کریں اور ان کی بیماری میں ان کا سہارا بنیں یہ ایسے ہی ہے جیسے حضور ﷺ نے حضرت علی مرتضٰی کو غزوہ تبوک کے وقت روک دیا تھا اور انہیں گھر میں رہنے

کی ہدایت فرمائی تھی
خلف رسول اللہ ﷺ علیا فی غزوۃ تبوک فقال تخلفنی علی
النساء والصبیان (مسند امام طحاوی ج ۳ ص ۱۵۶ صحیح بخاری ج ۲ ص ۶۳۳)

چنانچہ حضرت عثمانؓ مدینہ منورہ میں ٹھہرے رہے حضرت رقیہ کی بیماری میں دن بدن اضافہ ہوتا رہا اور عین اس وقت جب حضرت زید بن حارثہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ بدر ے فتح اور کامیابی کی خوشخبری لے کر مدینہ منورہ میں داخل ہو رہے تھے حضرت عثمان اپنی رفیقہ حیات اور محبوب بیوی حضرت رقیہؓ کو جنت البقیع میں سپرد خاک کر رہے تھے اور غم ورنج سے نڈھال تھے

جاء ت البشارۃ الی المؤمنین من اھل المدینۃ مع زید بن حارثۃ وعبداللہ بن رواحۃ بمااحل اللہ باالمشرکین وبما فتح علی المؤمنین وجدوا رقیۃ بنت رسول اللہ ﷺ قد توفیت وساووا علیھا التراب (البدایہ ج ۳ ص ۳۴۷)

حضرت عثمان غنیؓ کسی ذاتی غرض اور کمزوری کی وجہ سے غزوہ بدر میں جانے سے نہیں رکے تھے آپ تو چاہتے تھے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور اسلام کی سربلندی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیں یہ حضور ﷺ کا حکم تھا کہ آپ بدر نہ جائیں بلکہ حضرت رقیہ کی تیمار داری کریں اگر آپ کی نیت میں ذرا سا بھی فتور ہوتا اور کسی ذاتی غرض اور مصلحت سے آپ رکے ہوتے تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کبھی آپ کو غزوہ بدر کرنے والوں کا سا اجر وثواب ملنے کی بشارت نہ دیتے حضور ﷺ نے آپ کو دوسرے مجاہدین بدر کی طرح مال غنیمت میں بھی حقدار بنایا اور آپ کو ان تمام دینی اور روحانی فضیلتوں اور برکتوں کا حامل بتایا

Scanned with CamScanner

جو غزوہ بدر میں شامل ہونے والے دوسرے مجاہدین کو حاصل ہوا تھا حضور ﷺ نے فرمایا
تمہارے لئے مجاہدین بدر کی طرح ثواب بھی ہے اور مال غنیمت میں حصہ بھی۔

ان لك أجر رجل ممن شهد بدرا وسهمه (روح المعانی ج ۲ ص ۳۰۳)

ایک مرتبہ حضرت عثمان نے خود بھی فرمایا کہ جس کے لئے حضور ﷺ نے حصہ رکھا وہ
گویا شریک بدر رہی ہے

قد ضرب لی رسول الله بسهم ومن ضرب له رسول الله ﷺ
بسهم فقد شهد (تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۴۱۹)

وضرب رسول الله لعثمان بسهمه وأجره في بدر فكان كمن
شهدها (طبقات ج ۳ ص ۴۱)

حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں

ضرب له بسهمه في مغانم بدر وأجره عندالله يوم القيامة (البداية
ج ۳ ص ۳۴۷)

شیعہ مؤرخ مسعودی نے لکھا ہے کہ غزوہ بدر کے وقت آٹھ افراد ایسے تھے جو غزوہ بدر میں
شریک نہ ہو سکے مگر انہیں اس کا پورا اجر اور حصہ ملا ان میں حضرت عثمان بھی ہیں (دیکھئے
التنبیہ والاشراف ص ۲۰۵)

یہ اجر و ثواب کیا تھا جس کی حضرت عثمان کو خواہش تھی یہ اللہ جانے اور اس کا بندہ۔ ہم
حضور ﷺ نے غزوہ بدر میں شریک ہونے والے لوگوں کو جس اجر و ثواب ملنے کی بشارت
سنائی ہے اسے دیکھیں حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

انی لأرجوا ان لا يدخل النار من شهد بدرا إن شاء الله (رواه البزار ...

مسنده البدایہ ج ۳ ص ۳۲۹)
مجھے امید ہے کہ جس مسلمان نے غزوہ بدر میں شرکت کی وہ انشاء اللہ دوزخ
میں نہیں جائے گا
حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا
لن يدخل النار رجل شهد بدرا أو الحديبية (رواہ احمد البدایہ ج ۳ ص
۳۲۹)
جو شخص بدر اور صلح حدیبیہ میں شریک ہوا وہ ہرگز دوزخ میں نہیں جائے گا
حضور ﷺ نے اہل بدر کی شان میں فرمایا
لعل الله اطلع إلى أهل بدر فقال إعملوا ما شئتم فقد وجبت لكم
الجنة أو فقد غفرت لكم (صحیح بخاری ج ۲ ص ۵۶۷ سنن ابو داؤد ج ۲ ص
۲۹۲)
یقیناً اللہ تعالیٰ اہل بدر کے انجام حال سے باخبر ہے اس لئے فرمایا جو چاہو کرو میں
نے تم سب کو بخش دیا ہے یا (یہ فرمایا) کہ یقیناً تمہارے واسطے جنت واجب
ہو گئی (ازالہ ج ۱ ص ۷ ۴)
شیعہ عالم مرزا محمد تقی نے ناسخ التواریخ میں جنگ بدر میں شامل ہونے والے حضرات کے
متعلق حضور ﷺ کی دی ہوئی بشارت کو نقل کیا ہے اور انہوں نے اس پر کوئی جرح نہیں
کی (ناسخ التواریخ ج ۱ ص ۵ ۷ ۲)
حضرت عثمان غنیؓ کو بدر کے غنائم (مال و سامان) کی حاجت نہ تھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت
مال دیا تھا آپ کے پاس ساز و سامان کی کوئی کمی نہ تھی آپ کو مجاہدین بدر کا سا مقام دے کر یہ

بتانا مقصود تھا کوئی شخص آپ کے بارے میں آئندہ یہ نہ کہہ سکے کہ حضرت عثمان بدر کے غزوہ میں شریک نہ تھے۔ تاریخ گواہ ہے کہ حضور ﷺ کے اس ارشاد کے بعد کسی صحابی نے بھی حضرت عثمانؓ کو مجاہدین بدر میں سے علیحدہ نہ سمجھا علامہ حافظ ابن عبدالبر مالکی (۴۶۳ھ) لکھتے ہیں

فهو معدود فی البدریین (استیعاب ج ۲ ص ۱۱)

امام شمس الدین ذہبیؒ (۷۴۸ھ) لکھتے ہیں

وعداده فی البدریین لان النبی ﷺ امره ان یتخلف علی زوجته رقیة ابنة رسول الله ﷺ وضرب له بسهمه واجره (تذکرہ ج ۱ ص ۹)

جنگ بدر میں نہ جانے کے باوجود آپ کا شمار جنگ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ میں ہوتا ہے کیونکہ حضور ﷺ کی صاحبزادی اور ان کی اہلیہ بیمار تھیں آپ انہیں ان کی تیمارداری کے لئے چھوڑ گئے تھے اور ان سے آپ نے شرکت جہاد میں اجر کا وعدہ فرمایا تھا نیز مال غنیمت سے دوسرے صحابہ کے برابر حصہ بھی دیا تھا (تذکرہ ص ۳۲۔ السیرۃ النبویہ ص ۴۶۸)

مؤرخ شہیر حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں

فهو معدود فیمن شهدها (البدایہ ج ۷ ص ۲۰۰)

حضرت جلال الدین امام سیوطیؒ (۹۱۱ھ) لکھتے ہیں

رسول اللہ ﷺ نے جنگ بدر کی فتح کے بعد حضرت عثمان کو مال غنیمت میں سے مقررہ حصہ عطا فرمایا اور شرکاءِ بدر کی طرح انہیں اجر و ثواب کا مستحق بھی بتایا اس لئے آپ کا شمار اہل بدر میں ہوتا ہے۔ **فهو معدود فی البدریین**

Scanned with CamScanner

بذلك (تاریخ الخلفاء ص ۱۱۶)

شیخ التفسیر مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ (۱۳۹۴ھ) لکھتے ہیں

چونکہ یہ تخلف حضور پرنور ﷺ کے حکم سے تھا اس لئے حضرت عثمان حکما بدر میں شمار کئے گئے ہیں (سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۱۰۵)

(نوٹ) حضرت رقیہ سلام اللہ علیھا کے انتقال کے کچھ عرصہ بعد حضور ﷺ نے اپنی دوسری صاحبزادی سیدہ حضرت ام کلثوم سلام اللہ علیھا کو وحی الٰہی کی روشنی میں آپ کے نکاح میں دیا۔ ما زوجت عثمان ام کلثوم الا بوحی من السماء (مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۲۱) سیدہ حضرت ام کلثوم کے مفصل حالات آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں

...... حضرت عثمان غنیؓ غزوہ احد میں

غزوہ بدر کے بعد ۳ ہجری میں غزوہ احد پیش آیا اس میں حضرت عثمان غنی شریک تھے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی اور مسلمان مال غنیمت جمع کرنے میں کچھ اس طرح مصروف ہوگئے کہ کفار نے دوسری جانب سے مسلمانوں پر حملہ کر دیا اور جنگ کا پانسہ بالکل پلٹ گیا اس حملہ سے مسلمانوں میں ایسی افراتفری مچی کہ ایک کو دوسرے کی کوئی خبر نہ رہی اس دوران یہ افواہ پھیل گئی کہ حضور ﷺ شہید کر دئے گئے ہیں اس سے مسلمانوں میں اور زیادہ اضطراب پیدا ہو گیا اور سب کے رہے سہے اوسان بھی خطا ہو گئے مسلمانوں میں سے ایک طبقہ وہ تھا جس نے یہ طے کر لیا کہ جب حضور ﷺ ہی نہیں رہے تو اب جی کر کیا کریں گے وہ تلوار اٹھا کر میدان جنگ میں کود پڑے اور انہوں نے دوسروں کو بھی اسی عمل کی ترغیب دی حضرت انس بن نضرؓ انہی لوگوں میں سے تھے جو لڑتے لڑتے شہید ہو گئے اور

Scanned with CamScanner

شہادت کے بعد ان کے جسم پر ستر سے زائد زخم کے نشانات پائے گئے تھے
دوسرے وہ لوگ تھے جو حضور علیہ السلام کی شہادت کی افواہ سن کر اس قدر دل شکستہ ہو گئے کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر دور کونے میں جا بیٹھ رہے کہ جس کی وجہ سے یہ سب کچھ تھا جب وہ ہی نہیں رہے تو اب کس طرح لڑیں اور کس کی قیادت میں اب لڑنا ہے حضرت عثمان غنی اس طبقہ میں شامل تھے اللہ تعالی کو ان لوگوں کا یہ عمل پسند نہ آیا ان لوگوں کو بھی وہی عمل اپنانا چاہئے تھا جو پہلے طبقہ والوں نے اپنایا تھا حضور علیہ السلام نے بھی حضرت عثمان سے پوچھا کہ تم دور کیوں جا بیٹھے تھے ؟ ان سب نے اللہ کے حضور استغفار کیا اور اللہ تعالی نے ان سب کو معاف کرنے کا اعلان فرمایا اور ان کی معافی کا ذکر قرآن کریم میں بیان کر دیا

ان الذين تولوا منكم يوم التقى الجمعن انما استزلهم الشيطان ببعض ماكسبوا ولقد عفا الله عنهم ان الله غفور حليم (پ ۴ آل عمران ۱۵۵)

(ترجمہ) جو لوگ تم میں سے ہٹ گئے جس دن لڑیں دو فوجیں سو ان کو بھکا دیا شیطان نے ان کے گناہ کی شامت سے اور ان کو اللہ بخش چکا اللہ بخشنے والا تحمل کرنے والا ہے

مفسر شہیر حافظ ابن کثیرؒ (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں

وشهد أحدا وفر يومئذ فيمن تولى وقد نص الله على العفو عنهم (البدايہ ج ۷ ص ۲۰۰)

یہ ایک حالت تھی جو ایک وحشت انگیز خبر سننے پر ان حضرات سے ظہور میں آئی عمداً ہوا سہواً ہوا یا اجتہاداً ہوا بہر صورت اللہ نے ان کی معافی کا اعلان فرما دیا اب کسی کو اجازت نہیں

Scanned with CamScanner

کہ اس واقعہ کو بنیاد بنا کر حضرت عثمان یا دوسرے اجلہ صحابہ کرام کو نشانہ طعن بنائے اور ان کے بارے میں کوئی نازیبا الفاظ بولے حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (۱۱۷۶ھ) لکھتے ہیں

جب غزوہ احد پیش آیا اور شیطان نے ان میں سے بعض اصحاب کو اس مشہد خیر سے جانے پر ابھار دیا تو آپ اس جماعت میں شامل تھے تو رحمت الٰہی نے تدارک فرمایا اور اس گناہ کو محو کر دیا چنانچہ قرآن کریم میں اس کی تصریح کی گئی ہے تاکہ کسی طعنہ کرنے والے کو طعن کرنے کا موقع باقی نہ رہے (ازالۃ الخفاء ج ۴ ص ۲۹۳)

شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ (۱۳۳۹ھ) اور شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ (۱۳۶۹ھ) لکھتے ہیں

ان حضرات پر اب کوئی گناہ بھی نہیں رہا حق تعالی کلیۃ ان کی تقصیر معاف فرما چکا ہے کسی کو طعن و ملامت کا حق نہیں (فوائد القرآن ص ۹۱)

اللہ تعالی کی اس معافی کے بعد حضور اکرم ﷺ نے کبھی انہیں اس واقعہ پر برا بھلا نہیں کہا نہ کسی کو اجازت دی کہ وہ اس واقعہ پر ان حضرات کے بارے میں لب کشائی کریں ایک مرتبہ کسی نے اس واقعہ پر حضرت عثمان کو تنقید کا نشانہ بنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ واقعہ کا پس منظر خواہ کچھ ہو اللہ تعالی نے ان سب کو معاف کر دیا ہے اور پھر آپ نے اس پر قرآن کی مذکورہ آیت تلاوت فرمائی جس میں اللہ کی اس معافی کا اعلان ہے

فقال ان ذلك وان كان خطا لكن الله عفا عنه وقرء هذه الاية (تفسیر کبیر ج ۹ ص ۴۳)

Scanned with CamScanner

اور خود حضرت عثمان نے بھی ایک مرتبہ فرمایا کہ
اللہ تعالی نے ہمیں معاف کر دیا ہے اس لئے اس پر ہمیں برا نہ کہو (تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۴۱۹)

حضور ﷺ کے شہید ہونے کی وحشت انگیز خبر سن کر اگر کچھ صحابہ مختلف جگہوں پر لوٹ آئے تو اس کا معنی میدان جنگ سے فرار ہرگز نہیں تھا دشمنوں کے اچانک حملہ کے وقت فوج میں انتشار پیدا ہو جانا اور ایک دوسرے سے دور ہو جانا ایک امر حقیقت ہے غزوہ احد میں جب کافروں نے دوسری جانب سے اچانک حملہ کر دیا تھا اور مسلمان اس کے لئے تیار نہ تھے اس لئے ان میں ایک انتشار کی کیفیت پیدا ہو گئی اور ان میں سے ہر شخص ایک محفوظ جگہ کی تلاش میں تھا کہ دوبارہ ایک جگہ جمع ہوں اور پھر پوری تیاری کے بعد دوبارہ میدان میں اتریں اس صورت میں اگر حضرت عثمانؓ بھی کہیں دوسری طرف نکل آئے تو اسے میدان سے فرار کا نام دینا انہی لوگوں کو زیب دیتا ہے جو حقائق سے ہمیشہ فرار کرتے آئے ہیں اور ہم یہ بات اوپر بیان کر آئے ہیں کہ حضور ﷺ نے اپنی پوری زندگی میں کبھی ان حضرات کو اس واقعہ پر لعن طعن نہیں فرمایا تھا ایک روایت بھی ایسی نہیں ملتی جس میں حضور ﷺ نے بعد میں اس واقعہ پر انہیں کبھی برا بھلا کہا ہو اللہ تعالی نے قرآن میں دو مرتبہ ان کی معافی کی خبر دی اس سے پتہ چلتا ہے کہ جن لوگوں سے نادانی میں یہ عمل سرزد ہو گیا تھا وہ کس اخلاص سے اللہ کے حضور معافی کے خواستگار ہوئے تھے اور اللہ نے بھی چاہا کہ ان کو مطمئن کر دیا جائے کہ ان کے رب نے انہیں معاف کر دیا ہے حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ احد والے دن حضرت عثمان سے ایک غلطی ہو گئی گو وہ غلطی بڑی ہو تاہم اللہ تعالی نے آپ سمیت سب کو معاف کر دیا (جس کی خبر قرآن میں دے دی)

Scanned with CamScanner

قال ابن عمر أذنب عثمان ذنبا يوم التقى الجمعان بأحد فعفا الله عزوجل عنه (استیعاب ج۲ ص۱۵)

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ حنبلیؒ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں

انما كان تولى عثمان وكان ممن عفا الله عنه (منہاج ج۸ ص۳۶ ۵ و ص۹۱)

علامہ شہاب الدین سید محمود آلوسیؒ (۱۲۷۰ھ) لکھتے ہیں

اعاد سبحانه ذكر العفو تاكيدا لطمع المذنبين فيه ومنعا لهم عن اليأس وتحسينا للظنون بأتم وجه (روح المعانی ج۳ ص۳۱۰)

علامہ آلوسی کی بات نہ مانیں تو کم از کم شیعہ عالم علامہ طبرسی (۵۴۸ھ) کی بات تو مان لیں موصوف لکھتے ہیں

وقد عفا الله عنهم أعاد تعالى ذكرالعفو وتاكيد الطبع المذنبين في العفو ومنعه لهم عن الياس وتحسينا لظنون المؤمنين (تفسیر مجمع البیان ج۱ ص۵۲۸)

بیشک اللہ تعالی نے انہیں معاف کردیا اللہ نے ان کی معافی کا ذکر دوبارہ اس تاکید کے لئے کیا تاکہ گنہ گار معافی کی امید رکھیں اور ناامید نہ ہوں نیز مؤمنین (یعنی صحابہ) کے ساتھ حسن ظن رکھنے کے لئے یہ جملہ لوٹادیا۔۔

سواب جو لوگ حضرت عثمان غنیؓ اور دوسرے صحابہ پر زبان طعن دراز کرتے ہیں سچ یہ ہے کہ وہ قرآن کریم کے الفاظ ولقد عفا الله عنهم (اور یقیناً اللہ ان کو معاف فرما چکا) کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں کہ بیشک اللہ تعالی انہیں معاف کردے مگر ہم انہیں ہرگز معاف نہیں کریں گے اور زندگی بھر ان کے بارے میں زہر آلود الفاظ بول کر اپنی عاقبت

Scanned with CamScanner

برباد کریں گے استغفر اللہ العظیم

شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ (۱۳۹۴ھ) لکھتے ہیں

اللہ نے مسلمانوں کو تسلی دی کہ تم ناامید اور شکستہ خاطر نہ ہونا ہم نے تمہاری لغزش کو بالکل معاف کردیا ہے چنانچہ ایک مرتبہ عفو کا اعلان اس آیت میں فرمایا

ولقد عفا عنکم واللہ ذو فضل علی المؤمنین (پ ۴ آل عمران ۱۵۲)

(ترجمہ) اور وہ تو تمہیں معاف کر چکا اور اللہ کا فضل ہے ایمان والوں پر

اور پھر اسی رکوع کے آخر میں مسلمانان احد کی مزید تسلی کے لئے دوبارہ عفو کا اعلان فرمایا

ان الذین تولوا منکم ...... ولقد عفا للہ عنھم ان اللہ غفور حلیم (آل عمران ۱۵۵)

اللہ تعالی نے صحابہ کرام کے اس فعل کو لغزش قرار دیا ﴿استزلھم الشیطان﴾ اس پر دلالت کرتا ہے اور لغزش کے معنی یہ ہیں کہ ارادہ تو کچھ اور تھا مگر غلطی اور بھول چوک سے بلاارادہ اور بے اختیار قدم پھسل کر راستہ سے گر گیا اشارہ اس طرف ہے کہ یہ جو کچھ ہو گیا وہ لغزش تھی جان بوجھ کر تم نے نہیں کیا اور خیر جو کچھ بھی ہو گیا اس کو ہم نے اپنی رحمت اور حلم سے معاف کردیا تم کو تو معافی کی اطلاع دے دی کہ تم ملول اور رنجیدہ اور ناامید ہو کر نہ بیٹھ جانا اور تمہاری معافی کا اعلان ساری دنیا کو اس لئے سنادیا کہ دنیا کو یہ معلوم ہو جائے کہ حق جل شانہ کی عنایات بے غایات کس طرح اصحاب رسول پر مبذول ہیں اور کس کس طرح ان کو چند در چند تسلیاں دی جارہی ہیں تاکہ قیامت تک کسی کو یہ مجال نہ ہو کہ صحابہ کرام کی شان میں لب کشائی کر سکے جب حق تعالی نے

Scanned with CamScanner

ان سب کو معاف کردیا اور اللہ ان سے راضی ہو گیا تو اب بلا سے کوئی ان کو معاف کرے نہ کرے ان سے راضی ہو یا نہ ہو اللہ کے عفو و رضا کے بعد کسی اور کے عفو اور رضا کی ضرورت نہیں۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ (سیرۃ المصطفی ج۲ ص ۲۵۳)

محقق العصر استاذنا المحترم علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مدظلہ اس سلسلے میں لکھتے ہیں شکست کی افراتفری میں حضرت عثمان دو انصاری ساتھیوں کے ساتھ اپنی جگہ سے ہٹ گئے اور دور تک چلے گئے مسلمان پھر سے ایک جگہ جمع ہوئے تو یہ حضرات بھی حضور ﷺ کے پاس حاضر ہو گئے حضور ﷺ نے انہیں اس کے سوا کچھ نہ کہا کہ تم اس وادی سے بہت دور نکل گئے تھے امام فخر الدین رازی (۶۰۶ھ) لکھتے ہیں

لما دخل علیه عثمان مع صاحبیه ما زاد علی ان قال لقد ذهبتم فیها عریضة (تفسیر کبیر ج۹ ص ۵۰)

یہ بات کہاں ہو رہی تھی؟ اسی میدان احد میں۔ معلوم ہوا کہ حضرت عثمان بھاگ کر اپنے گھر نہ گئے تھے حضور ﷺ کے پاس پھر آگئے تھے۔ اور حضور ﷺ بھی سمجھتے تھے کہ ان کا جانا اسی غلط فہمی میں رہا ہے کہ مسلمان شکست کھا گئے ہیں اور اب انہیں دوبارہ مدینہ آکر تیاری پھر سے کرنی ہو گی سو آپ کسی دوسرے سے عملاً پیچھے نہ رہے انہیں اگر پتہ چلتا کہ جنگ پھر سے شروع ہو گئی ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ جلد وہاں آجاتے ان کی فراست بھی مشہور تھی۔ ہو سکتا ہے کہ وہ سمجھے ہوں کہ اب پھر سے جنگ نہ ہو گی سو اب قریب

Scanned with CamScanner

رہنے اور دور جانے میں کیا فرق رہا۔ پھر آپ نے مرکز میں آنا مناسب جانا اور پھر سے حضور ﷺ کی خدمت میں آگئے حضور ﷺ بھی ان کے جذبات اور احساسات کو جانتے تھے آپ نے انہیں کچھ سرزنش نہ کی بلکہ جس نے بھی آپ پر کوئی انگلی اٹھائی آپ نے اسے روک دیا تھا

ایک مرتبہ حضرت فاطمہ اور حضرت علی کے درمیان غزوہ احد کی بات چل نکلی اور حضرت علی کی زبان سے کوئی ایسی بات نکل گئی جس سے حضرت عثمان کسی زد میں آتے تھے حضور ﷺ کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے حضرت علی کو تنبیہ فرمائی اور ارشاد فرمایا

یا علی اعیانی ازواج الاخوات ان یتحابوا انفسهم (تفسیر کبیر ج ۹ ص ۴۲)

اے علی۔ تم اور عثمان آپس میں ایک دوسرے کے ہم زلف ہو اور میرے خاص آدمی ہو اس لئے تم کو آپس میں محبت سے رہنا چاہئیے (عثمان ذالنورین ص ۶۸)

استاذنا المحترم حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب دامت برکاتھم لکھتے ہیں

حضور ﷺ نے اسے کوئی بڑی غلطی قرار نہیں دیا بس اتنا کہا کہ تم اس وادی میں بہت دور چلے گئے تھے جب آپ نے انہیں کچھ نہیں کہا تو اب ان پر بزدلی کی تہمت لگانا کیا حضور ﷺ پر اپنی آواز بلند کرنا نہیں ہے کہ حضور ﷺ تو انہیں کچھ نہ کہیں اور نہ اسے بڑی غلطی جانیں اور رافضی اس سے آپ پر انگلی اٹھاتے رہیں اور انہیں منصب خلافت پر ہی نہ آنے دیں معلوم نہیں روافض کو

Scanned with CamScanner

حضور علیہ السلام کے فیصلے کے خلاف نفرت کا لاوا اگلنے میں کیا لذت محسوس ہوتی ہے (خلفائے راشدین ج ۲ ص ۱۵۱)

حضرت عثمان غنیؓ صلح حدیبیہ میں

حضور علیہ السلام نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ آپ مکہ میں داخل ہوئے اور آپ نے طواف فرمایا آپ نے صحابہ سے اس خواب کا ذکر کیا تو سب صحابہ بے حد خوش ہوئے کہ نبی کا خواب غلط نہیں ہوتا ہم اللہ کے گھر کا طواف کریں گے۔ ذی القعدہ ۶ ھ میں حضور علیہ السلام عمرہ کے ارادہ سے مدینہ سے نکلے آپ کے ساتھ ڈیڑھ ہزار صحابہ کا لشکر تھا حضور علیہ السلام نے اپنی قربانی کا جانور بھی ساتھ لے لیا تاکہ سب جان لیں کہ اس سفر کا مقصد خانہ کعبہ کی زیارت ہے کوئی لڑائی نہیں آپ کو اس سفر کے دوران یہ بات معلوم ہوئی کہ قریش آپ کے راستے میں رکاوٹ پیدا کریں گے اور آپ کو مکہ مکرمہ میں داخل نہ ہونے دیں گے تاہم آپ نے سفر جاری رکھا مکہ مکرمہ سے آٹھ دس میل دور حدیبیہ کے مقام پر آپ ٹھہرے تاکہ قریش سے بات چیت کی جائے اور انہیں اس سفر کی غرض بتادی جائے آپ نے اس کام کے لئے حضرت عمرؓ کو مکہ بھیجنا چاہا حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ حضور آپ کو تو پتہ ہے کہ اہل مکہ مجھ پر کس قدر برہم ہیں اور سرداران قریش کس درجہ میرے دشمن ہیں چونکہ مکہ مکرمہ میں قبیلہ بنی عدی کا کوئی فرد نہیں کہ ضرورت پر وہ میری کسی مدد کو پہونچیں بہتر ہے کہ آپ میری جگہ حضرت عثمان کو روانہ فرمائیں کہ ان کے لوگ وہاں موجود ہیں اور وہ مجھ سے بہتر آپ کی ترجمانی بھی کر سکیں گے تاہم اگر حضور علیہ السلام کی یہی خواہش ہو کہ میں جاؤں تو میں اس خدمت کے لئے حاضر ہوں

Scanned with CamScanner

إنی أخاف قریشا علی نفسی قد عرفت عداوتی لها ولیس بها من بنی عدی من یمنعنی وان احببت یارسول اللہ ﷺ دخلت علیهم

(المغازی ج ۲ ص ۶۰۰ البدایہ ج ۴ ص ۱۶۷)

حضور ﷺ نے حضرت عمرؓ کی اس رائے کو قبول فرمایا اور حضرت عثمان کو حکم فرمایا کہ وہ آپ کی نمائندگی کریں اور اہل مکہ سے ملاقات کر کے اس سفر کی غرض بتادیں اور انہیں کہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنگ کے لئے نہیں آئے ہیں آپ کے آنے کا مقصد اللہ کے گھر کا اکرام اور زیارت وطواف کے سوا کچھ نہیں ہے (ابن ہشام ج ۱ ص ۳۷۵) اور وہاں کے مسلمانوں کو بتائیں کہ فکر نہ کریں عنقریب اللہ ان حالات کو بدل دے گا اور اپنے دین کو ظاہر اور غالب فرما کر رہے گا حضرت عثمان مکہ مکرمہ تشریف لائے ابان بن سعید سے آپ کی ملاقات ہوئی اور انہوں نے آپ کو اپنے گھر قیام کے لئے آمادہ کیا اور اس وقت تک اپنی پناہ میں رکھا جب تک حضرت عثمان نے حضور ﷺ کا پیغام نہ پہنچادیا پھر حضرت عثمان ابوسفیان اور سرداران قریش کے پاس آئے اور انہیں حضور ﷺ کی جانب سے وہ پیغام پہنچایا جو رسول اللہ نے انہیں پہنچانے کے لئے فرمایا تھا (سیرت ابن ہشام ج ۱ ص ۳۷۵) قریش مکہ حضور ﷺ اور آپ کے دوسرے صحابہ کو مکہ میں داخل ہونے کی اجازت دینے کے لئے راضی نہ ہوئے انہوں نے حضرت عثمان سے کہا کہ آپ اگر چاہیں تو خانہ کعبہ کا طواف کرلیں ہم آپ کا راستہ نہیں روکیں گے حضرت عثمان اس کے لئے تیار نہ ہوئے (البدایہ ج ۴ ص ۱۶۷) قریش یہ بات سن کر ناراض ہو گئے اور حضرت عثمان کو وہیں روک لیا بعد میں لوگوں نے اس انکار کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا

حضور ﷺ حدیبیہ میں رہیں اور میں یہاں طواف کروں ایسا نہیں ہو سکتا گو

Scanned with CamScanner

مجھے سال بھر مکہ رہنا پڑے میں اس وقت تک طواف نہیں کروں گا جب تک
رسول اللہ ﷺ طواف نہیں فرمائیں گے (سیرت ابن ہشام)

کچھ لوگوں نے کہا کہ حضرت عثمان کو کتنا اچھا موقع ملا ہے کہ وہ طواف کر سکتے ہیں
حضور ﷺ نے یہ بات سنی تو فرمایا کہ وہ ایسا نہیں کریں گے آپ کو ان کی محبت رسول کا
پورا علم تھا آپ نے فرمایا کہ اگر وہ رہ پڑتے تو بھی وہ اس وقت تک طواف نہیں کرتے جب
تک کہ میں طواف نہ کرتا

لو مکث کذا ماطاف حتی أطوف (ریاض ج ۳ ص ۲۴)

حضرت عثمان غنی کو مکہ مکرمہ سے واپسی میں کچھ تاخیر ہو گئی اس دوران یہ خبر پھیل پڑی کہ
حضرت عثمان مکہ میں شہید کردئے گئے ہیں آنحضرت ﷺ کو جب اس بات کی خبر ملی تو
آپ کو بہت افسوس ہوا اور آپ نے کفار مکہ سے جنگ کا اعلان فرمایا اور تمام صحابہ کرام نے
وہیں آپ کے ہاتھ پر ایک درخت کے نیچے جہاد پر بیعت کی اور اقرار کیا کہ کچھ ہو جائے وہ
اس جنگ سے ہرگز فرار نہ ہوں گے

حضور ﷺ نے صحابہ کرام سے یہ بیعت ایک درخت کے سایہ تلے لی تھی اللہ تعالیٰ نے
درخت کے نیچے ہونے والی اس بیعت کا ذکر قرآن کریم میں فرمایا ہے

لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونك تحت الشجرۃ فعلم ما فی
قلوبهم فانزل السکینة علیهم وأثابهم فتحا قریبا (سورہ فتح پ ۲۶ الفتح
آیت ۱۸)

یقیناً اللہ خوش ہوا ایمان والوں سے جب وہ بیعت کرنے لگے تھے آپ سے
اس درخت کے نیچے پھر معلوم کیا جو ان کے دل میں تھا پھر اتارا ان پر اطمینان

Scanned with CamScanner

اور انعام دیا ان کو ایک فتح نزدیک کی۔

چودہ سو کے قریب صحابہ نے حضور ﷺ کے دست اقدس پر بیعت علی الجہاد فرما
اور حضرت عثمان کے خون کا بدلہ لینے پر جان کی قربانی دینے سے بھی دریغ نہ کرنے
حضور ﷺ سے وعدہ کیا۔ اور آپ ﷺ نے ان سب کو اس زمین کے بہترین افراد کہا

أنتم اليوم خير من اهل الارض (مسند امام طحاوی ج ۲ ص ۱۶۷)

حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

لایدخل النار ممن بایع تحت الشجرة (سنن ابو داؤد ج ۲ ص ۲۹۱)

حضرت عثمان اس جماعت میں موجود نہ تھے آپ مکہ مکرمہ گئے ہوئے تھے اور خبر کے
مطابق آپ شہید کئے جاچکے تھے حضور ﷺ نے چاہا کہ حضرت عثمان کو بھی اس جہاد کے
ثواب میں شریک کیا جائے اور ان کے نامہ اعمال میں نیکیوں کا اضافہ کیا جائے کیونکہ وہ اپنی
کسی ذاتی غرض سے مکہ نہیں گئے تھے بلکہ اللہ اور اس کے رسول کے کام سے وہاں بھیجے گئے
تھے چنانچہ آپ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھا اور فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے جو
میرے ہاتھ پر بیعت کر رہا ہے میں خود ان کی طرف سے بیعت لیتا ہوں

ان عثمان فی حاجة الله وحاجة رسوله فضرب باحدى يديه على
الاخرى فكانت يد رسول الله لعثمان خيرا من ايديهم وانفسهم (
جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۱ مستدرک حاکم ج ۳ ص ۰۵)

شیعہ عالم ملا باقر مجلسی (۱۱۱۱ھ) لکھتا ہے

بروایت کلینی حضرت یک دست خود را بر دست دیگرے زد و برائے عثمان
بیعت گرفت (حیات القلوب ج ۲ ص ۴۰۳۔ اردو ج ۲ ص ۲۵۳)

Scanned with CamScanner

حضرت امام جعفر صادق کہتے ہیں کہ جب حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ کو حضرت عثمان کا ہاتھ قرار دیا اور بیعت لی تو سب مسلمان خوشی سے جھوم اٹھے اور آپ کی قسمت پر ناز کرنے لگے اور کہا کتنی بڑی سعادت حضرت عثمان کو ملی ہے

وقال المسلمون طوبی لعثمان (فروع کافی ج ۳ ص ۱۵۱)

جب بیعت لی جا چکی تو تھوڑی دیر بعد حضرت عثمان واپس آگئے اور قریش کے ساتھ پھر سے بات چیت کا سلسلہ شروع ہو گیا اور یہ گفتگو بالاخر صلح پر ختم ہوئی

صلح حدیبیہ کے واقعہ پر ایک نظر ڈالئے تو آپ کو کچھ اندازہ ہو گا کہ اللہ تعالی اور اس کے رسول خاتم ﷺ کی نگاہ میں حضرت عثمانؓ کس مقام و مرتبہ کی شخصیت ہیں

(۱)...... حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کی جماعت میں حضرت عمرؓ کے بعد اگر کسی کو اپنی نمائندگی اور سفارت کے لئے منتخب فرمایا تو وہ حضرت عثمان کی ذات گرامی تھی حضور ﷺ کو ان پر کامل اعتماد تھا کہ وہ سرداران قریش سے جو گفتگو کریں گے وہ یقیناً پیغمبر اسلام کے منشاء کے مطابق ہو گی اور وہ اسلام اور مسلمانوں کے فائدہ کے بغیر کوئی بات قبول نہ کریں گے استاذنا المحترم حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مدظلہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

چودہ سو صحابہ کی جماعت میں حضرت عمر کے بعد حضور ﷺ نے حضرت عثمان کو اس کام کے لئے چنا اس سے آپ کی سیاسی عظمت اور بصیرت کا پتہ چلتا ہے کہ آپ سیاسی معاملات میں بھی بڑی بصیرت رکھتے ہیں حضرت عثمان کی سیاسی بصیرت اور عظمت پر مؤرخین نے بہت کم توجہ دی ہے ضرورت ہے کہ آپ کی سیاسی عظمت بھی اجاگر کی جائے

حضرت عثمان حضور ﷺ کے سفیر بن کر مکہ مکرمہ گفتگو کے لئے گئے تھے آپ

Scanned with CamScanner

کسی دینی معاملہ پر بات چیت کے لئے نہ گئے تھے دین کی دعوت تو حضور ﷺ دے چکے تھے اور ان تک خدا کا پیغام بار ہا پہنچ چکا تھا آپ وہاں دین کا پیغام دینے کے لئے نہ گئے تھے اور نہ ہی آپ اس درجہ کے خطیب تھے جس طرح حضرت عمرؓ حضرت علیؓ وغیر ہم تھے

حضرت عثمانؓ کی سیاسی بصیرت پر سب سے پہلے حضرت عمر فاروقؓ کی نظر اٹھی اور حضور علیہ السلام نے بھی ان کی اس نظر کو سراہا اور حضرت عثمانؓ کو اس کام کے لئے منتخب فرمایا پھر اس سے بھی اہل علم واقف ہیں کہ حضرت عمرؓ نے جن چھ لوگوں کو خلافت کے لئے تجویز کیا ان میں حضرت عثمان کا نام بھی رکھا اور وہ ان سب میں بھی آپ کے پسندیدہ تھے کیونکہ آپ ان کی سیاسی بصیرت سے واقف تھے اور پہلے دونوں دور اور پھر اپنے طویل دور میں بھی اس کا تجربہ کر چکے تھے۔ سو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ حضرت عثمان جہاں ایک طرف مؤمن کامل اس امت کے سب سے زیادہ حیاء والے بڑے متقی بزرگ اور جامع قرآن تھے تو دوسری طرف آپ سیاسی معاملات میں بھی کافی بصیرت رکھتے تھے اگر آپ اس بارے میں اس اونچی سطح پر نہ ہوتے تو حضور ﷺ آپ کو اس نازک ترین مرحلے پر کبھی مکہ نہ بھیجتے۔ (ریاض اقبال)

(۲)...... حضرت عثمان کو آپ نے صرف اپنا نمائندہ ہی نہیں جانا بلکہ آپ نے اپنے دست اقدس کو ہی حضرت عثمان کا ہاتھ قرار دیا اور آپ نے خود ان کی جانب سے بیعت لی حضور علیہ السلام کا اپنے دست اقدس کو حضرت عثمان کا ہاتھ بتانا آپ کی عظمت کی دلیل نہیں تو اور کیا ہے اور صحابہ کی جماعت میں یہ شرف سوائے حضرت عثمان کے اور کسی کو حاصل

نہیں ہوا۔ حضرت عثمان غنی جب اس واقعہ کو ذکر کرتے تو ساتھ ہی فرمایا کرتے تھے کہ میری جانب سے حضور ﷺ کا بایاں ہاتھ میرے دائیں سے کہیں زیادہ بہتر تھا (زرقانی ج۲ص ۲۰۶)

(نوٹ) حضرت عثمان کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر بیعت کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ غائبانہ بیعت بھی صحیح ہے (سیرۃ المصطفیٰ ج۲ص ۳۷۴)

(۳)......اس واقعہ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حضور ﷺ کے دل میں حضرت عثمان کی کتنی عزت اور ان کے لئے کس قدر محبت تھی کہ آپ نے ان کے خون کا بدلہ لینے کے لئے چودہ سو صحابہ کرام سے بیعت لی یہ وہ چودہ سو سے زائد لوگ تھے جن سے بہتر انسانوں پر شاید ہی سورج طلوع ہوا ہو سوال یہ ہے کہ حضور ﷺ نے کس کے خون کے بدلہ میں بیعت لی تھی ؟ حضرت عثمان غنی کے لئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نگاہ مصطفیٰ میں حضرت عثمان غنی کے خون کی اہمیت اتنی تھی کہ اس کے لئے آپ ﷺ چودہ سو سے زائد انسانوں کو میدان جہاد میں اتار دیتے ہیں یہ جہاد صرف خون عثمان کے لئے تھا جس کے لئے آپ اتنا بڑا اقدم اٹھانے کے لئے تیار تھے اور پھر اس جماعت میں جن لوگوں نے بیعت کی ان میں حضرت ابو بکرؓ بھی اور حضرت علیؓ بھی۔ اس سے آپ حضرت عثمان کی شان اور آپ کے مقام و مرتبہ کا اندازہ کرلیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی حضرت عثمان کا یہ اعزاز و اکرام ہے کہ اللہ نے بھی اس بیعت کو شرف قبولیت کی خبر دی اور فرمایا کہ خود رب العزت جل و علاء کا ہاتھ ان سب کے اوپر ہے

(۴)......حضرت عثمان کے دل میں حضور ﷺ کی عظمت اور عزت کس قدر تھی اور

Scanned with CamScanner

انہیں آپ سے کس قدر محبت تھی اسے دیکھئے کہ کفار مکہ نے آپ کو طواف کعبہ کی کی اجازت دے دی تھی اور کون ہو گا جو ان حالات میں طواف کعبہ سے محروم رہے مگر آپ نے اسے قبول نہ کیا اور صاف فرمایا کہ میں اس وقت تک اللہ کے گھر کے طواف کی سعادت بھی نہیں لوں گا جب تک میرے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے گھر کا طواف نہ فرمالیں۔

اب جو لوگ یہ سمجھیں کہ حضرت عثمان بیعت رضوان میں شامل نہ تھے تو وہ یہ سوچنے کی زحمت کیوں گوارا نہیں کرتے کہ حضرت عثمان کی بیعت رضوان کس طرح عمل میں آئی اور کس نے ان کی جانب سے جہاد پر بیعت کی تھی ؟ کیا حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ کو ان کا ہاتھ نہیں بتایا ؟ اور انہیں اس بشارت میں داخل نہیں فرمایا جو درخت کے نیچے بیٹھے صحابہ کرام کو اس وقت حاصل ہو رہی تھی

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر سے کسی نے کہا حضرت عثمان بدر میں شریک تھے آپ نے کہا نہیں اس نے کہا کیا غزوہ احد کے موقع پر وہ مسلمانوں کے گروہ سے دور نکل گئے آپ نے کہا ہاں۔ اس نے کہا کہ کیا حضرت عثمان بیعت رضوان میں شریک تھے آپ نے کہا نہیں۔ جب وہ اپنے سوالات مکمل کر چکا اور قریب تھا کہ وہ اٹھ کر چلا جاتا آپ نے اس کی یہ بات سن کر تکبیر بلند کی اور کہا کہ ان اعتراضات کے تفصیلی جواب بھی سنو تا کہ تم کسی غلط فہمی کا شکار نہ رہو آپ نے فرمایا

اما فراره يوم احد فاشهد ان الله عفا عنه وغفر له واما تغيبه عن بدر فانه كانت تحته بنت رسول الله ﷺ وكانت مريضة فقال له رسول الله ﷺ ان لك اجر رجل ممن شهد بدر وسهمه واما تغيبه

عن بيعة الرضوان فلو كان احد اعز ببطن مكة من عثمان لبعثه مكانه فبعثه رسول الله ﷺ عثمان وكانت بيعة الرضوان بعد ماذهب عثمان الى مكة فقال رسول الله ﷺ بيده اليمنى هذه يد عثمان فضرب بها على يده فقال هذه لعثمان فقال له ابن عمر اذهب بها الان معك (صحیح بخاری ج۱ص ۵۲۳)

آپ نے غزوہ احد میں میدان چھوڑ دیا تھا (اس کی وجہ جو بھی ہو) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے ان کو معاف کر دیا اور ان کو بخش دیا ہے (کیونکہ قرآن نے یہ بات کہی ہے) ☆...... رہی بات غزوہ بدر کی تو آپ اس میں اس لئے شریک نہ ہو سکے تھے کہ ان کی اہلیہ حضرت رقیہ بیمار تھیں اور انہیں حضور ﷺ نے حکم دیا تھا کہ وہ مدینہ سے باہر نہ جائیں اور حضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں مجاہدین بدر کی طرح اجر بھی ملے گا اور مال غنیمت میں سے حصہ بھی ملے گا۔ ☆...... جہاں تک بیعت رضوان میں آپ کے شریک نہ ہونے کا تعلق ہے تو اس کا سبب یہ ہے کہ حضرت عثمان حضور ﷺ کے حکم پر مکہ گئے ہوئے تھے اگر مکہ والوں میں حضور ﷺ کے نزدیک حضرت عثمان سے زیادہ کوئی عزت والا ہوتا تو آپ اس کو اپنی طرف سے بھیجتے آپ نے انہیں مکہ بھیجا اور وہ وہیں تھے کہ یہاں بیعت ہوئی اس پر بھی رسول اللہ ﷺ نے جب سب سے بیعت لے لی تو آپ نے اپنے داہنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور اس کو بائیں ہاتھ پر رکھا اور فرمایا کہ یہ حضرت عثمان کی طرف سے بیعت ہے ☆...... پھر حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ تمہارے تینوں

سوالوں کے جوابات تمہیں دے دیئے اب چل جا۔

ان حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ حضور ﷺ کے تمام صحابہ کرام یہ بات اچھی طرح جانتے تھے کہ اسلام کے ان تین عظیم الشان واقعات میں حضرت عثمان غنی پوری طرح شریک رہے ہیں فهو ایضا معدود فی اهل الحدیبیه (استیعاب ج ۲ ص ۱۲) سو اب آپ کے بارے میں کسی قسم کی لب کشائی کی اجازت نہیں آج بھی اگر لوگ صحابہ کرام کے اس مجموعی بیان کو سامنے رکھیں اور اس کی روشنی میں صحابہ کرام کو پرکھیں تو کوئی وجہ نہیں کہ مسلمانوں میں تفرقہ کی آگ نہ بجھے۔

علاوہ ازیں ۷ ہجری میں غزوہ خیبر جبکہ ۸ ہجری میں فتح مکہ پیش آیا اسی سال ہوازن کا معرکہ لگا حضرت عثمان غنی ان تمام معارک میں حضور ﷺ کے ساتھ برابر شریک رہے

☆...... غزوہ تبوک اور جیش عسرۃ کی تیاری

ہجرت کے نویں سال رجب کے مہینے میں غزوہ تبوک پیش آیا حضور ﷺ کو خبر ملی کہ رومی لوگ ملک شام میں نصرانی بادشاہ ہرقل کے پاس جمع ہوئے ہیں تاکہ وہاں سے ایک بڑی فوج لے کر مسلمانوں پر حملہ آور ہوں اس وقت عرب شدید ترین گرمی کی لپیٹ میں تھا اور لوگوں پر کھانے پینے کی تنگی بھی تھی آنحضرت ﷺ کو جب پتہ چلا تو آپ نے مسلمانوں کو سفر کی تیاری کا حکم دیا اور اس غزوہ اور سفر کے بارے میں پہلے سے آگاہ کر دیا تھا تاکہ مسلمان پوری تیاری کے بعد گھر سے نکلیں راستے میں پانی کی تنگی اس قدر ہوئی کہ جن کے پاس اونٹ تھے انہوں نے اسے ذبح کر کے اس کے پیٹ میں پڑے پانی کو نکال کر اپنی پیاس بجھاتے تھے اس تنگی اور مشکل کی وجہ سے اس غزوہ کو غزوہ عسرت کے نام سے بھی یاد کیا

Scanned with CamScanner

جاتا ہے امام بخاری لکھتے ہیں

باب غزوة تبوك وهى غزوة العسرة (صحیح بخاری ج ۲ ص ۶۳۳)

حضور علیہ السلام سفر کی تیاری میں مصروف ہو گئے اور آپ نے صحابہ کو بھی ترغیب دی کہ وہ اللہ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ مال لائیں اور سواریاں بہم پہنچائیں صحابہ کرام نے استطاعت سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اس روز حضرت عثمان غنی حضور علیہ السلام کی خدمت میں اس قدر مال لائے کہ کوئی دوسرا نہ لاسکا ابن ہشام لکھتے ہیں

حضرت عثمان نے اس موقع پر جتنا خرچ کیا اتنا کسی اور نے نہیں کیا (سیرت ابن ہشام ج ۱ ص ۶۲۳)

حضرت عثمان نے غزوہ تبوک میں جیش العسرۃ پر ایک ہزار دینار خرچ کیا حضور علیہ السلام کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا

أللهم أرض عن عثمان فانی عنه راض (البدایہ ج ۵ ص ۴ ابن ہشام ج ۱ ص ۶۲۳ در السحابۃ ص ۱۸۸)

اے اللہ عثمان سے راضی ہو جا میں بھی اس سے راضی ہوں

حضرت عبدالرحمن بن سمرۃ کے غلام کہتے ہیں کہ جب حضور علیہ السلام نے جیش العسرۃ کو تیار کرلیا تو حضرت عثمان اپنے کپڑے میں ایک ہزار دینار لپیٹ کر لائے اور انہیں حضور علیہ السلام کی گود میں رکھ دیا آنحضرت ان دیناروں کو الٹتے پلٹتے جاتے اور فرمانے لگے

ماضر عثمان ماعمل بعد هذا اليوم قالها مرارا (مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۱۰ جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۱)

آج کے بعد عثمان جو بھی کام کرے گا وہ اسے نقصان نہیں دے گا

Scanned with CamScanner

حضرت حذیفہ کا بیان ہے کہ حضرت عثمان دس ہزار دینار لے کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں آئے اور سب کچھ آپ کے حضور پیش کر دیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور فرماتے جاتے تھے

غفر الله لك يا عثمان ماأسررت وما أعلنت وماهو كائن إلى يوم القيامة مايبالي ماعمل بعدها (ریاض ج ۳ ص ۱۷ مواہب لدنیہ ج ۱ ص ۳۴۷ البدایہ ج ۷ ص ۲۱۳ مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۲۳)

اے عثمان اللہ تعالی نے آپ کے ان سب گناہوں کو بخش دیا جو چھپے یا کھلے طور پر ہوئے ہوں اور قیامت تک ہونے والے گناہوں کو بھی بخش دیا ہے آج کے بعد عثمان جو کام کریں گے وہ انہیں نقصان نہیں پہنچائے گا (یعنی وہ ایسا کام ہی نہیں کریں گے اور اگر بتقاضائے بشریت ایسا ہو گیا تو اللہ نے پہلے ہی ان کو بخش دیا ہے)

آپ نے ان کے حق میں اس طرح دعا فرمائی

اللهم اغفر لعثمان ما أقبل وماأدبر وما أخفى وما أعلن وما أسر وما أجهر (کنز العمال ج ۱۱ نمبر ۳۲۸۴۶ حلیہ ج ۱ ص ۹۷)

اے اللہ عثمان کی مغفرت فرما جب بھی وہ آئیں اور جائیں جو پوشیدہ رکھیں اور جو ظاہر کریں اور جو خفیہ کریں اور جو علانیہ کریں ان کی ہر طرح مغفرت فرما

حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان اس دن ہزار اونٹ اور ستر گھوڑے آپ کی خدمت میں لا کر پیش کئے تھے (ریاض ج ۳ ص ۱۷)

عبدالرحمن بن حباب کہتے ہیں کہ ان دنوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منبر پر تشریف لائے اور آپ

نے تقریر فرما کر لوگوں کو صدقہ کی ترغیب دی تو حضرت عثمان نے عرض کیا

حضور میں ایک سو اونٹوں کا پالانوں اور عرق گیروں سمیت ذمہ لیتا ہوں

حضور علیہ پھر منبر سے نیچے اترے اور آپ نے دوبارہ لوگوں کو ترغیب دی تو حضرت

عثمان نے پھر کہا

حضور میں مزید ایک سو اونٹوں مع ساز و سامان کے دینے کا ذمہ لیتا ہوں

امام بیہقی سے منقول روایت میں تیسری بار کا بھی ذکر ہے حضور علیہ نے تیسری مرتبہ ترغیب دی تو حضرت عثمان پھر آگے بڑھے اور آپ کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے مزید سو اونٹ مع ساز و سامان کے دینے کا اعلان فرمایا (جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۱)

حضرت عثمان غنی کے اس انفاق کو حضور علیہ نے بہت سراہا اور اپنے ہاتھ کو تعجب کے انداز میں لہرا کر دو مرتبہ فرمایا

ما علی عثمان ماعمل بعد هذه ما علی عثمان ماعمل بعد هذه(

جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۱)

عثمان اگر اس کے بعد کوئی عمل نہ کریں تو ان پر کوئی حرج نہیں

آپ نے فرمایا

اللهم لاتنس لعثمان ما علی عثمان ماعمل بعد هذا (حلیہ ج ا ص ۹۸)

اے اللہ عثمان کو فراموش نہ کیجئے گا۔

ایک مرتبہ حضرت عثمان نے یہ بات مجمع عام میں بھی کہی تھی

ألستم تعلمون أن رسول الله ﷺ قال من حفر بئر رومة فله الجنة فحفرتها ألستم تعلمون أنه قال من جهز جيش العسرة فله الجنة

Scanned with CamScanner

فجهزتهم قال فصدقوه بما قال (صحیح بخاری ج ۱ ص ۳۸۹)

ایک مرتبہ حضرت عثمان حضرت علی حضرت سعد بن ابی وقاص حضرت زبیر اور حضرت طلحہ بیٹھے ہوئے تھے اور کسی بات کا سلسلہ چل نکلا حضرت عثمان نے ان سب سے کہا میں آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تم تو جانتے ہو کہ حضور ﷺ نے فرمایا تھا

من جهز هؤلاء فقد غفر الله له يعني جيش العسرة فجهزتهم (نسائی ج ۲ ص ۱۲۷)

جس نے جیش العسرۃ کو تیار کیا اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا

حضرت عثمان نے کہا میں نے انہیں تیار کیا یہاں تک کہ اونٹوں کی نکیل اور ان کے پیروں میں باندھنے والی رسیاں تک میں نے فراہم کیں تھیں سب نے جواب دیا کہ ہاں آپ درست فرماتے ہیں ایسا ہی ہوا تھا (مسند احمد ج ۱ ص ۱۱۳ البدایہ ج ۷ ص ۱۷۶)

شیعہ عالم اور مؤرخ مرزا محمد تقی سپر (۱۲۹۷ھ) کا بیان ہے کہ حضرت عثمان کا یہ سامان تجارت کے لئے تھا جو ملک شام کی طرف جانے والا تھا مگر انہوں نے حضور ﷺ کی ترغیب پر سب آپ کی خدمت میں پیش کر دیا

از بہر تجارت بشام بساز کردہ بود تمامت حضرت رسول آورد برائے تجہیز لشکر پیش خدمت داشت پیغمبر فرمود لایضر عثمان ما عمل بعد هذا ...... پیغمبر فرمود اللهم ارض عن عثمان فانی عنه راض (ناسخ التواریخ ج ۳ ص ۱۸۴)

سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ
غزوہ تبوک میں مسلمانوں کو جس قدر بھوک پیاس اور سامان کی ضرورت پڑی اس قدر کسی

Scanned with CamScanner

ور موقع پر نہیں ہوئی تھی حضرت عثمان کو جب اس کا پتہ چلا تو انہوں نے کھانے پینے کا سامان خرید اور وہ سب ایک بڑے قافلہ کی صورت میں حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچا دیا حضور ﷺ حضرت عثمان کے اس عمل سے بہت خوش ہوئے اور آپ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور کہا

إني قد رضيت عن عثمان فارض عنه .ثلث مرات (البدایہ ج ۷ ص ۲۱۳)

اے اللہ میں عثمان سے بہت خوش ہوں آپ بھی اس سے راضی ہو جایئے آپ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی

پھر آپ نے صحابہ سے فرمایا کہ عثمان کے لئے دعا کرو﴿ أيها الناس أدعوا لعثمان ﴾ چنانچہ حضور ﷺ اور سب صحابہ نے نہایت خلوص دل سے حضرت عثمان کے لئے دعا کی حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ

رأيت النبی ﷺ من أول الليل إلى أن طلع الفجر يدعوا لعثمان (نزھۃ المجالس ج ۲ ص ۲۶۸ مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۲۳)

میں نے حضور ﷺ کو اول شب سے اخیر رات تک حضرت عثمان کے لئے دعا کرتے دیکھا ہے

سیدنا حضرت علی مرتضیٰ آپ کی اس خدمت کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اس طرح دعا فرماتے ہیں

رحم الله عثمان تستحيه الملائكة وجهز جيش العسرة وزاد في سمجدنا حتى وسعنا (مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۲۴)

Scanned with CamScanner

حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ) حضرت عثمان کے غزوات اور آپ کی مالی قربانیوں کے سلسلے میں لکھتے ہیں

شهد الخندق والحديبيه وبايع عنه رسول الله ﷺ يومئذ باحدى يديه وشهد خيبر وعمرة القضاء وحضر الفتح وهوازن والطائف وغزوة تبوك وجهز جيش العسرة ...... بثلاث مائة بعير بأقتابها وأحلاسها (البدایہ ج ۷ ص ۲۰۱)

حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۶ھ) لکھتے ہیں

جب جہاد کا حکم آیا اور خیر کے مواقع وجود میں آئے تو آپ تمام غزوات میں بجز بدر کے حضور علیہ السلام کے ساتھ ساتھ رہے (ازالۃ ج ۴ ص ۲۹۲)

حضرت امام بخاریؒ (۲۵۶ھ) نے کتاب المناقب میں حضرت عثمانؓ کی مالی قربانیوں پر باقاعدہ باب باندھا

باب مناقب عثمان بن عفان أبو عمرو القرشي وقال النبي ﷺ من يحفر بئر رومة فله الجنة فحرفها عثمان وقال من جهز جيش العسرة فله الجنة فجهزه عثمان (صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۲۲)

آنحضرت جب تک حیات رہے حضرت عثمان غنی آپ کی خدمت میں حاضری دیتے اور آپ سے کتاب وسنت کا علم حاصل کرتے رہے آپ کے قلب میں حضور علیہ السلام کی بہت عظمت وعقیدت تھی اور آپ حضور علیہ السلام سے بہت محبت کرتے تھے اور حضور علیہ السلام کے دل میں بھی آپ کے لئے بڑا احترام تھا حضور علیہ السلام کو معلوم تھا کہ حضرت عثمان کا اللہ کے ہاں بڑا درجہ ہے اور آسمانی مخلوق حضرت عثمان کو نظر عظمت سے دیکھتی ہے اور خود نگاہ

Scanned with CamScanner

نبوی میں آپ بڑا مقام و مرتبہ رکھتے ہیں خود آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام کے واسطے
پوری امت کو حضرت عثمان غنی کے مقام رفیع کی خبر سنائی ہے اور انہیں عظمت اور محبت
کی نظر سے دیکھنے کی تعلیم و ہدایت دی ہے آپ نے بتایا کہ جس طرح حضرت ابوبکر صدیق
کے اسلام پر بڑے احسانات ہیں حضرت عثمان غنی کے بھی اسلام اور مسلمانوں پر احسانات
کچھ کم نہیں ہیں آپ کے مال سے مسلمانوں کو بہت نفع ملا اور ہر ضرورت کے موقع پر آپ
کا مال مسلمانوں کے کام آیا ہے

حضرت عثمان غنیؓ عہد صدیقی میں

حضور ﷺ جب دنیا سے پردہ فرما گئے تو امت کی باگ دوڑ حضرت ابوبکر صدیق کے ہاتھ
میں آئی آپ حضور ﷺ کے بلا فصل جانشین ہوئے حضرت ابوبکر صدیق نے حضور ﷺ
کے اجلہ صحابہ کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھا اور ان سے مشورے لیتے رہے سیدنا حضرت عثمان
غنی آپ کے مخلص ساتھیوں میں سے تھے حضرت ابوبکر صدیق نے آپ کو اہل شوریٰ میں
سے بنایا تھا اور انہیں آپ پر بڑا اعتماد تھا بڑے بڑے اور اہم معاملات میں حضرت ابوبکر
صدیق آپ کا مشورہ طلب فرماتے تھے اور آپ کی رائے کو اہمیت کی نگاہ سے دیکھتے تھے آپ
کو دور صدیقی میں امین العام کی حیثیت حاصل تھی آپ حضرت ابوبکر صدیق کے سیکرٹری
بھی تھے اور لکھنے پڑھنے کا زیادہ تر کام آپ سے لیا جاتا تھا حضرت ابوبکر نے حضرت عثمان ہی
سے اپنی وصیت لکھوائی تھی اور جب آپ پر غشی طاری ہوئی اور حضرت عثمان نے اپنی
طرف سے حضرت عمر کا نام وہاں لکھ دیا تو ہوش میں آنے کے بعد حضرت عثمان کے لکھے
جملے پر بہت خوش ہوئے اور آپ کو دعا دی اور فرمایا کہ اگر حضرت عمرؓ کی جگہ تو اپنا نام بھی

Scanned with CamScanner

لکھ لیتا تو تو اس کا اہل تھا لو کنت کتبت نفسك لكنت لها اهلا (صفوۃ الصفوۃ ج ۱ ص ۱۶۰) اللہ تم پر رحم کرے واللہ اگر میں عمرؓ کو چھوڑ دیتا تو ان کے بعد تم کو نہ چھوڑتا (حیاۃ الصحابہ ج ۲ ص ۱۹ مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۴۸)

ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق نے آپ سے مشورہ طلب کیا تو آپ نے عرض کیا

إنی أرى انك ناصح لاهل هذا الدين شفيق عليهم فاذارايت رايا لعامتهم صلاحا فاعزم على امضائه

(ترجمہ) مجھے معلوم ہے کہ آپ یقیناً مسلمانوں کے بڑے خیر خواہ ہیں ان پر شفیق ہیں سو جب کسی امر کے بارے میں سمجھیں کہ اس سے امت کو فائدہ ہوگا تو آپ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے وہ کام کر گذریں

اس وقت حضرت طلحہ حضرت زبیر حضرت ابو عبیدہ حضرت سعید بن زید اور دیگر حضرات بھی موجود تھے سب نے حضرت عثمان کی بات سنی تو کہا

صدق عثمان مارأيت من رأى فامضه (تاریخ دمشق ج ۲ ص ۶۳)

ایک مرتبہ بحرین کے گورنر کے سلسلہ میں آپ سے مشورہ طلب کیا تو آپ نے فرمایا

أبعث رجلا قد بعثه رسول الله إليهم فقدم عليه باسلامهم وطاعتهم وقد عرفوه أعرف بلاده يعنى علاء بن الحضرمى فبعث الصديق العلاء بن الحضرمى الى البحرين (کنز العمال ج ۵ ص ۶۲۰)

آپ وہاں ایسے آدمی کو روانہ کیجئے جسے رسول اللہ ﷺ نے وہاں بھیجا تھا اور انہوں نے وہاں کے لوگوں کو اسلام لانے پر آمادہ کر لیا تھا وہ وہاں کے لوگوں سے اچھی طرح واقف ہیں اور وہاں والے بھی انہیں اچھی طرح جانتے ہیں

Scanned with CamScanner

یعنی آپ حضرت علاء کو بھیجئے چنانچہ حضرت ابو بکر نے آپ کا مشورہ قبول کیا اور حضرت علاء ابن حضرمی کو وہاں بھیجا

حضرت ابو بکر صدیق نے اپنے بعد حضرت عمر کے بارے میں آپ سے رائے مانگی تو حضرت عثمان نے فرمایا کہ ان کا باطن ان کے ظاہر سے بھی اچھا ہے اور ہم میں ان جیسا کوئی دوسرا نظر نہیں آتا

اللهم علمی به أن سریرته خیر من علانیته وأنه لیس فینا مثله (الکامل لابن اثیر ج ۲ ص ۷۹)

حضرت ابوبکر صدیق نے یہ بات سنی تو خوش ہوئے اور فرمایا اللہ تجھ پر رحم کرے خدا اگر میں انہیں چھوڑ دیتا تو تمہیں نہ چھوڑتا

یرحمك الله والله لو ترکته ماعدتك (ایضا)

حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں

وصحب ابابکر فاحسن صحبته وتوفی وهو عنه راض (البدایہ ج ۷ ص ۲۰۱)

حضرت عثمان حضرت ابوبکر کے ساتھ رہے اور انہوں نے آپ کی دوستی کو اچھا جانا حضرت ابوبکر وفات تک حضرت عثمان سے راضی تھے

حضرت عثمان کے دل میں حضرت ابوبکر کی بڑی قدر و عظمت تھی آپ فرماتے تھے کہ حضور علیہ السلام کی جانشینی کے سب سے زیادہ مستحق حضرت ابوبکر تھے آپ کا حضور علیہ السلام کے ساتھ ہمیشہ سے بہت قریب کا تعلق تھا

ان أبابکر الصدیق کان أحق الناس بها یعنی الخلافة إنه لصدیق

Scanned with CamScanner

وثانی اثنین وصاحب رسول الله ﷺ رواه خثیمه بن سلمیان الاطرابلسی فی فضائل الصحابة (موسوعة آثار الصحابة ج ۲ ص ۹)

حضرت عثمان غنیؓ عہد فاروقی میں

حضور ﷺ کے مقدس صحابہ نے حضرت ابو بکر صدیق پر جو ذمہ داری ڈالی آپ نے اس ذمہ داری کو نہایت احسن طریقہ سے نبھایا اور پھر یہ ذمہ داری حضرت عمر فاروق پر ڈال کر اللہ کے حضور چلے گئے حضرت عمر فاروق نے آپ کے ترتیب دئے ہوئے نقوش پر خلافت کے تمام امور سر انجام دئے اور اللہ نے آپ کی خلافت پر اپنی رضا اور رحمت اتاری اور آپ کے ہاتھوں جگہ جگہ اسلام کا پرچم لہراتا رہا

حضرت عثمان غنی حضرت عمر فاروق کے دور میں بھی بڑے اہم عہدوں پر فائز رہے حضرت عمرؓ نے آپ کو شوری کا ممبر بنایا آپ انہیں نہایت وقعت کی نظر سے دیکھتے تھے آپ کو حضرت عمر فاروق کا ردیف بھی کہا جاتا تھا آپ نے بہت سے اہم معاملات (جیسے صحابہ کو بیت المال میں کتنا دیا جائے اور عراق کے معاملات کس طرح نمٹائے جائیں وغیرہ)میں حضرت عمر فاروق کو مشورے دئے جسے حضرت عمرؓ نے قبول فرمائے

فتح بیت المقدس کے موقع پر جب حضرت عمر کو بلایا گیا تو آپ نے حضرت عثمان سے مشورہ مانگا تھا اسی طرح اور بھی بہت سے مواقع آئے جہاں آپ نے حضرت عثمان سے مشورہ طلب کیا اور حضرت عثمان کی رائے پر عمل کیا گیا

حضرت عمر کے دور خلافت میں فتوحات کی کثرت ہونے لگی اور مال واسباب آتا رہا تو آپ کو فکر پیدا ہوئی کہ اسے کس طرح ترتیب دیا جائے آپ نے صحابہ کرام کو مشورہ کے لئے

Scanned with CamScanner

بلایا حضرت عثمان نے عرض کیا

أری مالا کثیرا یسع الناس وان لم یحصوا حتی تعرف منهم من اخذ منهم ممن لم یاخذ خشیة ان ینتشر الامر فاقر عمررای عثمان وانتهی بها ذلك الی تدوین الدواوین (تاریخ طبری ج ۵ ص ۲۰۳ طبقات۔ موسوعۃ آثار الصحابہ ج ۲ ص ۵)

میری رائے میں لوگوں کی ضرورتوں کے لئے کافی مال ہے لیکن اگر اس کا ریکارڈ نہ رکھا گیا کہ کس نے کتنا لیا اور کون باقی رہ گیا ہے تو اندیشہ ہے کہ اس سے معاملات بگڑیں گے چنانچہ حضرت عمر نے آپ کی اس رائے کو پسند کیا اور اس سلسلے میں رجسٹر بنانے پر اتفاق ہوا

حضرت عمر فاروق نے اسلامی کیلنڈر کے سلسلے میں مشورہ مانگا تو حضرت عثمان نے کہا

أرخوا من المحرم أول السنة وهو شهر الحرام وأول الشهور فی العدة وهو منصرف الناس من الحج فرضی عمر ومن شهده من اصحابه رای عثمان واستقر علیه الامر واصبح مبداء تاریخ الاسلام (طبری۔ موسوعۃ آثار الصحابہ ج ۲ ص ۵)

آپ محرم سے سال کا آغاز کریں کہ یہ حرمت والا مہینہ ہے اور گنتی میں بھی پہلا مہینہ ہے اور یہ لوگوں کے حج سے واپسی کے ایام بھی ہیں چنانچہ حضرت عمر اور وہاں موجود دوسرے اصحاب نے آپ کی اس رائے کو پسند کیا اور اسی پر فیصلہ ہوا اور یہیں سے تاریخ اسلام کی ابتداء کی گئی

حضرت عثمان غنی اپنے ایمان اور ہجرت اور شیخین کریمین کی تابع داری کا ذکر کرتے

Scanned with CamScanner

ہوئے فرماتے ہیں

فان الله بعث محمدا ﷺ بالحق فکنت ممن استجاب لله ولرسوله وآمنت بما بعث به وهاجرت الهجرتين كما قلته وصحبت رسول الله ﷺ وبايعته فوالله ماعصيته ولا غششته حتى توفاه الله عزوجل ثم ابوبكر مثله ثم عمر مثله ثم استخلفت أفليس لي من الحق مثل الذي لهم قلت بلى ...... الحديث (صحیح بخاری ج۱ ص ۵۲۲)

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا پس میں ان لوگوں میں ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت کو قبول کیا اور جس کے ساتھ آپ مبعوث ہوئے تھے اس پر ایمان لایا اور میں نے دونوں (حبش اور مدینہ منورہ) کی طرف ہجرت کی میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہا اور آپ کی بیعت کی خدا کی قسم میں نے کبھی آپ کی نافرمانی نہیں کی اور نہ کبھی کسی قسم کی کوئی خیانت کی یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا پھر حضرت ابوبکر اور ان کے بعد حضرت عمر کا دور آیا اور پھر ان کے بعد میں خلیفہ بنایا گیا تو کیا میرا وہ حق نہیں ہے جو ان دونوں کا تھا ...... حاضرین نے کہا کہ جی ہاں کیوں نہیں۔ (ازالہ ص ۲۴۵)

حضرت فاروق حضرت عثمان کے مقام و مرتبہ سے اچھی طرح واقف تھے اور آپ کو یہ بھی معلوم تھا کہ حضور ﷺ نے آپ کو کس شاندار الفاظ میں یاد فرمایا ہے آپ ان کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے خود حضرت عثمان بھی حضرت فاروق کا بہت ادب واحترام کرتے اور ان کی مدد واعانت میں کسی سے پیچھے نہ رہتے۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں

وصحب عمر فاحسن صحبته وهو عنه راض ونص عليه فی اهل الشوری فکان خیرھم (البدایہ ج ۷ ص ۲۰۱)

آپ حضرت عمر کے ساتھ رہے اور انہوں نے آپ کی دوستی کو اچھا سمجھا حضرت عمر نے آپ سے خوش ہونے کی حالت میں وفات پائی تھے اور آپ کا نام اصحاب شوری میں رکھا اور آپ ان سے بہتر تھے

حضرت ابوبکر صدیق کی طرح حضرت عثمان فطرتا حلیم ورحیم تھے آپ میں نرمی اور خیر خواہی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا تھا اللہ تعالی نے حضرت ابوبکر صدیق کو رحماء بینھم کا مصداق بنایا تو آپ کو حضرت عمر جیسا وزیر عطا فرمایا جن کی طبیعت میں شدت تھی اور آپ اشداء علی الکفار کی کھلی تصویر تھے اور جب حضرت عمر فاروق خلافت پر آئے تو اللہ تعالی نے پھر آپ کو حضرت عثمان جیسا وزیر باتدبیر عطا فرمایا جو حضرت ابوبکر صدیق کی طرح رحمدل اور نرم مزاج کے حامل تھے

حضرت عثمان حضور ﷺ کے دور میں آپ کے بہت قریب رہے حضور ﷺ نے آپ کو اپنی غیر موجودگی میں مدینہ میں منتظم بھی بنایا تھا آپ نے حضرت ابوبکر سے بھی فیض پایا اور حضرت عمر کی خلافت میں بھی ان کے انتظامی اور سیاسی فیصلوں سے بہت استفادہ کیا تھا اور جب اللہ نے آپ کو خلافت دی تو آپ ان کے فیصلوں کی روشنی میں آگے بڑھے اور پھر مسلمانوں پر ہر طرح فتوحات کے دروازے کھلے۔ حضرت عثمان نے کس طرح خلافت فرمائی آیئے ہم اس کی بھی کچھ تفصیل دیکھیں۔

Scanned with CamScanner

سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کی خلافت با کرامت

حضرت عمر فاروق نے اپنی شہادت سے کچھ عرصہ قبل ایک خواب دیکھا جسے آپ نے ایک خطبہ میں بیان فرمایا ابو طلحہ یعمری کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے خطبہ کے دوران فرمایا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک سرخ رنگ کے مرغ نے مجھے ایک دو چونچیں ماری ہیں (تاریخ عمر ص ۲۳۸ مستدرک ص ۹۷ ج ۳) پھر فرمایا اس خواب کی تعبیر یہ معلوم ہوتی ہے کہ میری موت کا وقت قریب آگیا ہے (معرفۃ الصحابہ ج ۱ ص ۶۷)

حضرت علی مرتضیٰ کی اہلیہ حضرت اسماء نے بھی آپ کے اس خواب کی یہی تعبیر دی اور ساتھ ہی کہا کہ آپ کو ایک عجمی شخص قتل کرے گا (مسند احمد ج ۱ ص ۱۵ تاریخ عمر ص ۲۳۸)

اس کے بعد فرمایا کہ لوگوں کا اصرار ہے کہ میں کسی کو اپنا جانشین مقرر کر جاؤں حالانکہ اللہ تعالیٰ اسلام اور خلافت کو کبھی ضائع نہیں کرے گا ﴿ان اللہ یحفظ دینہ﴾ اگر میری موت جلد واقع ہو جائے تو انتخاب خلیفہ کے لئے ان چھ آدمیوں کی ایک مجلس بنادی جائے جن سے رسول اللہ ﷺ راضی رہے ہیں (تاریخ الخلفاء ص ۱۳۶)

راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے یہ بات جمعہ کے خطبہ میں کہی تھی اور پھر بدھ کے دن آپ پر قاتلانہ حملہ ہو گیا (مسند احمد)

حضرت عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں کہ

حضرت عمر پر قاتلانہ حملہ کے بعد لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ امر خلافت کسی کے سپرد

Scanned with CamScanner

کر دیجئے آپ نے فرمایا کہ اگر میں سپرد نہ کروں تو اتباع ہے رسول اللہ ﷺ کا کیونکہ آپ نے خلافت کسی کے سپرد نہیں فرمائی تھی اور اگر سپرد کروں تو اتباع ہے ابوبکر کا کیونکہ انہوں نے خلافت کو میرے سپرد فرمایا تھا اگرچہ مجھ کو دونوں باتوں کا حق حاصل ہے مگر میں اپنے بعد کا بار اپنے سر پر نہیں رکھتا (حسن العزیز ج ۳ ص ۱۸۸)

ان أترك فقد ترك من هو خير منى رسول الله ﷺ وان استخلف فقد استخلف من هو خير منى أبوبكر رضى الله عنه (مسند احمد ج ۱ ص ۱۷ و ص ۷۷ تاریخ عمر ص ۲۴۵ ریاض ج ۱ ص ۴۱۴)

جب مرض نے شدت اختیار کرلی اور علاج معالجہ کے باوجود تکلیف اور بیماری میں کوئی فرق نہ ہوا اور محسوس ہونے لگا کہ آپ کی زندگی کا چراغ کسی وقت بھی گل ہو جائے گا تو لوگوں نے آپ سے گذارش کی کہ اب آپ اپنا جانشین مقرر فرمائیں تو آپ نے فرمایا کہ خلافت کے لئے وہ چھ آدمی زیادہ مستحق ہیں جن سے حضور ﷺ خوش رہے آپ کو حضور ﷺ کا یہ ارشاد گرامی بھی معلوم تھا

یا ایها الناس انی عن ابی بکروعمر وعثمان وعلی وطلحة والزبیر وعبدالرحمن بن عوف والمهاجرین الاولین راض فاعرفوا ذلك لهم (رواہ الطبرانی سیرت نبویہ ج ۴ ص ۴۲۶ لابن کثیر منہاج السنہ ج ۸ ص ۴۱۷)

آپ نے جن چھ حضرات کا نام پیش کیا وہ یہ ہیں

(۱) حضرت عثمان بن عفان...... (۲) حضرت علی بن ابی طالب...... (۳) حضرت طلحہ بن عبید اللہ...... (۴) حضرت زبیر بن عوام...... (۵) حضرت سعد بن ابی وقاص...... (۶)

Scanned with CamScanner

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف...... رضی اللہ عنہم اجمعین
یہ چھ حضرات عشرہ مبشرہ میں سے ہیں حضور علیہ السلام نے ان کا نام لے کر انہیں جنت کی بشارت دی ہے اور کھلے عام ان سب کو جنتی فرمایا ہے حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۶ھ) نے اس سلسلے میں ایک نکتہ یہ بیان کیا ہے

خلافت خاصہ کے لوازم میں سے ایک یہ ہے کہ خلیفہ بہشت کی بشارت پا چکا ہو یعنی حضور علیہ السلام نے اپنی زبان مبارک سے خاص نام لے کر بغیر کسی تعلق یا شرط کے فرمایا ہو کہ فلاں شخص اہل بہشت میں سے ہے اور اس کا انجام کار نجات اور سعادت ہے بہ شرط اس لئے ہے کہ اس بشارت سے آخر حال میں اس شخص کی سعادت اور اس کے ایمان اور تقوی کا قطعی ثبوت ملتا ہے اور چونکہ خلفاء آخر حال میں خلافت کے منصب پر مامور ہوئے تھے اور خلافت ہی کی حالت میں دنیا سے گزر گئے (اس لئے اگر وہ مبشر بہ بہشت ہوں گے تو معلوم ہوگا کہ خلافت کی حالت میں وہ لوگ متقی اور ایماندار اور نجات یافتہ اور باسعادت رہے) اور نیز اس بشارت سے یہ ظن جو قریب یقین کے ہے حاصل ہوتا ہے کہ تمام عمر وہ شخص نیک اعمال اور گناہوں سے مجتنب اور طاعت کرنے والا رہے گا اگرچہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک گناہ کبیرہ کرنے والے کی مغفرت جائز ہے گو قلیل الوجود ہے لیکن یہاں (یعنی مبشر بہ بہشت سے اگر کبائر کا ارتکاب جائز رکھا جائے تو) تلبیس عظیم و تدلیس شدید لازم آتی ہے (کیونکہ مبشر بہ بہشت ہونا ذہن کو صدور کبائر کے خیال سے باز رکھتا ہے) حالانکہ حضور علیہ السلام سے تلبیس و تدلیس کی نفی ہو چکی ہے (رہی بات خلفائے

Scanned with CamScanner

اربعہ کے مبشر بہ بہشت ہونے کی تو) خلفائے اربعہ کے لئے جنت کی بشارت اس درجہ حد تواتر کو پہنچ گئی ہے کہ اس کے خلاف کا احتمال ہی باقی نہیں رہا۔ (ازالۃ ج ا ص ۴۹)

حضرت عمر فاروق نے چھ جنتی حضرات کا نام لے کر ان کی کمیٹی بنادی اور فرمایا میں زندہ اور مردہ ہونے کی حالت میں ان کی بات کو برداشت نہیں کروں گا (یعنی تمہارا انکار نہیں سنوں گا)

لا أتحمل أمرهم حيا وميتا وان يرد الله به خيرا يجمعكم على خير هؤلاء كما جمعكم على خيركم بعد نبيك ﷺ (البدایہ ج ۷ ص ۱۴۵)

اور اگر اللہ تعالی نے تم سے بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے تو وہ تم کو ان میں سے بہتر آدمی پر متفق کردے گا جیساکہ اس نے تم کو نبی اکرم ﷺ کے بعد تمہارے بہترین شخص (حضرت ابوبکر صدیق) پر متفق کردیا تھا۔ (البدایہ ج ۷ ص ۲۸۹ اردو)

حضرت عمر فاروق کے ذہن میں دو نام ایسے تھے جنہیں آپ اپنا جانشین بنانا چاہتے تھے آپ نے ایک مرتبہ فرمایا

اگر میری موت کا وقت قریب آجائے اور ابو عبیدہ بن الجراحؓ زندہ ہوں تو میں ان کو خلیفہ بنادوں گا اور اس انتخاب پر اگر اللہ تعالی دریافت فرمائیں گے تو میں کہوں گا کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے کہ ہر نبی کا ایک امین ہوتا ہے اور ابو عبیدہ اس امت کے امین ہیں

إن لكل أمة أمينا وإن أميننا ايتها الامة أبو عبيدة بن الجراح (صحيح

بخاری ج ۱ ص ۵۳۰)

اور اگر میری زندگی میں حضرت ابو عبیدہ فوت ہو جائیں اور میری موت کا وقت قریب ہو تو میں معاذ بن جبل کو اپنا خلیفہ بناؤں گا اور ان کے بارے میں اگر اللہ پوچھیں تو میں کہوں گا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جب علماء اللہ کے دربار میں حاضر ہوں گے تو معاذ ان سے بہت آگے آگے ہوں گے (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۴۰ مسند احمد ج ۱ ص ۳۲)

حضرت عمر فاروق کا خیال حضرت سالم مولی ابی حذیفہ کے بارے بھی یہی تھا اور آپ فرماتے تھے کہ اگر میں ان کو خلیفہ بنالوں اور کل میرا پروردگار مجھ سے اس کے بارے میں پوچھے گا تو میں کہوں گا کہ میں نے آپ کے نبی ﷺ کو یہ کہتے سنا ہے کہ سالم اللہ سے دل کی گہرائی اور سچائی سے محبت کرتا ہے

سمعت نبيك وهو يقول انه يحب الله حقا من قلبه (کنز العمال ج ۱۲ ص ۶۷۵)

حضرت عمر فاروق اپنی اس تمنا کو اس لئے عملی جامہ نہ پہنا سکے کہ حضرت ابو عبیدہ اور حضرت معاذ بن جبل کا آپ کی حیات میں انتقال ہو چکا تھا حضرت ابو عبیدہ ۱۸ ہجری اور حضرت معاذ بن جبل نے بھی اسی سال یعنی ۱۸ ہجری میں وفات پائی تھی

حضرت عمر فاروق کی اس تمنا اور ارادہ سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ خلافت اور امارت کے لئے امانت علم اور محبت الہی ایک بنیاد کی طرح ہیں ان سب کے بغیر خلافت کا نظام درست نہیں رہتا اس سے آپ یہ بھی اندازہ کر سکتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق امانت اور علم اور محبت الہی کے کس اونچے مقام پر کھڑے ہوں گے۔

حضرت عمر فاروق نے اسی وصیت میں یہ بھی فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر سے خلافت کے کاموں میں مشورہ میں لینے میں تو کوئی حرج نہیں لیکن خلافت سے ان کا کوئی تعلق

Scanned with CamScanner

نہیں ہوگا اس کو والی اور حاکم نہ بنایا جائے اسی طرح آپ نے حضرت سعید بن زید جو عشرہ مبشرہ میں سے تھے ان کا نام بھی پیش نہیں کیا کیونکہ وہ آپ کے چچازاد بھائی تھے آپ ڈرتے تھے کہ کہیں آپ کی وجہ سے ان کا لحاظ نہ کیا جائے آپ نے اس فہرست میں سے ان کو شامل نہ کیا خشی أن یراعی فیولی لکونه ابن عمه (البدایہ ج ۷ ص ۱۴۵)

اور ساتھ ہی حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تین دن کے اندر اندر خلیفہ کا فیصلہ ہو جانا چاہئیے اس دوران لوگوں کو نماز پڑھانے کی ذمہ داری حضرت صہیب رومی کی ہوگی آپ نے ان چھ حضرات میں سے کسی ایک کو نماز کی امامت نہ سونپی اس لئے کہ پھر لوگ یہ سمجھیں کہ آپ نے مسلمانوں کی امامت کبری کے لئے بھی انہیں پسند کر لیا ہے اور اب وہی مسلمانوں کے امیر بنائے جائیں آپ نے حضرت صہیب رومی کو نماز کی امامت کے لئے تو کہا لیکن ان کا نام اپنے جانشینوں کی فہرست میں نہیں رکھا

حضرت عمر فاروق نے یہ بات بھی بتادی تھی کہ میرا خیال ہے کہ لوگ اچھی طرح یہ جانتے ہیں حضور ﷺ کی اس جماعت میں حضرت عثمان اور حضرت علی کے برابر کوئی دوسرا نہیں ہے نیز یہ دونوں حضور ﷺ پر اترنے والی وحی لکھتے تھے

ماظن الناس یعدلون بعثمان وعلی أحدا انهما كانا یکتبان الوحی بین یدی رسول الله ﷺ بما ینزل به جبرئیل علیه (البدایہ ج ۷ ص ۱۴۵)

حضرت ابوبکر صدیق نے جب حضرت عمر کے بارے میں حضرت عثمان سے پوچھا تھا تو انہوں نے آپ کے بارے میں اپنی رائے پیش کی اس پر حضرت ابوبکر نے فرمایا

اللہ تم پر رحم کرے واللہ اگر میں عمر کو چھوڑ دیتا تو ان کے بعد تم کو نہ چھوڑتا

Scanned with CamScanner

(یعنی میں اپنا جانشین تم کو بناتا) (حیاۃ الصحابہ ج۲ ص۱۹)

حضرت عمر فاروق نے ان چھ نفوس قدسیہ کا نام بتانے کے بعد فرمایا کہ اب آپ لوگ اس بارے میں مشورہ فرمالیں اور جو فیصلہ ہو مجھے بتادیں دو دنوں کی مشاورت کے باوجود کوئی فیصلہ نہ ہو پایا حضرت عمر نے چونکہ مشورہ کے لئے تین دن دئے تھے اس لئے ان چھ حضرات کی مجلس شوری نے آپ کے وفات کے بعد اجتماع کیا حضرت عمر فاروق کی نماز جنازہ حضرت عثمان اور حضرت علی پڑھانا چاہتے تھے اور اس کے لئے آگے بھی بڑھ گئے تھے مگر حضرت عبدالرحمن بن عوف نے ان کو روک دیا اور فرمایا کہ جنہیں حضرت عمرؓ نے نماز پڑھانے کے لئے کہا ہے وہی نماز پڑھائیں گے چنانچہ حضرت صہیبؓ نے ہی آپ کی نماز جنازہ پڑھائی

حضرت عمر فاروق کی تدفین کے بعد جب ان چھ حضرات کا مشورہ ہوا تو حضرت عبدالرحمن بن عوف نے تجویز دی کہ ہم میں سے ایک ایک شخص ایک کے نام کی سفارش کرے چنانچہ سب نے اس پر اتفاق کر لیا حضرت زبیر بن عوام نے حضرت علی کا نام پیش کیا حضرت طلحہ نے حضرت عثمان کا نام پیش کیا اور حضرت سعد بن وقاص نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کو اپنا حق دے دیا اب معاملہ تین حضرات میں دائر ہو گیا حضرت عبدالرحمن بن عوف نے کہا کہ میں اپنا نام واپس لیتا ہوں اور اللہ میرا اور اسلام کا مددگار ہے آپ دونوں حضرات میری صواب دید پر اپنا معاملہ میرے سپرد کر دیں جس کا نام میں پیش کروں اسے دوسرا قبول کرلے اور میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ سب سے افضل شخص کے انتخاب کرنے میں کوتاہی نہ کروں گا (ازالۃ ج ۱ ص ۲۷۵) چنانچہ حضرت عثمان اور حضرت علی نے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ سے اس بات کا اقرار کر لیا

Scanned with CamScanner

حضرت عبدالرحمٰن نے حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ دونوں کے فضائل و کمالات بیان فرمائے اور ان سے کہا کہ اگر وہ انہیں خلیفہ بنالیں تو وہ عدل و انصاف سے کام لیں گے اور اگر ان پر کسی کو امیر مقرر کر دیں تو وہ اس امیر کی بات سنیں گے اور اس کی بات مانیں گے حضور علیہ السلام کے ان دونوں دامادوں نے اس بات کا اقرار کیا

والله عليك لئن امرتك لتعدلن ولئن امرت عثمان لتسمعن ولتطيعن ثم خلا بالآخر فقال له مثل ذلك (ازالۃ ج ا ص ۲۷۵)

حضرت عبدالرحمٰن نے اپنی ممکنہ حد تک اہل شوری اجلہ صحابہ اور دیگر لوگوں سے پوچھا سب کا رجحان حضرت عثمان کی طرف ہی پایا حتی کہ شروع دنوں میں آپ نے جب حضرت علی مرتضیٰ سے کہا کہ اگر میں آپ کے بجائے کسی اور کو خلیفہ بناؤں تو وہ کون ہو؟ حضرت علی نے فرمایا وہ حضرت عثمان ہوں۔ آپ نے حضرت عثمان سے تنہائی میں پوچھا کہ اگر میں آپ کی بجائے کسی دوسرے کو خلیفہ بناؤں تو وہ کون ہونا چاہیئے حضرت عثمان نے حضرت علی مرتضیٰ کا نام پیش کیا۔

وكان عبدالرحمن بن عوف قبل ان يتخلى عنها أحد قد خلا بعثمان فقال له فان لم نبايعك فمن تشير علی قال علی وقال لعلی إن لم نبايعك فمن تشير علی قال عثمان ثم دع الزبير فقال إن لم نبايعك فمن تشير علی قال علی وعثمان (تاریخ ابن خلدون ج ۲ ص ۹۹۶۔ عقیدہ سفارینی ج ۲ ص ۳۱۷ البدایہ ج ۷ ص ۱۴۶)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے اہل مدینہ کے بڑوں چھوٹوں حتی کہ بعض گھریلو عورتوں سے بھی مشورہ طلب کیا حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں سب لوگوں نے حضرت عثمان بن عفان کے

Scanned with CamScanner

بارے میں رائے پیش کی

فلم یجد اثنین یختلفین فی تقدم عثمان بن عفان (ایضا)

حافظ ابن حجر مکی شافعی (۹۷۳ھ) لکھتے ہیں

فلا یخلوا به رجل ذو رأی فیعدل بعثمان احدا (صواعق محرقہ ص۱۰۶)

حارثہ بن مضرب نے حضرت عمرؓ کے دور میں حج کیا تھا وہ اس وقت کی بات اس طرح بتاتے ہیں

حججت فی أمارة عمرفلم یکونوا یشکون أن الخلافة من بعده لعثمان (المصنف لابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۴۴۱)

کسی کو اس بات میں شک نہ تھا کہ حضرت عمرؓ کے بعد حضرت عثمان امت کی باگ دوڑ سنبھالیں گے۔

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ اور حضرت حذیفہؓ قریب قریب بیٹھے ہوئے تھے حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا خیال ہے میرے بعد قوم کس کو خلیفہ منتخب کرے گی حضرت حذیفہ نے جواب میں حضرت عثمان کا نام لیا

من تری قومك یؤمرون قال ان الناس قد أسندوا أمرهم إلى إبن عفان (المصنف لابن ابی شیبہ) قلت قد نضر الناس الى عثمان بن عفان وشهروه لها (مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۴۹)

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ لوگ ان ایام میں اکٹھے ہو کر حضرت عبدالرحمن سے مشورہ کرتے تھے اور کوئی صاحب الرائے کسی کو حضرت عثمان کے برابر نہ سمجھتا تھا

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہؒ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں

Scanned with CamScanner

لم يختلف أحد فى خلافة عثمان ولكن بقى عبدالرحمن يشاورالناس ثلاثة أيام وأخبر أن الناس لايعدلون بعثمان وانه شاورحتى العذارى فى خدورهن وان كان فى نفس أحد كراهة لم ينقل (منهاج السنة ج ۲ ص ۳۵۰)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف دن رات اس بارے میں لوگوں سے رائے لیتے رہے آپ اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوتے استخارہ فرماتے اور صاحب الرائے حضرات سے مشورہ فرماتے رہے تاہم انہوں نے زیادہ حضرات کا رجحان حضرت عثمانؓ کی طرف پایا چنانچہ آپ نے حضرت علی مرتضٰی اور حضرت عثمان بن عفان کو الگ الگ اپنے پاس بلایا اور ان سے فرمایا میں نے آپ دونوں کے بارے میں لوگوں سے پوچھا ہے اور میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ وہ کسی کو آپ دونوں کے برابر قرار دیتے ہوں پھر آپ نے دونوں سے عہد لیا کہ اگر انہیں خلیفہ بنایا جائے تو وہ عدل سے کام لیں گے اور ان پر کسی کو امیر بنایا جائے تو وہ اس کی بات سنیں گے اور اس کی اطاعت کریں گے پھر آپ ان دونوں کو لے کر مسجد میں تشریف لائے آپ نے وہ عمامہ سر پر رکھا جو انہیں حضور ﷺ نے پہنایا تھا اور آپ نے اپنی تلوار لی مسجد میں اعلان عام ہوا انصار و مہاجرین مسجد میں تشریف لائے مسجد لوگوں سے کھنچا کھنچ بھری ہوئی تھی اور سب لوگ ایک دوسرے سے مل مل کر بیٹھے ہوئے تھے

حضرت عبدالرحمٰن منبر رسول پر آئے طویل قیام فرمایا آپ کی آنکھوں میں آنسو تھے اور آپ نے طویل دعا فرمائی پھر خطبہ دیا اور کہا

اے لوگو میں نے پوشیدہ اور علانیہ طور پر تمہاری رائیں لیں ہیں اور میں نے تم کو ان دو آدمیوں کے برابر کسی کو قرار دیتے نہیں سنا اے علی میرے قریب آیئے حضرت علی آگے

Scanned with CamScanner

آئے آپ نے ان کے ہاتھ کو پکڑا اور فرمایا کیا آپ کتاب اللہ اور اس کے نبی کی سنت اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی کی سنت کی پابندی پر بیعت کرتے ہیں آپ نے کہا میں اپنی کوشش اور طاقت کے مطابق کروں گا

لكن على جهدى من ذلك وطاقتى (البدایہ ج ۷ ص ۱۴۶)

حافظ ابن حجر مکی لکھتے ہیں کہ حضرت علی نے کہا

فیما استطعت (صواعق محرقہ ص ۱۰۶) جس قدر میں کر سکتا ہوں کروں گا

پھر آپ نے حضرت عثمان غنی کو بلایا اور ان سے بھی یہی بات پوچھی

أبايعك على كتاب الله وسنة رسوله وسيرة أبى بكر وعمر (صواعق ص ۱۰۶)

حضرت عثمان نے فرمایا جی ہاں میں اللہ کی کتاب اس کے نبی کی سنت اور شیخین کی سیرت کی پابندی پر عہد کرتا ہوں

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے اس کے بعد آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی حضرت عثمان کا ہاتھ حضرت عبدالرحمٰن کے ہاتھ میں تھا آپ نے کہا

اے اللہ سن اور گواہ رہ اے اللہ سن اور گواہ رہنا اے اللہ سن اور گواہ رہنا اے اللہ میں نے وہ ذمہ داری حضرت عثمان کی گردن میں ڈال دی ہے جو میری گردن پر پڑی ہوئی تھی

☆......ایک شبہ اور اس کا ازالہ

شیعہ علماء یہ پراپیگنڈہ کرتے نہیں شرماتے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت عثمان کو اس لئے خلیفہ بنالیا کہ وہ ان کے نسبی رشتہ دار تھے انہوں نے حضرت عثمان کو رشتہ

Scanned with CamScanner

دار ہونے کی بناء پر خلیفہ بنالیا تھا۔

جواباً گزارش ہے کہ شیعہ علماء کی یہ بات صحیح نہیں اور نہ وہ اس پر کوئی ثبوت لا سکتے ہیں تاریخ گواہ ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن حضرت عثمان کے نسبی رشتہ دار تھے نہ وہ آپ کے قریبی عزیز تھے اور نہ آپ کے قبیلے اور خاندان میں سے تھے حضرت عثمان بنو امیہ میں سے تھے جبکہ حضرت عبدالرحمٰن بنو زہرہ میں سے تھے شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں

فان عبدالرحمن ليس أخا لعثمان ولا إبن عمه ولا من قبيلته أصلا بل هذا من بنى زهرة وهذا من بنى أمية وبنو زهرة إلى بنى هاشم أكثر ميلا إلى بنى أمية فان بنى زهرة أخوال النبى ﷺ ومنهم عبدالرحمن بن عوف وسعد بن ابى وقاص الذى قال له النبى هذا خالى فليرنى امرؤ خاله فان النبى يؤاخ بين مهاجرى ومهاجرى ولا بين انصارى وانصارى وانما آخى بين المهاجرين والانصار فآخى بين عبدالرحمن بن عوف وسعد بن الربيع الانصارى وحديثه مشهور ثابت فى الصحاح وغيرها (منہاج السنۃ ج۶ ص۱۷۲)

آپ ہی بتائیں کہ اگر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے محض رشتہ داری کا خیال رکھا ہوتا اور اس بناء پر حضرت عثمان کو حضرت علی پر فوقیت دے رہے تھے تو حضرت علی مرتضیٰ نے کبھی یہ بات کیوں نہیں اٹھائی کیا آپ نے اس وقت یا اپنے دور خلافت میں کبھی کہا کہ حضرت عمر کے بعد خلافت کا اصل حقدار تو میں تھا جبکہ حضرت عبدالرحمٰن نے محض اور محض نسبی رشتہ داری کی وجہ سے حضرت عثمان کو خلافت سپرد کردی اور کھلے عام انہوں

نے جانبداری کا مظاہرہ کیا ہے

رہی یہ بات ان کے درمیان سسرالی رشتے تھے تو پیش نظر رہے کہ یہ بھی کوئی قریبی مصاہرت نہ تھی کہ جس کی وجہ سے آپ نے انہیں خلیفہ بنالیا تھابلکہ اس اعتبار سے تھی کہ حضرت ولید بن عقبہ کی بہن ام کلثوم حضرت عبدالرحمٰن کی اہلیہ تھی

جہاں تک حضرت علیؓ سے منسوب اس روایت کا تعلق ہے کہ انہوں نے آپ پر اس سسرالی رشتہ کا لحاظ رکھنے کا الزام لگایا تو معلوم ہونا چاہئیے کہ یہ سب مجہول روایوں کی روایات ہیں اور یہ سب کی سب بے بنیاد ہیں یار لوگوں نے حضرت عبدالرحمٰنؓ اور حضرت عثمانؓ کو بدنام کرنے کے لئے اس قسم کے کئی من گھڑت افسانے بنائے ہوئے ہیں حافظ ابن کثیر اس پر لکھتے ہیں

فهي مردودة على قائليها وناقليها (البدایہ ج ۷ ص ۱۴۷)

امام شمس الدین ذہبی (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں کہ خلیفہ کے انتخاب کے سلسلے میں حضرت عبدالرحمٰن کا بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے مشورہ کے وقت اپنے آپ کو اس عہدہ سے الگ کر لیا تھا اور امت کو حضرت عثمان کی خلافت پر جمع کر کے آپ نے نہایت عظیم الشان دینی خدمت انجام دی اگر آپ جانب داری یا اقرباء پروری سے کام لیتے تو آپ خود خلیفہ بن جاتے یا پھر اپنے چچازاد بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص کو خلیفہ بنا لیتے آپ لکھتے ہیں

ومن افضل اعمال عبدالرحمن عزله نفسه من الامر وقت الشورى واختياره للأمة من أشار به اهل الحل والعقد فنهض في ذلك أتم نهوض على جمع الامة على عثمان ولو كان محابيا فيها لأخذها لنفسه أو لولاها ابن عمه وأقرب الجماعة اليه سعد بن ابى وقاص

Scanned with CamScanner

(سیر اعلام النبلاء ج ۱ ص ۸۶ للإمام الذہبی)

☆......ایک سوال اور اس کا جواب

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے صحابہ کرام اور دیگر چھوٹے بڑے حضرات سے مشورہ مانگا تو اتنی بڑی اکثریت نے حضرت عثمان کے حق میں رائے کیوں دی تھی وہ کونسا سبب تھا جس کی بناء پر بڑے بڑے صحابہ حضرت عثمان کے حق میں ووٹ دے رہے تھے؟

☆......الجواب

یہ صحیح ہے کہ صحابہ کرام نے حضور علیہ السلام سے کسی ایک کے بارے میں خلافت سلطنت کی نص نہ سنی تھی اور سب جانتے تھے کہ حضور علیہ السلام نے کسی کو بھی نام لے کر متعین نہیں کیا ہے تاہم وہ حضور علیہ السلام سے حضرت عثمانؓ کے بارے میں تیسرے خلیفہ ہونے پر بہت سے غیبی اشارے سن چکے تھے اور اس سلسلے میں ان کے سامنے بہت سے ارشادات اور واقعات تھے جو بتاتے تھے کہ حضرت عثمان اس ترتیب میں کس مقام پر کھڑے ہیں ہم آگے چل کر حضور علیہ السلام کے ارشادات سے اس کی مزید وضاحت پیش کریں گے اور بتائیں گے کہ حضور علیہ السلام نے کس طرح ان کے لئے تیسری خلیفہ ہونے پر اشارے دئے تھے

☆......حضرت علی مرتضیٰؓ کا بیعت کرنا

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی یہ پکار ابھی ختم بھی نہ ہونے پائی تھی کہ مسلمان حضرت عثمان کی بیعت پر ٹوٹ پڑے منبر رسول کے قریب بڑا مجمع اکٹھا ہو گیا اور حضور علیہ السلام کی دی ہوئی ایک پیشگوئی پوری ہو گئی عبداللہ بن حوالہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

Scanned with CamScanner

ذات یوم تهجمون علی رجل معتجر ببردة یبایع الناس من اهل الجنة فهجمت علی عثمان رضی الله عنه وهو معتجر ببردة حبرة یبایع الناس (مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۰۵ ازالۃ ج ۱ ص ۲۷۷)

تم لوگ ایک روز بیعت کرنے کے لئے اس شخص پر ہجوم کرو گے جو چادر کا عمامہ باندھے ہوئے ہوگا اور لوگوں سے بیعت لے رہا ہوگا (چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ) ہم لوگ حضرت عثمان کے گرد ہجوم کئے ہوئے تھے اور آپ اس وقت حیرہ کی چادر اپنے سر پر لپیٹے ہوئے تھے اور لوگوں سے بیعت لے رہے تھے

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف منبر رسول پر حضور کی نشست پر بیٹھ گئے اور حضرت عثمان کو ایک زینہ نیچے بٹھایا سب سے پہلے حضرت عبدالرحمٰن اور حضرت علی نے بیعت فرمائی اور پھر مسلمانوں کے جم غفیر نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی (صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۰۷۰)

☆......ارفع یدك یا عثمان فبایعه فبایع له علی وولج اهل الدار فبایعوه (صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۲۵ سنن کبری ج ۸ ص ۱۵۱ للبیہقی)

☆......انا رایت علیا بایع عثمان اول الناس ثم تتابع الناس فبایعوا (ایضا)

☆......ثم بایعه علی (المصنف لعبدالرزاق ج ۵ ص ۴۷۸)

☆......اول من بایع لعثمان عبدالرحمن بن عوف ثم علی بن ابی طالب (طبقات ج ۳ ص ۴۵) وبایعه علی (صواعق ص ۱۰۶)

حافظ ابن حجر مکی (۹۷۳ھ) لکھتے ہیں

ان سب روایات سے حضرت عثمان کی بیعت کی صحت اور صحابہ کا اس پر اجماع

Scanned with CamScanner

ثابت ہو گیا اور یہ بھی کہ اس بارے میں کوئی شبہ اور جھگڑا نہیں ہوا اور حضرت
علی بھی جملہ مبایعین میں شامل تھے اور آپ نے حضرت عثمان کی تعریف فرمائی
ہے۔(صواعق محرقہ ص ۱۰۶)

اگر کسی دوست کو علمائے اہل سنت کے ان بیانات سے اتفاق نہ ہو تو وہ کم از کم شیعہ کے شیخ
الطائفہ ابو جعفر طوسی (۴۶۰ھ) کی بات تو مان لیں موصوف حضرت علی مرتضیٰ سے نقل
کرتے ہیں

لما قتل جعلنی سادس ستة فدخلت حيث ادخلنی وكرهت ان
افرق جماعة المسلمين واشق عصاهم فبايعتم عثمان فبايعته (امالی
الشیخ الطوسی ص ۱۲۱ طبع نجف)

جب حضرت عمر پر قاتلانہ حملہ ہوا تو انہوں نے مجھے مجلس شوریٰ کے چھ
آدمیوں میں سے ایک بنایا تو میں ان میں شریک ہوا اور میں نے مسلمانوں کی
جماعت میں فرقہ بندی کو ناپسند کیا اور اتفاق کی لکڑی کو توڑنا اچھا نہیں سمجھا تم
سب نے حضرت عثمان کی بیعت کی میں نے بھی عثمان سے بیعت کر لی

(نوٹ) شرح نہج البلاغۃ لابن ابی الحدید (۶۵۶ھ) ج ۲ ص ۹۷ و ص ۶۱۷ اور ناسخ التواریخ
از مرزا تقی سپر (ج ۲ ص ۴۴۹) پر بھی حضرت علی کا حضرت عثمان کے ہاتھ پر بیعت کرنا
مذکور ہے۔

اب جو لوگ یہ کہیں کہ بیشک حضرت علی نے حضرت عثمان کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھی
لیکن وہ بیعت درست نہ تھی اور اللہ کے ہاں اس طرح کی بیعت کا کوئی مقام نہیں ہے تو
انہیں سوچنا چاہئیے کہ وہ یہ بات کن لوگوں کے بارے میں کہہ رہے ہیں حضرت عثمان کی

Scanned with CamScanner

بیعت اجلہ صحابہ کرام نے کی تھی جن میں ہزاروں مہاجرین وانصار صحابہ تھے اور یہ انبیاء کے بعد انسانوں کی وہ مقدس ترین جماعت ہے جس پر اللہ کی رضا اتری ہے۔ حضرت عثمان کی بیعت جن لوگوں نے کی اور جو لوگ آپ کو خلافت کے منصب پر لائے حضرت علی مرتضٰی کے ہاں ان کا کیا مقام ہے اسے دیکھیں آپ ایک خطبہ میں فرماتے ہیں

انما الشوری للمهاجرين والانصار فان اجتمعوا على رجل وسموه اماما كان ذلك لله رضی (نہج البلاغۃ ج ۲ ص ۷)

بیشک خلافت کے مشورہ کا حق واختیار مہاجرین وانصار کے لئے ہے کسی دوسرے کے لئے نہیں اگر مہاجرین وانصار کسی ایک شخص پر متفق ہو جائیں اور اسے اپنا امام بنالیں تو اللہ کے ہاں وہ پسندیدہ امام ہوگا

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عثمان کی خلافت اللہ کے نزدیک پسندیدہ خلافت تھی اور آپ اللہ کے مقبول بندوں میں سے تھے اور جن لوگوں نے آپ کا انتخاب کیا وہ سب بھی اللہ کے پسندیدہ حضرات تھے انہوں نے اللہ کی رضا جوئی اسلام کی سربلندی اور بغیر کسی جبر و دباؤ کے حضرت عثمان کا انتخاب فرمایا تھا شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ (۷۲۸ ھ) لکھتے ہیں

قال الامام احمد بن حنبل لم يتفق الناس على بيعة كما اتفقوا على بيعة عثمان ولاه المسلمون بعد تشاورهم ثلاثة ايام وهم مؤتلفون متفقون متحابون متوادون معتصمون بحبل الله جميعا ۔۔۔ فلم يعدلوا بعثمان غيره كما اخبر بذلك عبدالرحمن بن عوف ۔۔۔ (منہاج السنۃ ج ۶ ص ۳۵۱)

حضرت امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ حضرت عثمان کی بیعت پر جس طرح

Scanned with CamScanner

لوگوں کا اتفاق ہوا اس طرح کسی بیعت پر نہیں ہوا اہل اسلام نے تین دن آپس میں مشورہ کیا اور اس کے بعد آپ کو مسلمانوں کا والی بنایا اور اس پر متفق ہو گئے انہوں نے آپس میں محبت ومودت کے ساتھ اللہ کے دین کی رسی کو اکٹھا ہو کر مضبوط پکڑ لیا۔۔۔ انہوں نے کسی دوسرے کو حضرت عثمان کے برابر نہ جانا جیسا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنے بیان میں اس کی خبر دی ہے۔

آپ ایک اور مقام پر لکھتے ہیں

فانهم كلهم بايعوا عثمان بن عفان من غير رغبة ولا رهبة ولم ينكر هذه الولاية منكر منهم (منہاج السنۃ ج ۶ ص ۱۵۳)

آپ ایک اور مقام پر لکھتے ہیں

وامابيعة عثمان فلم يتخلف عنها أحد مع كثرة المسلمين وانتشارهم من أفريقية إلى خراسان ومن سواحل الشام إلى أقصى اليمن ومع كونهم كانوا ظاهرين على عدوهم من المشركين وأهل الكتاب يقاتلونهم وهى فى زيادة فتح وانتصار ودوام دولة ودوام المسلمين على مبايعته والرضا عنه ست سنين خلافته معظمين له ومادحين له لا يظهر من احد منهم التكلم فيه بسوء (منہاج ج ۸ ص ۳۱۵)

آپ ایک جگہ لکھتے ہیں

جميع المسلمين بايعوا عثمان بن عفان ولم يتخلف عن بيعته احد

Scanned with CamScanner

...... لا عن رغبة أعطاهم اياها ولا عن رهبة أخافهم بها ...... وهذا من الادلة الدالة على ان عثمان أفضل لانهم قدموه باختيارهم واشتوارهم (منهاج ج۱ص ۵۳۴)

تمام مسلمانوں نے حضرت عثمان کی بیعت کی اور کوئی بھی ان میں سے پیچھے نہ رہا۔ انہوں نے بغیر کسی لالچ اور خوف کے آپ کی بیعت کی تھی اور یہ اس بات پر دلیل ہے کہ حضرت عثمان ان میں افضل تھے اس لئے ان لوگوں نے اپنی خوشی اور باہمی مشورے سے آپ کو خلیفہ بنایا

حضرت عبداللہ بن مسعود اکثر وبیشتر اپنے خطبہ میں فرماتے تھے

أمرنا خير من بقى ولم نال (طبقات ج ۳ ص ۴۶)

ہم میں سے اب جو لوگ باقی رہ گئے ہیں ہم نے ان میں سے سب سے بہتر شخص کو امیر بنایا ہے اور ہم نے اس میں کوئی کوتاہی نہیں کی

آپ جب کوفہ گئے تو وہاں کے مسلمانوں کے سامنے بھی یہی بات کی اور کہا کہ خلافت کے لئے ہمیں حضرت عثمان سے بہتر کوئی نظر نہ آیا ہم نے اس جستجو میں کوئی کمی کوتاہی نہیں کی تھی اسلئے ہم نے ان سے بیعت کر لی آپ لوگ بھی ان سے بیعت کر لیں (ایضا)

حافظ ابن تیمیہ اس پر لکھتے ہیں

وذو الفوق هو السهم يعنى اعلانا سهما فى الاسلام (منهاج ج ۸ ص ۲۲۷)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی فرماتے ہیں

استخلفنا خير من بقى ولم ناله (طبقات ج ۳ ص ۴۶

ہم نے اس آدمی کو خلیفہ بنایا جو زندہ لوگوں میں سب سے بہتر ہے اور ہم نے

Scanned with CamScanner

اس میں کوئی غلط کام نہیں کیا

امام ربانی مجدد الف ثانی (۱۰۳۴ھ) لکھتے ہیں

علماء فرمودہ اند کہ آنقدر اتفاق واجماع کہ بر خلافت حضرت ذی النورین رضی اللہ عنہ بحصول پیوستہ است بر خلافت ہیچ یکے از حضرات خلفاء ثلثہ دیگر بحصول نہ پیوستہ زیراکہ دربدو خلافت اور ضی اللہ عنہ چوں بکنوں ترددبودہ (مکتوبات امام ربانی ج ۳ ص ۵۴ مکتوب نمبر ۲۴)

(ترجمہ) حضرت ذی النورین کی خلافت صحابہ کرام کے اجماع سے ثابت ہو چکی ہے اسی واسطے علماء نے فرمایا ہے کہ جس قدر اتفاق واجماع حضرت ذی النورینؓ کی خلافت پر حاصل ہوا ہے حضرات خلفاء ثلثہ میں سے کسی کی خلافت پر اتنا حاصل نہیں ہوا اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی خلافت کے ابتداء ہی میں چونکہ ایک قسم کا تردد تھا اس لئے اس زمانہ کے لوگوں نے اس بارہ میں بڑی احتیاط سے توجہ کی ہے (فتاوی رحیمیہ ج ۴ ص ۵۲)

حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۶ھ) انعقاد خلافت کے طریقوں پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں

تیسرا طریقہ انعقاد خلافت کا شوری ہے اور وہ یہ ہے کہ خلیفہ جامعین شرائط خلافت کی ایک جماعت میں خلافت کو دائر کر دے اور کہہ دے کہ اس جماعت میں سے جس کو اہل شوری منتخب کرلیں گے وہی خلیفہ ہوگا پس خلیفہ کی وفات کے بعد اہل شوری مشورہ کریں اور اس جماعت میں سے ایک کو خلیفہ معین کرلیں اور اگر خلیفہ سابق اس انتخاب کے لئے کسی خاص شخص کو یا کسی خاص

Scanned with CamScanner

جماعت کو مقرر کردے تو اسی شخص یا اسی جماعت کا انتخاب کرنا معتبر ہوگا حضرت عثمان ذی النورین کی خلافت کا انعقاد اسی طریقے سے ہوا تھا کہ حضرت فاروق اعظم نے خلافت کو چھ آدمیوں کے درمیان دائر کر دیا اور آپ کی شہادت کے بعد آخر کو خلیفہ معین کرنے کے لئے عبدالرحمٰن بن عوف مقرر ہوئے اور انہوں نے حضرت ذوالنورین کو خلافت کے لئے منتخب کیا (ازالۃ الخفاء ج ۱ ص ۲۴)

سو اس بات میں کوئی شک نہیں کہ حضرت عثمان کی خلافت برحق تھی اور یہ خلافت علی منہاج النبوت ہی تھی حافظ ابن حجر مکی (۹۷۳ھ) لکھتے ہیں

وانها فرع عن خلافة عمر التی هی فرع عن خلافة الصديق وقد قام الاجماع وأدلة الكتاب والسنة على حقية خلافة ابی بكر ولزم من ذلك قيامها على حقية خلافة عمر ثم على حقية خلافة عثمان فكانت بيعة صحيحة وخلافة حقا لا مطعن فيها (صواعق ص ۱۰۷)

حضرت عثمان کی خلافت حضرت عمر کی خلافت کی فرع ہے جو خلافت صدیق کی فرع ہے اور اجماع اور کتاب وسنت کے دلائل حضرت ابوبکر کی خلافت کی حقیت پر قائم ہیں جن سے ان کا قیام خلافت عمرؓ اور خلافت عثمانؓ پر بھی لازم آتا ہے پس ان کی خلافت صحیح اور برحق تھی جس پر کوئی اعتراض نہیں رہتا

شیخ الشیوخ حضرت سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ السامی (۵۶۱ھ) اہل سنت کے عقائد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

وبايع عليّ ثم بايع الناس أجمع فصار عثمان بن عفان خليفة بين

الناس باتفاق الكل فكان إمام حقا الى أن مات ولم يوجد فيه أمر يوجب الطعن فيه ولا فسقه ولا قتله خلاف ما قالت الروافض تبا لهم (غنیۃ الطالبین ص ۱۳۷ مترجم)

حضرت علی نے بھی حضرت عثمان کی بیعت کی اور پھر سب لوگوں نے بیعت کی اور بالاتفاق حضرت عثمان سب کے خلیفہ ہوئے اور مرتے دم تک سچائی سے خلافت کی آپ امام حق تھے اور لوگوں کو کوئی موقع طعن و تشنیع کا ان کے بارے میں نہ ملا اور نہ ان کے قتل کا کوئی بہانہ ہاتھ آیا بر خلاف فرقہ رافضیہ کے کہ وہ آپ پر بے جا تہمت لگاتے ہیں ان فرقہ کے لئے بربادی ہو

سو اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت علی نے پورے اخلاص کے ساتھ آپ کی بیعت کی تھی اور آپ کو امیر المؤمنین سمجھتے اور کہتے رہے افسوس کہ شیعہ علماء کے نزدیک آپ یہ سب کچھ تقیہ کی سیاہ چادر پہن کر کر رہے تھے آپ اوپر سے کچھ تھے اور آپ کے اندر کوئی اور بات تھی (لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم)

☆......خلافت کے بعد پہلا خطبہ

حضرت عثمان غنی جب بالاتفاق مسلمانوں کے امیر بنائے بن گئے اور سب مسلمانوں نے آپ کی بیعت کرلی تو آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور ایک خطبہ ارشاد فرمایا آپ نے پہلے اللہ کی حمد و ثناء کی حضور سرور دو عالم ﷺ پر درود و سلام بھیجا اور فرمایا کہ

اے لوگو تم سب دار مسافرت میں ہو عمر کا جو حصہ باقی ہے تم بس اسے پورا کرنے والے ہو اس لئے تم زیادہ سے زیادہ جو نیکیاں کما سکتے ہو اپنے اپنے وقت

Scanned with CamScanner

پورے ہونے سے پہلے اسے کمالو بس یوں جان لو کہ موت اب آئی کر آئی بہر حال اسے آنا ضرور ہے خوب سن لو کہ دنیا کا سارا تار و پود ہی مکر اور فریب سے تیار ہوا ہے اس لئے دھیان کرو کہیں تم کو یہ دنیا کی زندگی دھوکہ نہ دے جائے اور اللہ سے تم کو غافل نہ کردے اے لوگو جو لوگ گزر گئے ہیں ان سے عبرت حاصل کرو ہاں سعی اور جد و جہد کرو اس میں کوتاہی نہ برتو کیونکہ تم سے غفلت نہ برتی جائے گی کہاں ہیں وہ دنیادار جنہوں نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دی اسے آباد رکھا اور اس سے ایک مدت تک فائدہ اٹھاتے رہے کیا دنیا نے انہیں اپنے اندر سے نکال باہر نہیں پھینکا تم دنیا کو اسی جگہ رکھو جس پر اللہ نے اسے رکھا ہے اور آخرت کی طلب کرو اللہ نے دنیا کی اور جو چیز خیر ہے اس کی مثال اس طرح بیان کی ہے

واضرب لهم مثل الحياة الدنيا كماء انزلناه من السماء فاختلط به نبات الارض فاصبح هشيما تذروه الرياح وكان الله على كل شئی مقتدراo المال والبنون زينة الحيوة الدنيا والبقيت الصالحات خير عند ربك ثوابا وخير املا o ويوم نسير الجبال وترى الارض بارزة وحشرناهم فلم نغادر منهم احدا (پ ۱۵ کہف ۴۵۔۴۹)

(ترجمہ) اور بتادے ان کو مثل دنیا کی زندگی کی جیسے ہم نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس کی وجہ سے زمین کا سبزہ رلا ملا نکلا پھر کل کو ہو گیا چورا چورا ہوا میں اڑتا ہوا اور اللہ کو ہر چیز پر قدرت ہے۔ مال اور بیٹے رونق ہیں دنیا کی زندگی میں اور باقی رہنے والی نیکیوں کا بہتر ہے تیرے رب کے یہاں بدلا اور بہتر ہے توقع۔

Scanned with CamScanner

اور جس دن ہم چلائیں پہاڑ اور تو دیکھے زمین کو کھلی ہوئی اور گھیر بلائیں ہم ان کو پھر نہ چھوڑیں ان میں سے ایک کو۔ اور سامنے آئیں تیرے رب کے صف باندھ کر آپہنچے تم ہمارے پاس جیسا ہم نے بنایا تھا تم کو پہلی بار۔ نہیں تم تو کہتے تھے کہ نہ مقرر کریں گے ہم تمہارے لئے کوئی عدہ اور رکھا جائے گا حساب کا کاغذ پھر تو دیکھے گنہ گاروں کو ڈرتے ہیں اس سے جو اس میں لکھا ہے اور کہتے ہیں ہائے بربادی کیسا ہے یہ کاغذ نہیں چھوٹی اس سے چھوٹی بات اور نہ بڑی بات جو اس میں نہیں آگئی اور پائیں گے جو کچھ کیا ہے سامنے۔ اور تیرا رب کسی پر ظلم نہ کرے گا (البدایہ ج ۷ ص ۱۴۸)

آپ نے ارشاد فرمایا

اما بعد فانی کلفت وقد قبلت ألا وانی متبع ولست بمبتدع ألا وان لکم علی بعد کتاب الله وسنة نبیه ثلاثا اتباع من کان قبلی فیما اجتمعتم علیه وسننتم وسن اهل الخیر فیما تسنوا عن ملأ والکف عنکم الا فیما استوجبتم العقوبة وان الدنیا خضرة وقد شهیت الی الناس ومال الیها کثیر منهم فلا ترکنوا الی الدنیاولا تثقوا بها فاها لیست بثقة واعلموا انها غیر تارکة الا من ترکها (تاریخ طبری ج ۵ ص ۴۴۳)

اے لوگو۔ مجھ پر خلافت کی ذمہ داری ڈالی گئی اور میں نے اسے قبول کیا سن لو میں پیروی کرنے والا ہوں بدعت نکالنے والا نہیں سن لو قرآن اور سنت پر عمل کرنے کے بعد تم سب لوگوں کے میرے اوپر تین حقوق ہیں (۱) جن

امور میں مسلمانوں کا اجماع ہے ان میں اپنے پیشروؤں کا اتباع کرنا (۲) جن میں مسلمانوں کا اجماع نہیں ہے ان میں اہل خیر کے مسلک پر چلنا (۳) یہ کہ میں آپ پر زیادتی نہ کروں سوائے اس کے کہ تم خود اپنے کسی کام کی وجہ سے مستحق سزا بن جاؤ۔ سن لو دنیا ایک سبز پری ہے جو لوگوں کو مرغوب بنادی گئی ہے اور بہت سے اس پر فریفتہ ہو گئے ہیں تم دنیا کی طرف مائل نہ ہونا اس کی طرف نہ جھکنا اور نہ اس پر بھروسہ نہ کرنا کیونکہ وہ لائق اعتماد نہیں ہے اور یاد رکھو دنیا بس اسی کا پیچھا چھوڑتی ہے جو اسے چھوڑ دے

اس سے آپ کے ان اصولوں کا پتہ چلتا ہے جس پر آپ نے خلافت کی بنیاد رکھی تھی اور وہ یہ تھے۔

(۱) اللہ کی کتاب (۲) نبی کی سنت (۳) آپ سے پہلے کے بزرگوں کا طریقہ ...... اور وہ شیخین کریمین کا طریقہ تھا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے بھی آپ سے انہی تینوں باتوں کا عہد لیا تھا اور آپ نے اس کا وعدہ فرمایا تھا یہ صرف حضرت عبدالرحمٰن بن عوف یا حضرت عثمان کے ذاتی خیالات اور انفرادی رائے نہ تھی حضور ﷺ کے وہ متعدد ارشادات اور واقعات تھے جس کی روشنی میں شیخین کی اقتداء کی پابندی لازم کی گئی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد ابو بکر اور عمر کی اقتداء کرنا (جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۰۷۔ مسند امام طحاوی ج ۲ ص ۲۴۳)

حضرت عثمان غنی نے ان تمام اجلہ صحابہ کو اپنے ساتھ ساتھ رکھا جنہیں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر نے اپنے قریب رکھا تھا حضرت علی مرتضیٰ بھی آپ کے ساتھیوں اور مشیروں میں سے تھے حضرت عثمان مختلف امور میں جن اجلہ صحابہ سے مشورہ کرتے تھے حضرت

Scanned with CamScanner

علی مرتضیٰ بھی ان میں سے ایک ہوتے حضرت علی نے حضرت عبدالرحمن بن عوف سے عہد کیا تھا کہ وہ امیر کی بات سنیں گے اور ان کی بات مانیں گے تو یہ سننے اور ماننے کی حد تک ذ تھا لہٰذا آپ حضرت عثمان کے عملا معاونین میں سے تھے اور یوں بھی آپ حضرت عثمان کے ہم زلف تھے

حضرت عمر فاروق جن معاملات کو جہاں چھوڑ گئے تھے ظاہر ہے کہ وہ غیر معمولی اور مختلف جہات کے حامل تھے حضرت عثمان غنی نے اللہ کی مدد اور مخلص ساتھیوں کی مدد سے انہیں آگے بڑھایا اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے بنائے خطوط پر حضرت عثمان نے خلافت کے امور انجام دئے آپ نے گورنروں اور مختلف علاقے کے عاملوں کو لکھا کہ وہ سب اسی طریق سے امانت داری سے کام کرتے رہیں جس طرح وہ دور فاروقی میں کرتے رہے ہیں

حضرت عثمان خلافت پر آئے ہی تھے کہ سب سے پہلا مقدمہ حضرت عمر کے بیٹے جناب عبیداللہ کا آیا کہ انہوں نے اپنے باپ کے قاتل ابولؤلؤ کے ساتھ سازش میں شریک دو آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا یہ طے پانا باقی تھا کہ جناب عبیداللہ کے بارے میں کیا فیصلہ کیا جائے حضرت عثمان نے صحابہ کرام سے اس باب میں مشورہ لیا تو اکثریت کی رائے قصاص کی تھی حضرت علی کا موقف بھی یہی تھا جبکہ بعض دوسرے صحابہ کی رائے اس سے مختلف تھی حضرت عثمان ریاست کے والی تھے آپ نے مصلحت وقت کو سامنے رکھتے ہوئے دوسری رائے کو ترجیح دی اور مقتولین کی طرف سے ولی بن کر ان کی دیت پر راضی ہوگئے اور پھر آپ نے خود ہی دیت ادا کر دی تھی حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں

حضرت عثمان نے اپنے مال سے ان مقتولین کی دیت دے دی کیونکہ ان کا معاملہ آپ کے سپرد تھا اور بیت المال کے سوا اور کوئی ان کا وارث نہ تھا اور امام

اس بارے میں بہتر سمجھتا ہے پھر آپ نے جناب عبید اللہ کو رہا کر دیا (البدایہ ج ۷ ص ۲۹۷۔ ابن اثیر ج ۳ ص ۷۵)

حضرت مولانا سعید احمد اکبر آبادی اس پر لکھتے ہیں

حقیقت یہ ہے کہ حضرت عثمان کا یہ فیصلہ اور زمانہ کے مصالح کے پیش نظر ان کے تفقہ اور دور اندیشی کی دلیل ہے اس میں شبہ نہیں کہ قتل ناحق کی سزا قصاص ہے لیکن نکتہ سنجان شریعت جانتے ہیں کہ دنیا میں کوئی حکم بھی مطلق نہیں ہوتا بلکہ اس کے لئے کچھ شرائط پہلے سے معہود فی الذہن ہوتے ہیں اور شارع کی طرف سے ان کا صراحتا بیان ضروری نہیں ہوتا چنانچہ حضرت عمر کے اجتہادات میں اس کی مثالین بکثرت ملتی ہیں (عثمان ذوالنورین ص ۹۹)

☆...... حضرت عثمان کی اپنے عاملوں کے نام اہم ہدایات

حضرت عثمان غنی نے خلافت سنبھالنے کے بعد مختلف علاقوں کے گورنروں اور دیگر اہم عہدوں پر فائز حضرات کے نام خطوط لکھے جن میں انہیں اللہ سے ڈرنے فکر آخرت رکھنے اور رعایا کے ساتھ نیک برتاؤ کرنے کی تاکید کی آپ نے عمال کے نام جو خطوط لکھے تھے اس کا حاصل یہ تھا

اللہ تعالی نے مسلمانوں کے سربراہوں کو امر کیا ہے کہ وہ لوگوں کے پاسبان بنیں اور ان سے یہ نہیں کہا کہ تم محصول وصول کیا کرو اس امت کا پہلا گروہ پاسبان عالم ہی تھا نہ کہ ٹیکس وصول کرنے والا مگر ہاں وہ وقت قریب آگیا ہے جبکہ تمہارے سربراہ ایسے نہیں رہیں گے اس وقت حیاء امانت اور وفائے عہد

ان سب کا خاتمہ ہو جائے گا میں تم سب کو تاکید کرتا ہوں کہ انصاف کی بات بھی ہے کہ تم مسلمانوں کے معاملات میں اچھی طرح غور کرنا پھر ان کا جو حق ہو وہ ان کو دے دینا اور جو ان پر واجب ہو وہ ان سے لینا۔ رہے دشمن تو ان سے بھی تم نے جو وعدے کئے ہیں اسے پورا کرنا وعدہ خلافی نہ کرنا (تاریخ طبری ج ۴ ص ۲۴۵)

آپ نے ٹیکس وصول کرنے والے عمال کے نام جو ہدایات لکھیں اسے ملاحظہ کریں

اے لوگو اللہ تعالی نے خلق کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے اس لئے سوائے حق کے وہ کسی اور چیز کو قبول نہیں کرتا اس بناء پر تم لوگ حق لو اور حق دو امانت اور راست بازی کا ہمیشہ خیال رکھو اس پر قائم رہو جس سے جو وعدہ کرو اسے پورا کرو یتیم اور جس سے عہد و پیمان ہے ان پر ظلم نہ کرو کیونکہ جو شخص ان پر ظلم کرتا ہے خدا خود اس کا مدعی ہو جاتا ہے (ایضا)

آپ نے سرحدوں پر کھڑی اسلامی فوج اور سپہ سالار کے نام جو ہدایات لکھیں اسے بغور ملاحظہ کریں

تم لوگ مسلمانوں کی حمایت اور ان کی طرف سے دفاع کرنے والے ہو حضرت عمر نے تمہارے لئے کچھ قوانین بنائے ہیں جو ہم پر مخفی نہیں ہیں بلکہ وہ ہمارے مشوروں سے ہی بنائے گئے ہیں اس بناء پر مجھ کو یہ اطلاع نہیں ملنی چاہئیے کہ تم نے ان میں کچھ تغیر و تبدل کر دیا ہے اگر تم نے ایسا کیا تو اللہ تعالی تمہارے مرتبہ و مقام میں تبدیلی پیدا کر دے گا اور تمہاری جگہوں پر دوسروں کو لا بٹھائے گا اس لئے تم اچھی طرح دیکھ لو کہ تم کو کیسا بن کر رہنا ہے ادھر میں

Scanned with CamScanner

دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالی نے جو ذمہ داری میرے سپرد کی ہے اس کے تقاضے کیا ہیں اور ان سے کس طرح عہدہ برآ ہونا ہے (ایضا)

حضرت عثمان نے عام مسلمانوں کو کس مخلصانہ انداز میں نصیحت کی ہے اسے دیکھیں

اے لوگو۔ دیکھو تم اس مرتبہ اور مقام تک پہنچے ہو تو حق کی پیروی سے پہنچے ہو پس دیکھو کہیں دنیا تم کو راہ سے گمراہ نہ کر دے کیونکہ اس امت میں جب تین چیزیں پیدا ہو جائیں گی تو اس میں نئی نئی باتیں پیدا ہو جائیں گی اور وہ تین چیزیں یہ ہیں نعمتوں کا مکمل ہو جانا کنیزوں سے تم لوگوں کی اولاد کا بالغ ہو جانا اور اعراب واعجام کا قرآن پڑھنا کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا ﴿الکفر فی العجمۃ﴾ قرآن کے الفاظ کا صحیح طور پر تلفظ نہ کرنا کفر کا موجب ہو سکتا ہے کیونکہ عجمی لوگ جب صحیح تلفظ نہیں کر سکتے تو نئی نئی بدعات پیدا کر دیتے ہیں (ایضا)

اہل اسلام کے نام دیئے جانے والے آپ کے اس پیغام کو دیکھئے اور غور کیجئے کہ آپ کے دل میں مسلمانوں کی کس قدر عزت تھی اور آپ ان کا کس قدر خیال رکھتے تھے

تم سب لوگ معروف پر قائم رہو اور منکر سے بچو اور کوئی مسلمان اپنے آپ کو رسوا نہ کرے میں قوی کے بالمقابل ہر کمزور شخص کا اس وقت تک ساتھ دوں گا جب تک کہ وہ مظلوم ہے انشاء اللہ تعالی۔ (ایضا)

حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں

حضرت عثمان نے اپنے شہروں کے عمال امیران جنگ ائمہ نماز اور بیت المال کے امینوں کو خطوط لکھے جس میں انہیں نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا

Scanned with CamScanner

حکم دیا اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کی ترغیب دی اور سنت کی اتباع اور بدعات کے ترک پر زور دیا۔ (البدایہ ج ۷ ص ۲۹۸)

حضرت عثمان نے یہ نصیحت اور وعظ صرف خطوط تک محدود نہیں رکھے بلکہ آپ اپنے عمال کے بارے میں کڑی نگرانی رکھتے تھے اگر کہیں سے ان کے خلاف کوئی شکایت آتی تو آپ اس کی چھان بین کرتے اور صحیح ہونے کی صورت میں اس کا ازالہ کرتے تھے آپ ہر سال حج میں بھی جاتے تھے اور اس میں ایک مقصد یہ بھی تھا کہ مختلف علاقوں کے لوگوں سے ملاقاتیں ہوں اور وہ اپنے علاقے کے عمال اور وہاں کے حالات سے آپ کو اطلاع دیں آپ نے فرمادیا تھا کہ جن لوگوں کو اپنے حاکموں اور گورنروں سے کوئی شکایت ہے تو وہ حج کے موقع پر آجائیں تاکہ خلیفہ وقت سے ملاقات ہو اور وہ اپنی شکایت پیش کریں حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں

حضرت عثمان جس بات پر سب سے زیادہ زور دیتے تھے وہ یہ کہ آپ ہر سال حج کے اجتماع میں اپنے عمال کی حاضری کو ضروری قرار دیتے تھے اور رعایا کو لکھتے تھے کہ ان میں سے جس نے کسی کی حق تلفی کی ہو وہ حج کے موقعہ پر آئیں میں اس کے عامل سے اس کا حق لے کر ضرور اس کو دوں گا (البدایہ ج ۷ ص ۴۲۸)

آپ نے لکھا

فانی آخذ عمالی بموافاتی فی کل موسم وقد رفع الی أهل المدينة أن اقواما يشتمون ويضربون فمن ادعى شيئا من ذلك فليواف الموسم ياخذ حقه حيث كان منی أومن عمالی أوتصدقوا فان الله

یجزی المتصدقین (الکامل لابن اثیر ج ۳ ص ۱۵۵)

میں ہر سال حج کے دنوں میں اپنے عمال کا محاسبہ کرتا رہتا ہوں اس دفعہ مجھے اپنے عمال کے ظلم وزیادتیوں کے بارے میں خبریں ملیں سو جس کسی کو بھی کسی عامل سے کوئی تکلیف پہنچی اور وہ اس بارے میں دعوی کرنا چاہتا ہے تو وہ حج کے موقعہ پر آجائے اور اپنا حق مانگے خواہ اس کا تعلق مجھ سے ہو خواہ میرے کسی عامل سے اگر وہ معاف کرنا چاہے تو اللہ معاف کرنے والوں جزا دے گا

حضرت عثمانؓ بیشک مدینہ منورہ میں رہتے تھے لیکن آپ مسلمان علاقوں پر گہری نظر رکھے ہوئے تھے اور مختلف ذرائع سے رعایا کے حالات بھی معلوم کرتے رہتے تھے آپ کے پاس ان علاقوں کی خبریں آیا کرتی تھیں جب آپ کو کسی کے بارے میں معلوم ہوتا تو آپ گورنروں کے ذریعہ اس کی تحقیق کراتے تھے آپ جمعہ کی نماز سے پہلے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے لوگوں سے وہاں کی خبریں بڑی توجہ سے سنتے تھے (المصنف لعبد الرزاق ج ۳ ص ۲۱۵) اور کبھی کبھی اپنے وفود بھی ان علاقوں میں بھیجا کرتے تھے جن لوگوں کے خلاف ہونے والی رپورٹ درست ثابت ہوتی تو آپ ان کے خلاف کاروائی کرنے سے بھی دریغ نہ کرتے تھے خواہ وہ بڑی سے بڑی شخصیت ہی کیوں نہ ہو۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے درمیان ایک معاملہ پر تنازع ہوا اور جب آپ کو اس کی خبر ملی تو آپ نے حضرت سعدؓ کو کوفہ کی گورنری سے معزول کر دیا تھا حالانکہ آپ کا اس عہدہ پر ایک سال بھی پورا نہ ہوا تھا

آپ مسلمانوں کی جان اور ان کے مال کی حفاظت کا بہت خیال رکھتے تھے آپ نے محصوری کے دنوں میں باوجودیکہ طاقت اور فوج آپ کے پاس تھی اور لوگ آپ کی حمایت اور دفاع

Scanned with CamScanner

کے لئے تیار کھڑے تھے آپ نے ان سب کو روک دیا اور فرمایا کہ وہ اپنے گھروں کو جائیں
کیونکہ اس لڑائی سے مسلمانوں کی جان کو نقصان ہوگا اور ان کے مال برباد ہوں گے اور میں
کسی صورت برداشت نہیں کرسکتا
آپ نے مسلمانوں کے مال سے کبھی کوئی معاوضہ نہیں لیا تھا آپ اپنے گھر اور خاندان کے
اخراجات خود اپنی جیب سے خرچ کرتے تھے (المبسوط ج ۳ ص ۱۹)
آپ چونکہ خلیفۃ المسلمین تھے اور لاکھوں مربع میل کے نگراں و حکمراں تھے مگر آپ
نے کبھی اپنے آپ کو دوسروں سے ممتاز نہیں سمجھا اور نہ ان سے کبھی اپنے کو الگ جانا آپ
انہی کی طرح رہنے کو پسند کرتے تھے آپ مسجد میں ہوتے تو وہیں قیلولہ کرلیا کرتے تھے
اور آپ کے بدن پر پتھروں کے نشانات بھی نظر آتے تھے (صفوۃ الصفوۃ ج ۱ ص ۱۵۸) اور
کبھی سر کے نیچے چادر رکھ کر سو جاتے تھے اس دوران اگر کوئی آپ سے بات کرنا چاہتا تو آپ
اٹھ کر اس کے ساتھ بات کرتے اتنے میں کوئی دوسرا آجاتا تو آپ اس کی بات سنتے اور اس
کی ضرورت پوری کرتے تھے (ایضا)
حضرت عثمانؓ نے کبھی اپنے آپ کو بادشاہ نہیں جانا اور نہ ہی قانون اسلامی سے اپنے کو بالا
سمجھا آپ نے شریعت کے جو احکام دوسروں پر جاری کئے اپنے آپ کو بھی اس کے لئے
پیش کیا تھا اور اگر کبھی کوئی غلطی کوتاہی ہو جاتی تو آپ اس پر معذرت کا اظہار کرتے اور کبھی
تکبر نہ کرتے تھے آپ نے ایک مرتبہ اپنے آپ کو قصاص کے لئے پیش کیا تھا مگر ان سے
قصاص نہیں لیا گیا (کنز العمال) ایک مرتبہ آپ نے اہل کوفہ کو خط لکھا تو انہوں نے اس پر
شدید ردعمل کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں بھی ایک انسان ہوں میزان نہیں کہ میری
بات میں کبھی اونچ نیچ نہ ہو إني لست بميزان لا أعول (ایضا ج ۵ ص ۷۴۴ موسوعة

Scanned with CamScanner

آثار الصحابہ ج ۲ ص ۱۴)

اس قسم کے دیگر واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عثمان نرم خو طبیعت رکھنے کے باوجود خلافت کے نظم و نسق میں کسی نرمی کے قائل نہ تھے جہاں سختی کی ضرورت ہوتی آپ سختی سے کام لیتے اور جہاں نرمی کی ضرورت ہوتی آپ عفو و درگذر کر جاتے تھے آپ کو پتہ چلا کہ کچھ لوگ اپنے گھروں میں نرد یعنی چوسر جمع کئے ہوئے ہیں تو آپ نے انہیں متنبہ کیا اور فرمایا کہ اگر انہوں نے اسے نہ توڑا تو میں خود اسے توڑ دوں گا اور اس بارے میں سختی سے کام لوں گا (کنز العمال ج ۱۵ ص ۲۲۳ بیہقی۔ موسوعہ آثار الصحابہ ج ۲ ص ۳۱) آپ کے دور میں کبوتر بازی کی وباء عام ہو چلی تھی اور لوگ دینی فرائض سے غافل ہونے لگے آپ نے انہیں تنبیہ کی اور اس کے نقصانات کی طرف توجہ دلائی جو لوگ باز نہ آئے تو آپ نے کبوتروں کو ذبح کرنے کا حکم دے دیا اور یہ بات آپ نے جمعہ کے خطبہ میں بھی کہی تھی (کنز العمال ج ۱۵ ص ۱۰۱) اور پھر آپ نے بنی لیث کے ایک شخص کو ان کی نگرانی پر مقرر کر دیا اسی طرح آپ جن لوگوں کے پاس غلیل دیکھتے تو اسے بھی توڑ دینے کا حکم فرماتے تھے (ایضاً ص ۲۲۲) نیز کچھ لوگوں نے نشہ بازی بھی شروع کر دی تھی آپ نے اس پر نہ صرف یہ کہ نگراں مقرر کئے بلکہ ارباب رائے سے مشورہ کے بعد اس جرم میں پکڑے جانے والوں کو سزائیں بھی دیں (طبری ج ۴ ص ۳۹۸)

ایک مرتبہ آپ نے محمد بن جعفر کو زرد کپڑے پہنے دیکھا تو تو آپ نے انہیں ڈانٹا اور کہا کہ حضور ﷺ نے اس سے روکا ہے اور تو اسے پہنتا ہے (مسند احمد ج ۱ ص ۷۱)

حضرت عمر فاروق نے صوبوں کے سلسلے میں جو امور ترتیب دئے تھے حضرت عثمان نے انہیں اسی طرح باقی رکھا البتہ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو وظائف دینے کا جو سلسلہ شروع

Scanned with CamScanner

فرمایا تھا حضرت عثمان نے اس میں سو درہم کا اضافہ کر دیا اور اصحاب فئے کے لئے رمضان میں (حضرت عمر کے بنائے دستور کے مطابق) فی کس درہم کے ساتھ ساتھ ان کا کھانا بھی مقرر کر دیا اسی طرح مسافرین فقراء اور غرباء کو بھی رمضان میں کھانا دیا جانے لگا (تاریخ طبری)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے انتقال کے بعد جب حضرت زبیر بن عوامؓ نے آپ سے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی اولاد اب اس وظیفہ کی مستحق ہے جو ان کے والد کو ملا کرتا تھا تو حضرت عثمان نے اس سے اتفاق کیا اور بیت المال سے ان کو بیس پچیس ہزار درہم ادا کئے (طبقات ج ۳ ص ۱۱۹)

حضرت عمر فاروق کے دور میں زکوۃ کے بارے میں حکم تھا کہ وہ بیت المال میں جمع کیا جائے حضرت عثمان کے دور میں بیت المال چونکہ خوش حال تھا اس لئے آپ نے یہ پابندی اٹھادی البتہ دوسری آمدنیاں جو بیت المال میں ہی آسکتی تھیں آپ نے اسے بیت المال میں جمع کرنے کا حکم دیا اور اس پر کڑی نگاہ رکھی اگر کبھی اس میں کمی کوتاہی نظر آتی تو آپ اس کا احتساب کرتے اور ان علاقوں کے گورنروں سے اس بارے میں پوری تحقیق کرتے تھے کہ یہ مسلمانوں کا مال ہے اس میں ہرگز کوتاہی نہ ہونی چاہئیے

حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں مسلمان جوں جوں آگے بڑھتے گئے ان علاقوں میں فوجی چھاؤنیاں بھی قائم ہوتی گئیں حضرت عثمان نے اپنے دور میں طرابلس قبرص طبرستان اور آرمینیہ میں فوجی چھاؤنیاں قائم کیں

حضرت عثمان نے عوام کے اخلاق و عادات کی نگرانی کے لئے بھی کچھ لوگ مقرر کئے تھے جن کا کام آبادیوں میں گشت کرنا اور یہ دیکھنا تھا کہ کہیں لوگ کسی قسم کی غلط حرکتوں میں

Scanned with CamScanner

تو مبتلا نہیں ہو رہے ہیں ہم بتا آئے ہیں کہ جب کچھ لوگوں کو کبوتر بازی اور نرد کے شوق میں مبتلا پایا گیا تو آپ نے انہیں روکنے کا حکم دیا کہیں نشہ باز نظر آئے تو آپ نے انہیں تنبیہ کی اور نہ رکنے پر ان کو سزائیں بھی دیں (طبری) تاہم آپ جس کو بھی سزا دیتے پوری تحقیق و تفتیش کے بعد دیتے تھے ایک مرتبہ ایک عورت پھٹے پرانے کپڑوں میں آئی اور کہا کہ مجھ سے زنا کا ارتکاب ہو گیا ہے مجھے سزا دی جائے حضرت عثمان نے فرمایا کہ اسے نکال دو عورت واپس آگئی اور پھر سے وہی بات کہی آپ نے پھر اسے نکال دیا وہ پھر آئی تو آپ نے فرمایا کہ افسوس میں اس عورت کو زبوں حال اور بھوکا دیکھ رہا ہوں اور یہ حالت ایسی بری ہے جو انسان کو برائی پر لے آتی ہے جاؤ اس عورت کو لے جاؤ اسے پیٹ بھر کر کھلاؤ اور اسے اچھے کپڑے پہناؤ اس کے بعد اسے ایک گدھے پر سوار کر کے آٹا کھجور غلہ وغیرہ لاد کر کسی قافلہ کے ہمراہ روانہ کر دو حضرت عثمانؓ کے خادم کہتے ہیں کہ میں نے تعمیل حکم کیا اور جاتے جاتے اس عورت سے پوچھا کہ کیا تم اب بھی اپنی بات پر قائم ہو اس نے کہا نہیں میں تو امیر المؤمنین کے سامنے صرف اپنی زبوں حالی کی بناء پر یہ باتیں کر رہی تھی (کنز العمال ج ۵ اص ۷ ۲ رواہ العقیلی موسوعۃ آثار الصحابۃ ج ۲ ص ۴)

حضرت عثمان غنیؓ نے اپنے دور خلافت میں رفاہ عامہ کے بھی بہت سے کام سر انجام دئے جن میں سڑکیں، بنانا پلوں کی تعمیر دفتروں کے لئے وسیع عمارات مختلف شہروں میں مساجد کی تعمیر جگہ جگہ چوکیاں سرائیں پانی کے چشمے اور مسافروں کے لئے کنوئیں کھدوانا بھی تھا مدینہ سے ۲۴ میل کے فاصل پر ایک کنواں بئر السائب کے نام سے تھا اور آپ نے باہر کے علاقوں میں نئے مہمان خانے بنائے جن میں کوفہ اور بصرہ کے مہمان خانے معروف ہیں اور ان سے ہزاروں لوگوں نے فائدہ اٹھایا تھا

Scanned with CamScanner

مدینہ منورہ میں بارش زیادہ ہو جاتی تو خیبر کی جانب سے پانی کا سیلاب آجاتا تھا کیونکہ وہ نشیبی تھا اس سے شہری آبادی کو خاصا نقصان پہنچتا تھا اور اہل مدینہ بڑے پریشان ہو جاتے تھے حضور علیہ السلام کو اس بات کا پتہ تھا آپ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ ان دو وادیوں کا پانی ٹخنوں تک روک کر پھر آگے بہا دیا جائے (مؤطا امام مالک ص ۵۲۸) حضرت عثمان نے اپنے دور میں اس علاقے میں ایک بند بنایا اور نہر کھدوا کر اس کا پانی دوسری طرف پھیر دیا اس کا نام سد مہروز تھا (وفاء الوفاء ج ۲ ص ۲۱۷) اور مدینہ منورہ کا شہر اس سیلاب کی زد سے بچ گیا

☆...... سیدنا حضرت عثمانؓ کی اولیات اور نئی ایجادات

حضرت عثمان نے اپنے دور خلافت میں حسب ذیل امور ایجاد کئے۔ جاگیریں دیں۔ وظیفے مقرر کئے۔ جانوروں کے لئے چراگاہیں بنائیں۔ اذان کی نسبت تکبیر ذرا آہستہ آواز میں دینے کا حکم دیا۔ مسجد میں خوشبو جلانے کا رواج دیا جس میں زعفران کی آمیزش ہوتی تھی۔ جمعہ کے دن پہلی اذان دینے کا حکم صادر فرمایا۔ آپ پہلے خلیفہ ہیں جنہوں نے مؤذن کی تنخواہیں مقرر کیں۔ (المصنف لعبد الرزاق ج ۱ ص ۴۸۳ تاریخ الخلفاء ص ۱۶۹) امام شافعی فرماتے ہیں کہ قد أرزق المؤذنين امام هدى عثمان بن عفان (کنز العمال ج ۱ ص ۴۲۹ البدایہ ج ۷ ص ۱۵۵ مصنف عبد الرزاق ج ۱ ص ۴۸۳) آپ کے دور میں مسجد نبوی میں چار مؤذن تھے (المغنی ج ۱ ص ۴۲۹)

☆...... آپ نے معاملات کو درست سمت پر رکھنے کے لئے پولیس کا ایک شعبہ بنایا تھا اس پر آپ نے ایک مہاجر صحابی حضرت عبداللہ بن قنفذ کو مقرر فرمایا اسی طرح کوفہ اور شام میں بھی آپ نے پولیس کے شعبے قائم فرمائے۔

Scanned with CamScanner

☆ حضرت عمر نے اپنے عہد میں غلاف کعبہ تیار کیا اور اسے کعبہ پر چڑھایا حضرت عثمان نے بھی مصر سے قبطی غلاف تیار کرنے کا حکم دیا اور پہلے غلاف پر ہی نیا غلاف چڑھوایا آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے پہلے غلاف پر دوسرا غلاف چڑھایا تھا (تاریخ مکہ المکرمہ ج ۲ ص ۱۷۹)

☆ جب مسجد نبوی میں لوگوں کے لئے جگہ تنگ پڑ گئی تو آپ نے صحابہ کرام سے مشورہ کے بعد مسجد نبوی کو گرا کر نئی مسجد بنائی اس سے لوگوں کے لئے کافی جگہ بن گئی آپ نے اس کی دیوار یں منقش پتھروں اور چونا مٹی سے بنانے کی ہدایت کی مسجد کی چھت ساگوان کی لکڑی سے بنائی گئی (صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۴ سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۷۴) آپ نے کھجوروں کے تنوں سے بنے ہوئے مسجد کے ستون کے بوسیدہ ہو جانے کی وجہ سے اسے پکی اینٹوں سے تبدیل کیا اور یہ کام آپ نے اپنی نگرانی میں کرایا آپ ہمہ وقت مسجد میں موجود رہتے اور کام کی نگرانی کرتے تھے آپ کے حکم سے چھنا ہوا چونہ بطن نخل سے تیار ہوتا تھا (وفاء الوفاء ج ۱ ص ۳۵۵)

حضرت عثمانؓ کے اس عمل کو تمام مسلمانوں نے سراہا اور آپ کے لئے دل سے دعائیں کیں۔ (البدایہ ج ۷ ص ۶۰)

آپ کے دور میں جب مسجد حرام بھی نمازیوں اور طواف کرنے والوں کے لئے تنگ ہو گئی تو آپ نے مسجد حرام کی توسیع فرمائی اور اس کے ارد گرد دیوار کھڑی کیں۔ آپ نے بیت المال سے مدینہ کے مسلمانوں کے لئے کنواں کھدوایا تاکہ مسلمانوں کو پانی کی تکلیف نہ ہو مدینہ سے دو میل دور بئر اریس آپ نے ہی کھدوایا تھا یہی وہ کنواں ہے جس میں آپ کے ہاتھ سے انگوٹھی گر کر کھو گئی تھی

حضرت عثمان کے عہد خلافت میں آپ کے حکم سے جو عمل بھی سامنے آئے اس میں اجلہ صحابہ کے مشورے شامل تھے یہی وجہ ہے کہ آپ کے تمام اقدامات کو صحابہ کرام نے پسندیدگی کی نظر سے دیکھا اور اسے اسلام اور مسلمانوں کی خدمت سمجھا اسی طرح آپ نے جب کسی دینی کام کی طرف توجہ دلائی تو کسی ایک صحابی نے بھی اسے بدعت نہیں کہا کیونکہ وہ سب جانتے تھے کہ حضور ﷺ نے انہیں خلیفہ راشد ہونے کی سند دی ہے اور امت پر لازم کیا کہ وہ جس طرح حضور ﷺ کی سنت کو اختیار کریں خلفائے راشدین مہدیین کی سنتوں کا احترام کریں اور انہیں بھی اپنے عمل میں لائیں۔

☆......ایک شبہ کا ازالہ

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ نے جمعہ کے دن ایک اذان کا اضافہ کر کے ایک نئی بدعت اسلام میں جاری کی ان کی بات ہرگز صحیح نہیں شرعی بدعت کا اطلاق صحابہ کرام کی ذوات عادلہ پر نہیں ہوتا اگر صحابہ کرام کو بدعات کا موجد اور مجرم کہا جائے تو پھر کس طرح باور کیا جا سکتا ہے کہ اسلام اپنی اصل صورت میں ہمارے پاس پہنچا ہے
یہ صحیح ہے کہ حضور ﷺ اور شیخین کے دور میں جمعہ کے دن ایک اذان ہوتی تھی جو امام کے سامنے دی جاتی تھی حضرت عثمان کے دور میں جب لوگوں کی تعداد بڑھ گئی اور مدینہ کی حدود نے وسعت اختیار کر لی تو آپ نے حکم دیا کہ ایک اذان پہلے دے دی جائے تاکہ لوگ جمعہ کے لئے وقت پر آجائیں اور کسی کا جمعہ نہ رہ جائے یہ اذان پہلے سے رائج اذان سے بہت پہلے دی جانے لگی اور اس کی آواز مدینہ کے تمام بازاروں تک پہنچتی تھی اور لوگ جمعہ کی تیاری کر کے آجایا کرتے تھے

یاد رہے کہ حضرت عثمان نے یہ بات اپنی طرف سے نہیں کہہ دی تھی آپ نے صحابہ کرام کے مشورہ کے بعد اس کا حکم صادر فرمایا تھا اگر یہ بات صرف آپ کی اپنی ہوتی یا یہ عمل بدعت کے کسی بھی کھاتے میں ہوتا تو صحابہ کرام ضرور اس پر آواز اٹھاتے اور اس عمل کو فوراً رد کروا دیتے۔ مدینہ منورہ میں صحابہ کرام کی بڑی تعداد موجود تھی ان میں سے کسی ایک نے بھی اس پر آواز اٹھائی اور نہ کسی نے اسے بدعت کہا چودہ سال سے مسلمانوں کی مسجدوں میں جمعہ کے دن دو اذانیں دی جاتی ہیں اور کسی دور میں بھی (سوائے شیعوں کے) یہ بات نہیں کہی گئی کہ یہ بدعت ہے اسے روک دینا چاہیئے۔ حضرت سائب بن یزید کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمان کا دور خلافت آیا اور لوگ زیادہ ہو گئے تو حضرت عثمان نے ایک اذان کا حکم دیا چنانچہ زوراء پر دو اذان کہی گئی اور پھر یہ ایک مستقل سنت بن گئی

فلما كان في خلافة عثمان و كثروا أمر عثمان يوم الجمعة بالاذان الثالث فأذن به على الزوراء فثبت الامر على ذلك (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۲۵ سنن ابو داؤد ج ۱ ص ۱۵۵)

حافظ ابن تیمیہ شیعہ کے اس اعتراض کے جواب میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت عثمان نے یہ عمل شروع کیا تو حضرت علی نے نہ صرف یہ کہ آپ کی زندگی میں اس کی موافقت فرمائی بلکہ اس عمل کو آپ نے بھی اپنے دور خلافت میں اسی طرح جاری رکھا تھا آپ نے اپنے دور خلافت میں اسے بند کرنے کا حکم نہ دیا آپ چاہتے تو اسے بند کر دیتے جس طرح آپ نے حضرت عثمان کے بعض گورنروں کے خلاف آواز اٹھائی تھی اور انہیں معزول کیا تھا اور یہ آپ کے لئے ان گورنروں کے معزول کرنے کی نسبت زیادہ آسان بھی تھا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس وقت کے سب لوگوں نے آپ کے اس حکم کو اچھا سمجھا اور اس کی

Scanned with CamScanner

موافقت فرمائی اس لئے اس کو بدعت کہنا کسی طرح درست نہیں آپ لکھتے ہیں

ان علیا رضی الله عنه کان ممن یوافق علی ذلك فی حیاة عثمان وبعد مقتله ولهذا لما صار خلیفة لم بأزالة هذا الاذان کما أمر بما انکره من ولایة طائفة من عما ل عثمان بل امر بعزل معاویة وغیره ومعلوم أن إبطال هذه البدعة کان اهون علیه من عزل أولئك ومقاتلتهم التی عجز عنها فکان علی ازالة هذه البدعة من الکوفة ونحوها من اعماله أقدر منه علی إزالة أولئك ولو أزال ذلك لعلمه الناس ونقلوه......فهذا دلیل علی ان الناس وافقوا عثمان علی استحبابها واستحسانهاحتی الذین قاتلوا مع علی کعمار وسهل بن حنیف وغیرهما من السابقین الاولین وإلا فهؤلاء الذین هم أکابر الصحابة لوأنکروا ذلك لم یخالفهم غیرهم...... ومافعله عثمان من النداء الاول اتفق علیه الناس بعده اهل المذاهب الاربعة وغیرهم کما اتفقوا علی ماسنه ایضا عمر من جمع الناس فی رمضان علی امام واحد... ثم من العجب ان الرافضة تنکر شیئا فعله عثمان بمشهدمن الانصار والمهاجرین ولم ینکروه علی واتبعه المسلمون کلهم علیه فی اذان الجمعة (منهاج السنۃ ج۶ ص ۲۹۰۔۲۹۳)

آپ ایک اور جگہ لکھتے ہیں

حضرت عثمان کے اس حکم پر حضرت علی نے اپنے عہد خلافت میں عمل کیا اور اس اذان کو بند نہ کرایا حالانکہ اس کا بند کرنا حضرت معاویہ کو معزول کرنے اور

ان کے خلاف نبرد آزما ہونے کی بہ نسبت آسان تر تھا اگر کہا جائے کہ حضرت علی اس اذان کو بند کرتے تو لوگ اسے تسلیم نہ کرتے ہم اس کے جواب میں کہیں گے کہ صحابہ اس اذان کے مستحب ہونے میں حضرت عثمان کے ہم نوا تھے اس کی حد یہ ہے کہ حضرت عمار بن یاسر حضرت سہل بن حنیف اور دوسرے سابقین اولین صحابہ بھی حضرت عثمان کے موید تھے (المنتقی ص ۵۸۲ اردو)

افسوس کہ اہلحدیث کہلانے والے بعض علماء ابھی تک حضرت عثمان کے اس عمل کو بدعت کہتے ہیں اور آپ کے اس حکم اور عمل کو جس پر نہ حضرت علیؓ کبھی معترض ہوئے اور نہ کسی صحابی نے احتجاج کیا صریح بدعت بتاتے انہیں ذرا بھی خیال نہ آیا کہ حضور ﷺ نے آپ کو خلیفہ راشد اور مہدیین میں سے کہا ہے اور آپ کے طریقوں پر چلنے کو لازم فرمایا ہے

عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين (رواہ احمد مشکوۃ ص ۳۰)

معروف اہلحدیث (باصطلاح جدید) عالم مولانا محمد جوناگڑھی کی بدعتی آواز دیکھیں

ہمارے زمانے میں مسجد میں جو دو اذانیں ہوتی ہیں وہ صریح بدعت ہیں اور کسی طرح جائز نہیں (فتاوی ستاریہ ج ۳ ص ۸۵)

تمام علمائے اہلحدیث کا متفقہ فتوی دیکھیں

اذان عثمانی جس کو پہلی اذان کہا جاتا ہے اس کو مسجد میں کہلوانا بدعت ہے (فتاوی علمائے اہلحدیث ج ۲ ص ۱۷۹)

کاش کہ وہ یہ دلآزار بیان دینے اور اسے صریح بدعت بتانے سے پہلے مشہور مؤحد عالم حافظ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) سے پوچھ لیتے تو وہ انہیں ضرور بتاتے کہ یہ بات شیعہ تو کہتے رہتے ہیں

Scanned with CamScanner

اہل سنت سے کبھی اس کی توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ حضرت عثمان اور دوسرے صحابہ کو بدعتی کہیں اور اس کی آڑ میں ان تمام صحابہ کو بدعتی کہیں جنہوں نے حضرت عثمان کے اس حکم اور عمل کی موافقت کی تھی

حق یہ ہے کہ حضرت عثمان غنی نے حضور علیہ ﷺ کے دین کو پھیلانے میں پوری تندہی سے کام لیا اور جگہ جگہ اسلام کا پرچم لہرانے میں آپ نے کوئی کسر نہ چھوڑی جہاں تک آپ کے انتظام حکومت کا تعلق ہے تو آپ کے آخری کچھ سالوں کو چھوڑ کر آپ کا دور بہت مثالی دور رہا حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۶ھ) لکھتے ہیں

رہا حضرت عثمان کا طرز حکومت تو جس نے بھی ان کی سیرت پر نظر ڈالی ہے اسے بخوبی معلوم ہے کہ آپ کا انتظام حکومت نہایت عمدہ طور پر چل رہا تھا الا یہ کہ ایام ابتلاء میں نکتہ چینیاں شروع ہونے لگیں تھی (ازالہ ج ۴ ص ۳۴۱)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سقیم یا صحیح غیر حقیقی المراد روایات کی بناء پر غیر قابل وثوق اور ہدف ملامت (بنانے سے پہلے سوچ لینا چاہئے کہ انہی کے اعتماد اور ثقاہت پر پیچھے آنے والوں کے لئے اسلام کا مدار ہے اگر معاذ اللہ یہ اولین اساتذہ اسلام غیر قابل اعتماد ہو گئے تو تمام عمارات دین بالکل ڈھ جائے گی قرآن مجید اور احادیث صحیحہ نے ان کی جگہ جگہ پر تعدیل کی ہے بے شمار احادیث اور کتب سابقہ ان کو معتمد علیہ قرار دیتے ہیں اور زور دار الفاظ میں ان کی مدح سرائی کرتے ہوئے (انبیاء کرام کے بعد) تمام انسانوں سے افضل اور اعلی قرار دیتے ہیں (سوان پر نا قابل اعتبار روایات سے ہدف تنقید کا) دروازہ کھلنے سے تمام دینی اصول وفروع ملیامیٹ ہو جاتے ہیں

(از شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ)

Scanned with CamScanner

حضرت عثمانؓ کے دور میں فتوحات کی کثرت

اللہ تعالی نے حضرت عمر فاروق کے دور میں مسلمانوں کے لئے فتوحات کے دروازے کھول دئے تھے اہل اسلام جس جانب نکل جاتے فتح وکامیابی ان کے قدم چومتی تھی آئے دن کسی نہ کسی نئے علاقے کے فتح کرنے کی خبریں پہنچتی تھی حضرت عثمان خلافت سنبھالتے ہی حضرت عمر فاروق کے اس سلسلہ فتوحات کو جاری رکھا اور مسلمانوں کی فوجوں کو آگے بڑھنے کا حکم دیا جو علاقے ابھی تک مسلمانوں کے قابو نہ آئے تھے آپ حکم دیا کہ انہیں قابو کریں اور جہاں کہیں اسلامی مملکت کے خلاف کوئی آواز اٹھے اس کا سے محاسبہ کیا جائے تاکہ آئندہ کسی کو مسلمانوں کے خلاف قدم اٹھانے کی ہمت نہ ہو حضرت عثمان کے دور میں دو طرح کی فتوحات ہوئیں ہیں ایک ان علاقوں کی فتح جو حضرت عمر فاروق کے دور میں مسلمانوں کے پاس تھے بعد ازاں بغاوت اور شورش یا غدار کے نتیجے میں وہ مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گئے حضرت عثمان غنی نے ان شہروں اور علاقوں میں فوج بھیج کر دوبارہ اسے فتح کیا اور وہ پھر سے اسلامی مملکت میں آگئے جن میں ہمدان رے سکندریہ وغیرہ ہیں دوسرے ان علاقوں کی فتح ہے جو ابھی تک مسلمانوں کے پاس نہ تھے حضرت عثمان کے دور میں وہ علاقے اور شہروں کے شہر مسلمانوں کے قبضے میں آئے اور ان پر اسلام کا پرچم لہرایا اور آپ کے ہاتھوں ان علاقوں میں اللہ کی توحید اور حضور ﷺ کے نام مقدس کی صدا پہلی مرتبہ گونجی تھی۔

حضرت عمرؓ کے دور میں آذربائیجان اور آرمینیہ کے لوگوں نے جزیہ دینے کا اقرار کیا تھا

جب انہیں خبر ملی کہ حضرت عمرؓ فوت ہو چکے ہیں تو انہوں نے جزیہ روک دیا حضرت عثمان غنی نے حضرت ولید بن عقبہ کو حکم دیا کہ ان سے جزیہ وصول کریں اگر وہ نہ مانیں تو ان سے جنگ کی جائے چنانچہ آپ ایک فوج لے کر اس علاقے میں گئے اور جنگ ہوئی جس میں ان علاقوں کے بہت سے لوگ قیدی بنائے گئے اور مال غنیمت ملا جب انہیں اپنی شکست اور تباہی کا یقین ہو گیا تو انہوں نے جزیہ دینے کا اقرار کیا جس پر حضرت عثمان نے حضرت حذیفہ بن یمان کو حکم دیا کہ وہ ان سے صلح کی شرائط طے کریں آپ یہاں آئے اور صلح نامہ لکھا گیا جس میں انہوں نے سالانہ آٹھ لاکھ درہم دینے کا عہد کیا آپ نے ان سے ایک سال کا جزیہ وصول کیا اور سازو سامان لے کر کوفہ تشریف لے آئے

جب آپ موصل کے قریب سے گزر رہے تھے کہ آپ کو حضرت عثمان کا ایک خط ملا جس میں آپ نے اہل شام کی مدد کرنے کا حکم فرمایا ان دنوں اہل شام رومیوں کے ہاتھوں خوف زدہ تھے اور انہوں نے حضرت عثمان سے مدد کرنے کی درخواست کی آپ نے لکھا کہ

جب آپ کو میرا یہ خط ملے تو آپ ایک امانت دار اور بہادر آدمی کی قیادت میں تقریباً دس ہزار لوگ اپنے شامی بھائیوں کی مدد کے لئے بھیج دیں

حضرت ولید بن عقبہ نے مجمع عام میں حضرت عثمان کا خط سنایا اور لوگوں کو اس جہاد پر تیار کیا آپ نے حضرت سلمان بن ربیعہ کو شام جانے والے لوگوں کا امیر بنایا آپ آٹھ ہزار نوجوانوں کا دستہ لے کر ملک شام کی طرف چلے گئے اور وہاں سے پوری تیاری کے بعد رومیوں پر حملے کئے اللہ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی رومیوں کے قلعے مسلمانوں کے قبضے میں آئے اور ان کے نوجوان اور فوجیوں کو قیدی بنا لیا گیا۔

انہی دنوں (۲۴ھ) میں حضور ﷺ کے صحابی حضرت ابو موسیٰ اشعری کی قیادت میں

مسلمانوں نے مقام رے کو فتح کیا اس علاقے کے لوگوں نے مسلمانوں سے کئے گئے معاہدہ
پامال کر دیا تھا

☆..... سکندریہ مسلمانوں کے قبضے میں

حضرت عثمان غنی کی خلافت کا ابھی دوسرا سال تھا کہ سکندریہ پر رومیوں نے حملہ کر کے قبضہ کر لیا سکندریہ اس زمانہ میں مصر کا دارالحکومت تھا حضرت عمر فاروق کے دور خلافت میں جب حضرت عمرو بن العاص نے مصر پر حملہ کیا تو وہاں کا گورنر (مقوقس جو قیصر روم کا نمائندہ تھا) جزیہ دینے کی شرط پر صلح کا خواہش مند تھا تاہم حضرت عمرو بن العاص اس کے لئے تیار نہ ہوئے اس پر جنگ ہوئی اور مسلمانوں نے سکندریہ فتح کر لیا اور مصر کے دوسرے علاقے بھی مسلمانوں کے قبضے میں آگئے جب حضرت عمر فاروق کا انتقال ہو گیا اور حضرت عثمان نے حضرت عمرو بن العاص کو وہاں سے بلا لیا تو قیصر روم نے موقع سے فائدہ اٹھا کر تین سو بحری جہازوں کے ذریعہ اچانک سکندریہ پر حملہ کر دیا اس علاقے کے مسلمان اس اچانک حملہ کے لئے تیار نہ تھے تاہم انہوں نے ممکن حد تک قیصر کی فوج کا مقابلہ کیا لیکن انہیں شکست ہوئی اور مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد اس جنگ میں شہید ہوئی اور سکندریہ مسلمانوں کے قبضے سے نکل گیا

حضرت عثمان کو جب اس اندوہ ناک واقعہ کی خبر پہونچی تو آپ نے حضرت عمرو بن العاص کو فوراً اپنے عہدہ پر بحال کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ اسکندریہ کو دوبارہ واپس لیں چنانچہ آپ تعمیل حکم میں مسلمانوں کے ایک لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے نکسوئی کے مقام پر دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں گھمسان کا رن پڑا اللہ تعالی نے مسلمانوں کو فتح سے ہمکنار فرمایا

Scanned with CamScanner

اور سکندریہ دوبارہ مسلمانوں کے قبضے میں آگیا وہاں کا بادشاہ اپنا بچا کھچا لشکر لے کر وہاں سے قسطنطنیہ چلا گیا حضرت عثمان کو جب اس کی خبر ملی تو آپ نے اس فتح پر اللہ کا شکر ادا کیا

غزوہ افریقیہ

۲۷ھ میں حضرت عثمان نے حضرت عبداللہ بن سعد کی نگرانی میں افریقہ کے مختلف علاقوں میں فوج کشی کا حکم دیا تاکہ سارا علاقہ جن میں الجزائر تیونس اور مراکش ہیں اسلامی قلمرو میں داخل ہو جائے آپ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد لے کر ان علاقوں میں گئے اور یکے بعد دیگرے یہ علاقے مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ہوتے رہے حافظ ابن کثیر کا بیان ہے کہ عبداللہ بن سعد دس ہزار فوج کے ساتھ افریقہ گئے اور ان علاقوں کے میدانوں اور پہاڑوں کو مسلمانوں نے فتح کر لیا اس لڑائی میں دشمن کے بہت سے لوگ مارے گئے اور بہت سے قید کر لئے گئے ان میں سے ایک بڑی تعداد نے اسلام قبول کر لیا اور وہ اچھے مسلمان ہوئے

فافتتحها سهلها وجبلها وقتل خلقا كثيرا من اهلها ثم اجتمعوا على الطاعة والاسلام وحسن اسلامهم (البدایہ ج ۷ ص ۱۵۲)

حضرت عبداللہ بن سعد کی فوج میں حضرت حسن بن علی حضرت حسین بن علی حضرت عبداللہ بن عمر حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن زبیر بھی شامل تھے

شاہ بربر اور جرجیر ایک لاکھ بیس ہزار کا لشکر لے کر آیا تھا یہ بڑا متکبر اور مسلمانوں سخت دشمن تھا کا جب مقابلہ کا میدان لگا تو اس کی فوج نے چاروں جانب سے مسلمانوں کو گھیر لیا اور مسلمان ایسی جگہ کھڑے تھے کہ اس سے زیادہ خوفناک منظر شاید ہی کسی نے دیکھا تھا حضرت عبداللہ بن زبیر کا بیان ہے میں نے ان کے بادشاہ جرجیر کو صفوں کے پیچھے ترکی

Scanned with CamScanner

گھوڑے پر سوار دیکھا دو لڑکیاں مور کے پروں سے اس کا سایہ کیئے ہوئے تھی میں نے امیر
لشکر عبداللہ بن سعد بن سرح سے کہا کہ آپ میرے ساتھ ایسے لوگوں کو بھیجیں جو میری
پیٹھ کی جانب سے حفاظت کریں میں بادشاہ کی طرف بڑھتا ہوں چنانچہ انہوں نے بہادر
نوجوان کا ایک دستہ ان کے ساتھ کر دیا حضرت عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ میں صفوں کو چیر
کر اس کے پاس پہنچ گیا انہیں خیال تھا کہ میں بادشاہ کے پاس ایک پیغام لے کر جا رہا ہوں
اس لئے کسی نے مزاحمت نہ کی جب میں اس کے نزدیک پہنچ گیا تو وہ سمجھ گیا اور اس نے
گھوڑا بھگانے کی کوشش کی میں نے پیچھے سے اس پر نیزہ مارا جس سے وہ زمین پر گر پڑا اور میں
نے وہیں اس کا کام تمام کر دیا اور اس کا سر اپنے نیزے پر اٹھائے ہوئے نعرہ تکبیر بلند کیا
جب بربر نے یہ منظر دیکھا تو وہ وہاں سے فرار ہو گیا چنانچہ مسلمانوں نے ان کے لوگوں کو
قید کیا اور ان کے اموال پر قبضہ کر لیا اس موقعہ پر حضرت عبداللہ بن زبیر کی شجاعت کا ذکر
ہر شخص کی زبان پر تھا۔ فرضی اللہ عنہ ورضوا عنہ۔

اسی سال حضرت عثمان کے حکم پر حضرت امیر معاویہ قنسرین کے مقابلے پر نکلے اور اسے
شکست سے دوچار کیا بعض مؤرخین بتاتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت امیر معاویہ قبرص کی
جانب بڑھے اور وہاں اسلام کا لہرایا یہاں کے باشندوں نے سات ہزار دینار سالانہ پر صلح
کرلی پروفیسر فلپ ہٹی کا بیان ہے کہ قبرص کی فتح بحری جنگ میں مسلمانوں کی پہلی فتح تھی
یہ پہلا جزیرہ تھا جو اسلامی حکومت میں شامل ہوا (ہسٹری آف عرب ص ۱۶۷)

بعد ازاں حضرت امیر معاویہ نے حضرت عثمان کو لکھا کہ بحر روم میں ایک اور جزیرہ ہے
جس کا نام روڈرس ہے آپ اجازت دیں تو اسے بھی اسلامی مملکت میں داخل کر دیا جائے
حضرت عثمان نے اہل شوری سے مشورہ مانگا انہوں نے کہا چونکہ قبرص کی فتح سے

Scanned with CamScanner

مسلمانوں کو بہت حوصلہ ملا ہے اور انہیں سمندری جنگ کرنے میں کوئی تامل نہیں تو انہیں اجازت دے دی جائے حضرت عثمان نے آپ کو اجازت دی اور لکھا کہ اللہ سے ڈرنا اور اس بارے میں دور اندیشی سے کام لینا اگر تمہیں اس بارے میں ذرا سا بھی تامل ہو تو آگے نہ بڑھنا کیونکہ یہ معاملہ سمندروں کا ہے اور اس کا خوف بھی بڑا ہوتا ہے چنانچہ امیر معاویہ فوج لے کر اس جزیرے کی جانب بڑھے اور سمندر میں ہی مقابلہ ہوا دونوں جانب سے لوگ کام آئے بالآخر مسلمانوں کو فتح ملی اور وہ اس جزیرے پر قابض ہو گئے آپ کی اس فوج میں حضرت ابوذر غفاری حضرت ابوالدرداء حضرت شداد بن اوس اور حضرت عبادہ بن صامت اور ان کی اہلیہ حضرت ام حرام بھی ان کے ساتھ شامل تھیں خود انہوں نے حضور ﷺ سے اس جہاد میں شرکت کی درخواست کی تھی

(نوٹ) حضور ﷺ کی دعا آپ کے حق میں قبول ہوئی اور آپ گھوڑے پر سوار ہو رہی تھیں کہ گھوڑا بدک گیا اور پھر اس حادثہ میں حضرت ام حرام انتقال کر گئیں

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ حضرت عبادہ بن صامت کے ہاں آرام فرما رہے تھے تھوڑی دیر بعد آپ مسکراتے ہوئے اٹھ بیٹھے حضرت عبادہ بن صامت کی اہلیہ ام حرام کہتی ہیں کہ میں نے آپ سے اس مسکراہٹ کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے خواب میں میری امت کے وہ مجاہدین دکھائے گئے جو اللہ کی راہ میں سمندر میں بادشاہوں کے تخت کی طرح سواری پر سوار ہو کر جا رہے ہیں حضرت ام حرام نے کہا یا رسول اللہ آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان مجاہدین میں شامل کر دے آپ نے ان کے لئے دعا فرمائی پھر آپ لیٹ گئے تھوڑی دیر بعد آپ ﷺ پھر اسی طرح مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے حضرت ام حرام نے پھر سے آپ کی مسکراہٹ کا سبب پوچھا حضور ﷺ

Scanned with CamScanner

نے انہیں وہی جواب دیا جو آپ پہلے فرما چکے تھے حضرت ام حرام نے پھر آپ سے دعا کی درخواست کی اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا تم پہلی جماعت کے ساتھ ہو ﴿انت من الاولین﴾ (صحیح مسلم ج۲ ص ۱۴۲ صحیح بخاری ج۱ ص ۴۰۵) چنانچہ آپ اس لشکر میں اپنے شوہر کے ہمراہ شامل تھیں جو حضرت امیر معاویہ کی زیر قیادت سمندری جہاد کے لئے گیا اور اسی جہاد میں آپ کا انتقال ہوا تھا اور اسی علاقے میں آپ کی تدفین عمل میں آئی تھی علامہ ابن اثیر جزری (۶۳۰ھ) لکھتے ہیں

فدفنت فيها وكا امير ذلك الجيش معاوية بن ابى سفيان فى خلافة ومعه ابوذر وابو الدرداء وغيرهما من الصحابة وذلك فى سنة سبع وعشرين (الاصابہ ج ۴ ص ۴۴۱)

حضرت امام نووی (۶۷۶ھ) لکھتے ہیں

قال اكثر اهل السير والاخبار ان ذلك فى خلافة عثمان بن عفان وان فيها ركبت ام حرام وزوجها الى فرس فصرعت عن دابتها هناك فتوفيت ودفنت هناك (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۴۲)

چونکہ ان کی اکثریت ماری جا چکی تھی اور جو لوگ باقی رہ گئے تھے انہوں نے مارے خوف کے خودکشی کر لی تھی اس لئے یہ جزیرہ ویران رہا حضرت امیر معاویہ کے اپنے دور میں یہ جزیرہ آباد ہوا مسجدیں تعمیر ہوئیں اور ایک مضبوط چھاؤنی بن گیا تھا۔

اسی طرح جزیرہ صقلیہ کو بھی مسلمانوں نے فتح کیا اور یہ بھی حضرت عثمان غنی کے دور خلافت میں مسلمانوں کے ہاتھ آیا حضرت عمر فاروق کے دور میں زمینی حملے ہوتے رہے اور مسلمان زمینی راستوں سے ملک در ملک اسلام کا پرچم لہراتے گئے البتہ سمندری لڑائیاں

Scanned with CamScanner

حضرت عمر کے دور میں نہیں ہوئیں اور آپ اسے پسند بھی نہ کرتے تھے ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ نے آپ سے جزیرہ قبرص پر حملہ کی اجازت مانگی تو آپ نے اس کی اجازت نہ دی اور لکھا کہ میں نہیں چاہتا کہ میرے اور مسلمانوں کے درمیان سمندر حائل ہو۔(الفخری ص ۱۴)

☆......غزوہ اندلس

حضرت عثمان کو جب افریقہ فتح ہونے کی خبر ملی تو آپ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور قبیلہ فہر سے تعلق رکھنے والے دو حضرات کو اندلس کی جانب روانہ ہونے کا حکم فرمایا یہ حضرات سمندر کے راستے اندلس پہنچے آپ نے اندلس جانے والے مسلمانوں کو فتح کی پیشگوئی کی اور انہیں اجر وثواب ملنے کی بشارت سنائی آپ نے لکھا

ان القسطنطنية انما تفتح من قبل البحر وانتم اذا فتحتم الاندلس فأنتم شركاء لمن يفتتح قسطنطنية فى الاجر آخر الزمان (البدايہ ج ۷ ص ۱۵۲)

بلاشبہ قسطنطنیہ سمندر کی جانب سے فتح ہوگا اور جب تم اندلس کو فتح کروگے تو تم آخری زمانے میں قسطنطنیہ کے فاتحین کے ساتھ اجر وثواب میں شریک ہوگے

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی اور اندلس پر اسلام کا پرچم لہرانے لگا ابن اثیر کا بیان ہے کہ اس فتح سے مسلمانوں کی قوت وطاقت میں اضافہ ہوا اور دشمنوں پر مسلمانوں کا رعب طاری ہوا تھا

Scanned with CamScanner

حضرت عثمان کے دور میں بحری لڑائیوں کا آغاز ہوا اور حضرت عثمان کے ہاتھوں کئی جزیروں پر اسلام کا پرچم لہرایا اب تک جو قومیں یہ سمجھتی تھیں کہ مسلمان صرف زمینی علاقوں میں جنگ کر سکتے ہیں سمندری راستوں میں نہیں حضرت عثمان کے دور خلافت میں انہیں اپنی اس غلط فہمی کا پورا پورا جواب مل گیا کسے معلوم نہیں کہ حضرت امیر معاویہ نے بحری جنگوں کے ذریعہ کئی جزیروں پر اللہ کی توحید کا نعرہ بلند کیا اور دشمنوں کے بڑے بڑے جنگی جہازوں کو آپ نے انہی کے ساحل پر تباہی سے دوچار کر دیا تھا ان دنوں بازنطینی حکومت بحری جنگوں میں مشہور تھی اور کسی میں جرات نہ تھی کہ ان کے ساتھ بحری مقابلہ کریں حضرت امیر معاویہ اور حضرت عبداللہ نے اسی بازنطینی حکومت کے بحری بیڑے کو جو تقریبا ۵۰۰ جہازوں پر مشتمل تھا تباہ کر دیا تھا اور دنیا نے دیکھا کہ اللہ کے یہ مخلص بندے جن راستوں پر اترے اللہ نے ان کی مدد و نصرت فرمائی تھی اور جہاں جہاں گئے اسلام اور سنت کا نور پھیلاتے چلے گئے

دشت تو دشت ہیں صحرا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

☆...... عراق و ایران کی فتوحات

حضرت عمر فاروق کے دور میں عراق و ایران مسلمانوں کے زیر نگین تھا اصفہان ہمدان اصطخر وغیرہ مسلمانوں کے قبضے میں تھے چونکہ اصطخر بڑی مشکل سے فتح ہوا تھا اس لئے حضرت عمرؓ کے انتقال کے کچھ سال بعد یہاں بغاوت نے جنم لیا اور یہ بغاوت خراسان تک پھیل گئی حضرت عثمان غنی کو جب اس کی خبر ملی تو آپ نے بصرہ کے گورنر عبداللہ بن عامر

کو اس بغاوت کے فرو کرنے کی ہدایت کی اور ماہک بن شاہک کے مقابلہ میں جانے کا حکم دیا تاکہ یہ بغاوت ختم ہو اور فارس سے خراسان تک کے تمام شہر مسلمانوں کے ہاتھ رہیں چنانچہ عبداللہ بن عامر آپ کی ہدایت پر بصرہ سے روانہ ہوئے مقابلہ میں ماہک کو شکست ہوئی یزید بن الحکم نے جب اس کا سر قلم کرنا چاہا تو اس نے امن کی درخواست کی اور سر سے اپنا تاج نکال کر زمین پر رکھ دیا اور جزیہ ادا کرنے کا اقرار کیا اس کے فتح ہوتے ہی مسلمانوں کا فارس پر قبضہ ہو گیا

بعد ازاں حضرت عبداللہ بن عامر نے خراسان کا رخ کیا راستے میں نیشاپور طوس کے علاقے فتح ہوئے پھر مرو ہرات فوشنج سرخس اور دوسرے بہت سے علاقوں اور شہروں کے لوگوں نے جزیہ دے کر مسلمانوں کی برتری تسلیم کرلی اور عبداللہ بن عامر نے ان سب علاقوں پر ان شرائط کو منظور کرتے ہوئے انہیں جان کی امان دی اور انہیں یہ علاقے واپس کردئے ۔

ایران کا ایک علاقہ سیستان (سجستان) ہے حضرت امام ابو داؤد (۲۷۵ھ) اسی علاقے کے تھے یہ شہر حضرت عمرؓ کے عہد کے آخری دنوں میں فتح ہوا تھا اور یہ شہر بھی بغاوت کی لپیٹ میں آیا ہوا تھا عبداللہ بن عامر نے حسب ارشاد حضرت عثمان ان علاقوں کا رخ کیا اور عبدالرحمٰن بن سمرۃ بن جندب (۵۹ھ) کی قیادت میں ایک فوج روانہ کی یہاں جنگ ہوئی اور مسلمانوں کا لشکر کامیاب ہوا اور اس شہر پر پھر سے مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا بعد ازاں عبدالرحمٰن بن سمرہ نے کابل کا رخ کیا شاہ کابل ایک بڑے لشکر کے ساتھ میدان میں اترا اور سخت جنگ ہوئی مگر فیصلہ نہ ہو سکا شاہ کابل اپنی فوج لے کر شہر واپس آگیا اور اس نے حصار بند کردیا جب موقع ملتا وہ اس حصار سے نکلتا اور مسلمانوں پر حملہ کرتا اور پھر واپس

Scanned with CamScanner

لوٹ کر آجاتا ایک سال تک یہ سلسلہ چلتا رہا عبدالرحمٰن بن سمرہ پوری ہمت اور حوصلے کے ساتھ ایک سال تک ان کا مقابلہ کرتے رہے اور پھر اللہ نے مسلمانوں کو فتح دی شاہ کابل گرفتار ہوا اور اس نے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونے کا اعلان کیا اب کابل پر بھی اسلامی پرچم لہرانے لگا

حضرت عمر فاروق کے دور میں مسلمانوں کے قدم ہندوستان کی سرحد تک پہنچ چکے تھے مگر اس پر فوج کشی نہیں ہوئی تھی حضرت عثمان جب خلیفہ ہوئے تو آپ نے عراق کے گورنر حضرت عبداللہ بن عامر کو لکھا کہ کسی شخص کو ہندوستان بھیجو جو وہاں کے حالات سے آگاہی لائے اور جب وہ وہاں سے واپس آجائے تو اسے ہمارے پاس مدینہ بھیج دینا ہم اس کی زبانی ہندوستان کے حالات معلوم کریں گے حضرت عبداللہ بن عامر نے ایک شخص کو ہندوستان روانہ کیا کچھ عرصہ رہنے کے بعد جب وہ واپس عراق آیا تو عبداللہ بن عامر نے حسب ارشاد انہیں حضرت عثمان کے پاس بھیج دیا حضرت عثمان نے جب اس سے وہاں کے حالات پوچھے تو اس نے کہا کہ میں نے ہندوستان کے شہروں کو خوب کھنگالا ہے اور وہاں سے حالات سے اچھی واقفیت حاصل ہوئی ہے آپ نے فرمایا ہمیں بتاؤ اس نے کہا

ماؤها وشل وثمرها دقل ولصها بطل ان قل الجيش ضاعوا وان كثروا جاعوا ۔ (فتوح البلدان ص ۶۱۳)

اس ملک میں پانی کی کمی ہے اس کے پھل ردی ہیں یہاں کے چور دلیر ہیں اگر ہمارا لشکر تھوڑا تو برباد ہو جائے گا اور زیادہ ہوا تو بھوکوں مر جائے گا۔

حضرت عثمان نے کہا خبر دے رہے ہو یا شاعری کر رہے ہو بولا امیر المؤمنین خبر دے رہا ہوں چنانچہ یہ سن کر حضرت عثمان نے لشکر کشی کا خیال ترک کر دیا۔

Scanned with CamScanner

ان تفصیلات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عثمان کے دور خلافت میں اسلامی مملکت کا دائرہ ہندوستان کی سرحدات سے لے کر شمالی افریقہ کے سواحل اور یورپ کے صدر دروازہ تک بڑھ چکا تھا اور ان بارہ سالوں میں اللہ اور اس کے رسول کا کلمہ دور دور تک پھیلا اور جگہ جگہ حضرت عثمان کے خادموں اور سواروں نے اسلام کا پرچم لہرایا اور اسلامی سلطنت دنیا کی عظیم الشان سلطنت شمار ہونے لگی شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) آپ کی خلافت کے بارے میں لکھتے ہیں

وقد اظهرهم الله واظهر بهم مابعث به نبيه من الهدى ودين الحق ونصرهم على الكفار وفتح بهم بلاد الشام والعراق وبعض خراسان (منہاج السنۃ ج ۶ ص ۳۵۱)

لما قتل عثمان كان الاسلام قد ظهر فى الشام ومصر والعراق وخراسان والمغرب (منہاج ج ۷ ص ۲۰۷)

امام شمس الدین ذہبی (۷۴۸ھ) لکھتے ہیں

افتتح نوابه اقليم خراسان واقليم المغرب (تذکرہ ج ۱ ص ۸)

آپ کے گورنروں نے خراسان وغیرہ بلاد مشرق اور ممالک غرب فتح کیے تھے

حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں

فولى الخلافة بعده ففتح الله على يديه كثيرا من الاقاليم والامصار وتسعت المملكة الاسلامية وامتدت الدولة المحمدية وبلغت الرسالة المصطفوية فى مشارق الارض ومغاربها وظهر للناس مصداق قوله تعالى ﴿وعد الله الذين آمنوا منكم وعملوا

Scanned with CamScanner

الصالحات ليستخلفنهم فی الارض كما استخلف الذين من قبلهم وليمكنن لهم دينهم الذی ارتضی لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امنا ﴾ وقوله تعالی ﴿ هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودين الحق ليظهره علی الدين كله ولو كره المشركون﴾ وقوله ﴿اذا هلك قيصر فلا قيصر بعده واذا هلك كسری فلا كسری بعده والذی نفسی بيده لتنفقن كنوزهما فی سبيل الله﴾ وهذا كله تحقق وقوعه وتاكد وتوطد فی زمان عثمان رضی الله عنه (البدایہ ج ۷ ص ۲۰۱)

حضرت عثمان نے حضرت عمر کے بعد خلافت سنبھالی اور اللہ نے آپ کے ہاتھ پر بہت سے ملکوں اور شہروں کو فتح کرایا اور اسلامی مملکت وسیع ہوئی اور حضور ﷺ کی حکومت دور دور تک پھیلی حضور ﷺ کا پیغام مشرق و مغرب کے کونوں تک پہنچا اور لوگوں کے سامنے اللہ کا ارشاد کھل کر آیا کہ

(ترجمہ) اللہ نے وعدہ کر لیا ان لوگوں سے جو تم میں ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک کام کئے ہیں البتہ بعد میں حاکم کر دے گا ان کو ملک میں جیسا کہ حاکم کیا تھا ان سے اگلوں کو اور جما دے گا ان کے لئے ان کا دین جو پسند کر دیا ان کے لئے اور دے گا ان کو ان کے ڈر کے بدلے میں امن۔...... اور اللہ کے ارشاد (ترجمہ) اسی نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر تا کہ اس کو غلبہ دے ہر دین پر اور پڑے برا مانیں مشرک۔ نیز حضور ﷺ کے ارشاد کہ جو قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہو گا اور جب کسری ہلاک ہو گا تو پھر کوئی کسری نہ رہے گا اور آپ کا قسم کھا کر یہ فرمانا کہ تم ان دونوں کے

Scanned with CamScanner

خزانوں کو اللہ کے راستہ میں خرچ کروگے۔ کی پیشگوئی سامنے آکر رہی ان سب باتوں کا وقوع حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ثابت ہو چکا ہے۔۔

حضرت امام جلال الدین سیوطی (۹۱۱ھ) لکھتے ہیں

فتحت الری ...... وفتح من الروم حصون كثيرة...... فتحت سابور...... وفتحت ارجان ودرابجرد ...... فغزا افريقية فافتتحها سهلا ......فتحت اصطخر عنوة وفسا وغير ذلك ...... فتحت جور وبلاد كثيرة من ارض خراسان وفتحت نيسابور صلحا وعنوة وطوس وسرخس كلاهما صلحا وكذا مرو وبيهق ولما فتحت هذه البلاد الواسعة كثر الخراج على عثمان واتاه المال من كل وجه...... الخ (تاریخ الخلفاء ص ۱۲۱)

محدث جلیل حضرت مولانا ظفر احمد عثمانیؒ (جنہوں نے قائداعظم مرحوم کی خواہش پر مشرقی پاکستان کا پرچم لہرایا تھا) فتوحات عثمانی کے ذکر میں لکھتے ہیں

فتوحات کے لحاظ سے عہد عثمانی کے بعد سے آج تک عہد عثمانی کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی حضرت فاروق اعظم نے اپنی حسن تدبیر اور غیر معمولی سیاسی قوت عمل سے ایران وروم کے دفتر الٹ دیئے ان کی دولت اور سلطنت مسلمانوں کا ورثہ بن گئی دولت کیانی صفحہ ہستی سے مٹ گئی لیکن کیا یہ ممکن ہے کہ فاتح قوم کا ایک ہی سیلاب مفتوح اقوام کے احساس خودی کو فنا کردے سکندر چنگیز تیمور نے بھی عالم کو تہہ وبالا کر دیا تھا مگر ان کی فتوحات کیوں نقش

بر آب بن گئیں یہ ایک تاریخی نکتہ ہے کہ جب اولوالعزم فاتح کا جانشین ویسا ہی اولوالعزم اور عالی حوصلہ نہیں ہوتا تو اس کی فتوحات صرف ایک وقتی نمائش ہوتی ہیں اس بناء پر جانشین فاروق کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ اس نے ممالک مفتوحہ میں حکومت وسلطنت کی بنیاد مستحکم کی اور مفتوح اقوام کے جذبہ خودسری کو رفتہ رفتہ اپنی حسن تدبیر اور حسن عمل سے اس طرح ختم کر دیا کہ مسلمانوں کی باہمی کشمکش کے وقت بھی انہیں سر تابی کی ہمت نہ ہوئی

حضرت عثمان کو بڑی کثرت سے بغاوتیں فرو کرنا پڑیں تمام بغاوتوں کو نہایت ہوشیاری سے ختم کیا آہستہ آہستہ تشدد اور نرمی کی حکمت عملی سے مفتوحہ ممالک کو اطاعت اور انقیاد پر مجبور کیا عہد عثمانی میں ممالک محروسہ کا دائرہ بھی نہایت وسیع ہوا ایران کی فتح تکمیل کو پہنچ گئی تو اس کے متصلہ ممالک میں افغانستان خراسان فتح ہوئے اور ترکستان کا ایک حصہ بھی زیر نگین ہو گیا دوسری سمت آرمینیہ آذربائیجان مفتوح ہو کر اسلامی سرحد کوہ قاف تک پھیل گئی اسی طرح ایشیائے کوچک کا ایک وسیع خطہ ملک شام میں شامل کیا گیا بحری فتوحات کا آغاز تو حضرت عثمان ہی کے عہد خلافت سے ہوا ہے آپ کی اولو العزمی اور عالی حوصلگی نے خطرات سے بے پروا ہو کر عظیم الشان جنگی بیڑا تیار کر کے پہلے قبرص پر اسلامی جھنڈا لہرایا پھر ایک دوسری جنگ میں قیصر روم کے جنگی بیڑے کو جس میں پانچ سو جنگی جہاز تھے ایسی شکست فاش دی کہ پھر رومیوں کو اس جرات کے ساتھ بحری حملہ کی ہمت نہ ہوئی

غزوات اور فتوحات کے اعتبار سے عہد عثمانی تاریخ اسلام کا ... مثال ...

فتوحات کا ایک طوفان تھا جو اطراف واکناف عالم سے مدینہ طیبہ کی طرف اُمڈا چلا آرہا تھا تینوں براعظموں پر امام عالی مقام نے اپنی کشور کشائی اور جہانگیری کی خداداصلاحیتوں کا پورا مظاہرہ کیا قیصر وکسریٰ کے اقتدار کا جنازہ نکال دیا ان کی بساط سیاست کو الٹ کر اسلام کو مشرق ومغرب میں غالب اور متمکن کر دیا کوہ قاف سے جبل الطارق تک لاکھوں مربع میل کی وسیع سرزمین پر تبلیغ کا دروازہ کھول دیا اور یہ سب کچھ اس لئے کیا کہ ان کو معلوم تھا کہ رسول اللہ ﷺ کو غزوہ ہند اور غزوہ قسطنطنیہ کی دلی خواہش تھی جیسا کہ حضرت ابوہریرہ نقل فرماتے ہیں...... اس لئے حضرت عثمان نے کابل اور مکران فتح کر کے ہندوستان کا راستہ ہموار کر دیا اور اندلس فتح کر کے قسطنطنیہ پر حملہ کرنے کا راستہ کھول دیا۔ اسلامی افواج نے افریقہ کے بربریوں کے ساتھ بحر وبر سے اندلس پر حملہ کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی اور اندلس افریقہ کی طرح اسلامی سلطنت میں شامل ہو گیا کعب الاحبار تابعی نے جبکہ وہ سمندر عبور کر کے اندلس جا رہے تھے فرمایا کہ جو لوگ اندلس کو فتح کریں گے وہ قیامت کے دن اپنے نور سے پہچانے جائیں گے (برات عثمان ص ۱۰۲ تا ۱۰۴)

امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنویؒ لکھتے ہیں

حضرت عثمان کے زمانہ میں بعض ملک جو باغی ہو گئے تھے پھر از سر نو فتح ہو گئے تھے مثلاً ہمدان رے اسکندریہ فارس خراسان آذربائیجان اور کچھ ممالک جدید مفتوح ہوئے مثلاً افریقہ جو بڑی عظیم الشان لڑائی کے بعد فتح ہوا اور جزیرہ قبرص اور اس کے مضافات جو بڑی معرکہ خیز بحری جنگ کے بعد فتح ہوئے

Scanned with CamScanner

قسطنطنیہ بھی انہیں کے زمانہ میں فتح ہوا اور ہرقل انہیں کے زمانہ میں فی النار ہوا اور حدیث کی یہ پیشگوئی کہ ليهلكن قيصر فلا قيصر بعده انہیں کے ہاتھ پر پوری ہوئی (النجم لکھنو ج ۵ شمارہ ۱ تفسیر آیت اظہار دین ص ۲۴)

حضرت عثمان کے دور خلافت میں حضرت علی مرتضیٰ آپ کے برابر شریک کار رہے اور آپ ان سے مختلف امور میں مشورے بھی لیتے رہے (جس کا ذکر ہم آگے کریں) آپ حضرت عثمان کو اگر خلیفہ برحق نہ سمجھتے اور آپ کی خلافت کو خلافت علی منہاج النبوت نہ جانتے تو آپ ہی بتائیں کیا آپ کبھی ان کی کابینہ میں شامل ہوتے؟ اور آپ کے ماتحت لڑی جانے والی فوجوں میں کبھی اپنے دونوں شہزادوں کو بھیجتے حضرت علی کا حضرت عثمان کی حمایت میں اپنے بچوں کو مختلف محاذوں پر بھیجنا بتاتا ہے کہ آپ حضرت عثمان کے کس قدر قریب تھے ہم یہاں اس کی کچھ مثالیں پیش کرتے ہیں

☆...... ۲۶ ہجری میں جب افریقہ کے جہاد کی تیاری ہوئی تو مدینہ سے کون کون اس لشکر میں شامل ہوئے اسے دیکھئے

فجهز العساكر من المدينة وفيهم جماعة من الصحابة منهم ابن عباس وابن عمر وعبدالله ابن عمرو بن العاص وعبدالله ابن جعفر والحسن والحسين وابن الزبير وسارو مع عبدالله بن ابى سرح (تاریخ ابن اثیر ج ۳ ص ۴۵)

☆...... ۳۰ ہجری میں حضرت سعید بن العاص کے زیر نگرانی کوفہ سے ایک لشکر اسلام تیار ہوا جسے خراسان وغیرہ بھیجا جانا تھا اس لشکر میں مسلمانوں کی بڑی تعداد شامل تھی ان میں جہاں حضرت عمر کے بیٹے حضرت عبداللہ حضرت زبیر کے صاحبزادے حضرت

Scanned with CamScanner

حضرت عمرو بن العاص کے بیٹے حضرت عبداللہ تھے تو ان کے ساتھ سیدنا علی مرتضی کے شاہزادے حضرت حسن اور حضرت حسین بھی تھے

غزا سعيد بن العاص من الكوفة يريد خراسان ومعه حذيفة بن اليمان وناس من اصحاب رسول الله ومعه الحسن والحسين وعبدالله بن العباس وعبدالله بن عمر وعبدالله بن عمرو بن العاص وعبدالله بن الزبير (تاریخ طبری ج ۵ ص ۵۷۔ تاریخ ابن اثیر ج ۳ ص ۵۴۔ تاریخ ابن کثیر ج ۷ ص ۱۵۴)

شیعہ مؤرخ مرزا محمد تقی سپر (۱۲۹۷ھ) لکھتے ہیں

در تاریخ روضۃ الاحباب مسطور است کہ در سفر جرجان حسنین علیہما السلام باتفاق سعید بن العاص بودند (ناسخ التواریخ ج ۳ ص ۱۷۳)

حضرت سعید بن العاص وہی ہیں جنہوں نے حضرت سیدنا حسن بن علیؓ کی نماز جنازہ پڑھائی تھی حالانکہ حضرت امام حسینؓ اس وقت حاضر تھے (کشف الغمہ ج ۱ ص ۵۸۴)

ان فتوحات کے علاوہ حضرت عثمان نے اپنے دور میں رفاہ عامہ کے کاموں پر بھی لخصوصی توجہ دے رکھی تھی مفتوحہ علاقوں میں جہاں جہاں جس جس قسم کی ضرورت دیکھی گئی آپ نے وہاں کے گورنروں کو حکم دیا کہ وہ عوامی ضرورتیں پوری کی جائیں جن میں سڑکیں پل مسافر خانے کنوئیں بند اور پبلک عمارتیں تھیں اسی طرح آپ نے فوجی نقطہ نگاہ سے مختلف علاقوں میں فوجی چھاؤنیاں تیار کرائیں آپ کے دور میں صنعت و حرفت نے بھی کافی ترقی کی تھی بازاروں کی رونقیں بڑھ گئیں اور تاجروں اور ان کے مالوں کی حفاظت کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا اور لوگ خوشحالی کی زندگی گزارنے لگے تھے

سیدنا حضرت عثمان غنی کی خلافت باکرامت کی ایک ہلکی سی جھلک آپ کے سامنے ہے
اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ آپ نے اپنے دور خلافت میں اسلام اور مسلمانوں کی
بڑی شاندار خدمات سر انجام دیں تھیں آپ نے دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے
تک اسلام کا پرچم لہرایا اور مسلمانوں کی زبوں حالی کو خوشحالی میں بدل دیا اگر آپ کی خلافت
غلط ہوتی اور آپ نے ساتھیوں کی مدد سے جبراً خلافت پر قبضہ کیا ہوتا تو آپ ہی بتائیں کیا
اللہ تعالیٰ اس خلافت پر اپنی بھرپور رحمتوں اور برکتوں کی بارشیں کبھی برساتا ؟

حضرت عثمان غنی اور آپ کی خلافت باکرامت کو تعصب اور ضد سے ہٹ کر دیکھنے والا یہ
مانے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آپ وہی خلیفہ ثالث ہیں جن کی پیشگوئی حضور ﷺ نے اپنے
متعدد ارشادات میں دی ہے آپ کے ان ارشادات مبارکہ کی روشنی میں امت نے
حضرت عثمان کو ہی خلیفہ ثالث جانا اور مانا تھا آیئے ہم دیکھیں کہ حضور ﷺ نے آپ کے
خلیفہ ثالث اور آپ کی خلافت کے برحق ہونے پر کس بلیغ انداز میں اشارے دئے ہیں

شیخ الاسلام حضرت امام ابوزرعہ رازیؒ فرماتے ہیں کہ
جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ سرور دو عالم ﷺ کے کسی صحابی کی تنقیص کرتا ہے تو سمجھ
لو کہ وہ زندیق (بد دین) ہے اس لئے کہ قرآن حق ہے رسول اللہ ﷺ حق ہیں آپ جو
دین لائے ہیں وہ حق ہے اور یہ سب چیزیں ہمیں حضور ﷺ کے صحابہ کرام کے ذریعہ
پہنچی ہیں سو جو شخص ان پر جرح کرتا ہے اس کا مقصد کتاب و سنت کو باطل ٹھہراتا ہے
اس لئے اس کی جرح خود اس پر چسپاں ہوگی اور اس پر زندیق گمراہ اور جھوٹا اور معاند
ہونے کا حکم کیا جائے اور یہ فیصلہ عین حق و صواب ہے۔

Scanned with CamScanner

سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کے خلیفہ ثالث ہونے کے نبوی اشارے

آنحضرت ﷺ کی کسی حدیث میں یہ نہیں ملتا کہ آپ نے کہیں واضح طور پر حضرت عمر فاروقؓ کے بعد حضرت عثمان غنیؓ کے خلیفہ بننے کی خبر دی ہو اگر ایسا ہوتا تو حضرت عمر فاروقؓ کو اہل شوریٰ بنانے کی ضرورت ہی نہ ہوتی تاہم آنحضرت ﷺ کے بہت سے ارشادات میں اس قسم کے اشارے ضرور ملتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت کے بعد حضرت عثمان غنیؓ مسلمانوں کے خلیفہ ہوں گے اس سلسلے میں کچھ حدیثی شواہد ملاحظہ کیجئے۔

(۱) حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ کے ساتھ اور حضرت عمر حضرت عثمان کے ساتھ

حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے رجل صالح کی صورت میں دکھایا گیا کہ ابوبکر حضور ﷺ کے ساتھ باندھے گئے اور عمر ابوبکر کے ساتھ اور عثمان عمر کے ساتھ جب ہم حضور ﷺ کے پاس سے اٹھے تو ہم نے کہا رجل صالح سے مراد تو حضور ﷺ ہیں اور بعض کا بعض کے ساتھ بندھنا حضور ﷺ کی خدمت میں ان کا متولی الامر ہونا ہے

فھم ولاۃ ھذا الامر الذی بعث اللہ بہ نبیہ ﷺ (سنن ابی داؤد ج ۲ ص

(۲۸۹

اس میں یہ ہے کہ یہ لوگ اس دین کے والی ہوں گے جس کے ساتھ اللہ نے اپنے نبی کو بھیجا ہے

حضور ﷺ کے اس خواب میں (جس کے حجت اور سچ ہونے میں کوئی شبہ نہیں) یہ بات بتائی گئی کہ حضور ﷺ جس دین کو لے کر آئے ہیں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر حضرت عثمان اسی دین پر رہیں گے اور حضور ﷺ کے بعد یہی لوگ بالترتیب اس دین کے والی وارث ہوں گے آپ کے پہلے جانشین حضرت ابو بکر صدیقؓ ہوئے پھر خلافت حضرت عمرؓ کے پاس آئی پھر حضرت عثمان سریر آرائے خلافت ہوئے۔ امام علاء الدین علی بن بلبان فاسی (۷۳۹ھ) لکھتے ہیں

ألخبر الدال على أن الخليفة كان بعد عمر بن الخطاب عثمان بن عفان رضى الله عنهما (الاحسان ج۹ ص۳۰)

(۲)...... حضرت عمر فاروقؓ کے بعد حضرت عثمان کو زکوۃ بھیجنا

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ قبیلہ بنو مصطلق کے لوگوں نے حضور ﷺ کے پاس ایک وفد کو اس سوال کے ساتھ بھیجا کہ آپ کے بعد ہم اپنی زکوۃ کس کو بھیجیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان سے کہو کہ وہ حضرت ابو بکرؓ کو بھیجیں

فقالو سل لنا رسول الله ﷺ الى من ندفع صدقاتنا بعدك؟ قال فاتيته فسالته فقال الى ابى بكر فاتيتهم فاخبرتهم فقالوا ارجع اليه فسله فان حدث بابى بكر حدث فالى من ؟ فاتيته فسالته فقال الى

Scanned with CamScanner

عمر فاتیتهم فاخبرتهم فقالوا ارجع الیه فسله فان حدث بعمر حدث فالی من فاتیته فسالته فقال الی عثمان فقالوا ارجع الیه فسله فان حدث بعثمان حدث فالی من فاتیته فسالته فقال ان حدث بعثمان حدث فتبا لکم الدهر تبا (مستدرک حاکم ج ۳ ص ۸۲)

میرے بعد اپنی زکوۃ ابو بکر کو بھیجنا...... انہوں نے کہا کہ حضور سے پوچھیں کہ اگر ابو بکر نہ رہیں تو پھر کس کو ہم بھیجا کریں انس بن مالک نے حضور ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ عمرؓ کے پاس بھیجنا پھر انہوں نے کہا کہ اگر حضرت عمر نہ رہیں تو کس کے پاس آئیں حضور ﷺ نے فرمایا حضرت عثمان کے پاس...... (الحدیث)

حضرت ابو بکرہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ نے حاضرین مجلس سے پوچھا کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہو تو بتاؤ تو ایک شخص نے عرض کیا کہ میں نے رات ایک خواب دیکھا ہے

کان میزانا نزل من السماء فوزنت انت وابوبکر فرجحت انت بابی بکر ووزن ابوبکر وعمر فرجح ابوبکر ووزن عمر وعثمان فرجح عمر ثم رفع المیزان فرائینا الکراهیة فی وجه رسول الله ﷺ۔ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۵۲ سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۲۹۰)

میں نے دیکھا کہ گویا آسمان سے ایک میزان اترا ہے پھر اس میں آپ کا اور ابو بکر کا وزن کیا گیا تو آپ بھاری نکلے پھر ابو بکر اور عمر کو تولا گیا تو ابو بکر بھاری نکلے پھر عمر اور عثمان کو تولا گیا تو عمر کا وزن زیادہ نکلا پھر میزان اٹھالیا گیا (صحابی کہتے

Scanned with CamScanner

ہیں کہ) پس ہم نے حضور ﷺ کے چہرہ انور پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے۔

مسند احمد کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خواب آنحضرت ﷺ نے دیکھا تھا جس میں آپ کے تین اصحاب کے وزن کئے جانے کا بیان ہے۔

امام طبرانی نے حضرت معاذ سے جو روایت نقل کی ہے اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ یہ خواب آپ نے دیکھا تھا اور ظاہر ہے کہ پیغمبر کا خواب صرف خواب ہی نہیں ہوتا یہ وحی اور سچائی ہوتی ہے حضرت معاذ بن جبل روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

رأيت إني وضعت في كفة وأمتي في كفة فعدلتها ثم وضع أبوبكر في كفة وأمتي في كفة فعدلها ثم وضع عمر في كفة وأمتي في كفة فعدلها ثم وضع عثمان في كفة وأمتي في كفة فعدلها ثم رفع الميزان ......الحديث (صواعق محرقہ ص ۷۱)

میں نے دیکھا کہ مجھے ایک پلڑے میں ڈالا گیا اور میری امت دوسرے پلڑے میں ڈالی گئی تو میں برابر رہا ہوں پھر ابوبکر ایک پلڑے میں ڈالے گئے اور میری امت دوسرے پلڑے میں ڈالی گئی تو ابوبکر برابر رہے پھر عمر ایک پلڑے میں ڈالے گئے اور میری امت دوسرے پلڑے میں ڈالی گئی تو عمر امت کے برابر رہے گئے پھر عثمان ایک پلڑے میں ڈالے گئے اور میری امت دوسرے پلڑے میں ڈالی گئی تو عثمان امت کے برابر رہے......الحدیث

امام احمد نے مسند احمد میں (دیکھئے ج ۲ ص ۷۶) اور حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ) نے یہ روایت حضرت عبداللہ عمر سے بھی نقل کی ہے (دیکھئے البدایہ ج ۷ ص ۲۰۵)

آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب کا یہ وزن کس چیز کا تھا؟ ظاہر ہے کہ اس سے مراد

جسمانی وزن تو نہیں ہے سو یہاں وزن سے ان کے ایمان اور قوت یقین کا وزن مراد ہے آنحضرت ﷺ کا ایمان ساری کائنات کے ایمان ویقین سے اعلی افضل برتر وبہتر اور صاف اور شفاف ہے ساری کائنات اس ایمان کے نور سے منور ہے ہاں آپ کے بعد ایمان ویقین کے اس اعلی مقام پر اگر کوئی ہے کہ جہاں سارے مل کر بھی اس کے قریب نہیں ہو سکتے تو وہ حضرت ابوبکر صدیق کی ذات گرامی ہے آپ ایمان کے اس اعلی معیار پر ہیں جہاں حضور ﷺ کا کوئی امتی آپ کے مثل نہیں ہو سکتا آپ حضور کی ساری امت میں ایمان یقین کی قوت میں سب سے آگے جا نکلے ہیں آپ کے بعد حضرت عمر فاروق ہیں اور ان کے بعد حضرت عثمان غنی ہیں

اسود بن ہلال کی قوم کے ایک شخص نے اس روایت سے ہی حضرت عثمان کی خلافت پر استدلال کیا تھا امام احمد کہتے ہیں کہ اسود بن ہلال کی قوم کا ایک شخص حضرت عمر فاروق کے دور خلافت میں کہا کرتا تھا

لایموت عثمان حتی یستخلف قلنا من این تعلم ذلك قال سمعت رسول الله ﷺ یقول رایت اللیلة فی المنام کان ثلثة من اصحابی وزنوا فوزن ابوبکر ثم وزن عمر ثم وزن عثمان فنقص صاحبنا وھو صالح (مسند احمد ج ۴ ص ۶۳۔ ازالہ ج ا ص ۳۹۴)

عثمان خلیفہ ہوئے بغیر فوت نہ ہوں گے پوچھا گیا کہ یہ بات آپ کو کیسے معلوم ہوئی تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ میرے تین صحابی وزن کئے گئے یعنی ابوبکر وزن کئے گئے پھر عمر وزن کئے گئے پھر وزن کئے گئے عثمان ان دونوں سے

Scanned with CamScanner

(باعتبار درجہ) کم نکلے مگر وہ نیک مرد ہیں۔

(۳) حضرت عمر نہ رہے تو عثمان میرا قرض ادا کرے گا

سہل بن حثمہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے کوئی چیز حضور ﷺ کے ہاتھ بطور قرض فروخت کی تھی حضرت علی نے اس اعرابی سے کہا حضور ﷺ سے جاکر پوچھو کہ اگر خدانخواستہ انہیں کچھ ہو گیا تو اس کی رقم کون ادا کرے گا وہ اعرابی حضور ﷺ کے پاس آیا اور اس نے آپ سے یہ بات پوچھی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

يقضيك ابوبكر فخرج الى علی فاخبره فقال ارجع وأسأله ان اتى على ابى بكر أجه من يقضيه فاتى الاعرابى النبى ﷺ فسأله فقال يقضيك عمر فخرج الى علی فاخبره فقال ارجع فأسأله من بعد عمر فقال يقضيك عثمان فقال علی للأعرابى ايت النبى ﷺ فأساله ان اتى على عثمان اجله من يقضيه فقال النبى ﷺ اذا اتى على ابى بكر اجله وعمر اجله وعثمان اجله فان استطعت ان تموت فمت ......اخرجه الاسماعيلى فى معجمه (ازالۃ ج ا ص ۱۱۵)

میرا یہ قرض ابوبکر ادا کرے گا وہ شخص حضرت علی کے پاس گیا اور انہیں یہ بات بتائی حضرت علی نے کہا کہ حضور ﷺ کے پاس جاکر پوچھو کہ اگر ابوبکر فوت ہو جائیں تو پھر کون ادا کرے گا وہ شخص حضور ﷺ کے پاس آیا اور سوال کیا آپ نے فرمایا عمر ادا کرے گا اس نے حضرت علی کو یہ بات بتائی حضرت علی نے پھر کہا کہ جاکر پوچھو کہ اگر حضرت عمر بھی نہ رہے تو پھر کون ادا کرے گا

حضور ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ عثمان ادا کرے گا پھر حضرت علی کے کہنے پر اس نے حضور ﷺ سے سوال کیا کہ حضرت عثمان نہ رہے تو پھر کون ادا کرے گا حضور ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اگر ابو بکر بھی چل بسے اور عمر بھی نہ رہے اور عثمان نے بھی دنیا چھوڑ دی تو تم سے ہو سکے تو تم بھی مر جانا (کہ یہ دنیا پھر رہنے کے لائق نہ ہو گی)

(۴) حضرت عمر کے بعد حضرت عثمان تجھے دیتے رہیں گے

حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۶ھ) لکھتے ہیں
شواہد النبوت میں ایک شخص کا واقعہ مذکور ہے کہ جس کو حضور ﷺ نے چند اونٹوں کے بوجھ کی مقدار کھجوریں عطا فرمائیں اور فرمایا کہ میرے بعد ابو بکر اور ابو بکر کے بعد عمر اور عمر کے بعد عثمان تجھے دیتے رہیں گے (ازالۃ الخفاء ج ۲ ص ۴۰۵)

(۵)...... حضرت عمر کے بعد حضرت عثمانؓ نے آسمانی ڈول مضبوطی سے پکڑا

حضرت سمرہ بن جندب کہتے ہیں کہ ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ڈول آسمان سے لٹکایا گیا سو ابو بکر آئے اور اس کے کنڈے کو پکڑا اور آہستہ سے پانی پیا پھر عمر آئے اور اس نے کنڈے کو پکڑا اور خوب سیر ہو کر پانی پیا پھر عثمان آئے اور انہوں نے خوب سیر ہو کر پیا پھر علی آئے اور انہوں نے اس کے کنڈے پکڑے پھر ڈول ہل گیا اس کے کچھ چھینٹے اس پر گرے (ابو داؤد ج ۲ ص ۲۸۹)
اس میں بھی خلفائے راشدین کی خلافت اور اس کی ترتیب کے ساتھ ساتھ حضرت ابو بکر

Scanned with CamScanner

حضرت عمر فاروق کے دور خلافت کے مضبوط اور زیادہ کے دور خلافت کے کم ہونے اور حضرت عمر کے ساتھ حضرت عثمان کا نام مذکور ہے نافع ہونے کی بھی خبر دی گئی ہے نیز حضرت عمر کے ساتھ حضرت عثمان کا نام مذکور ہے حضور ﷺ کے ارشادات واشارات ہیں جس کی وجہ سے صحابہ کرام کے ہاں یہ بات عام تھی کہ حضور ﷺ کے بعد سب سے افضل و محترم شخصیت سوائے حضرت ابوبکر صدیق اور ان کے بعد حضرت عمرؓ کے اور کوئی نہیں ہے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ

كنا نقول في زمن النبي ﷺ لانعدل بابي بكر أحدا ثم عمر ثم عثمان . الحديث (سنن ابو داؤد ج ۲ ص ۲۳۶)

ہم حضور ﷺ کے زمانہ میں ہی یہ کہتے تھے کہ ہم حضرت ابوبکر کے برابر کسی کو نہ سمجھتے تھے اور ان کے بعد اگر کسی کا درجہ تھا تو وہ عمرؓ تھے

آپ فرماتے ہیں

كنا نقول ورسول الله ﷺ حی افضل امة النبی ﷺ بعده أبوبكر ثم عمر ثم عثمان (ایضا)

طبرانی کی روایت میں ہے کہ یہ بات حضور ﷺ کے کانوں میں بھی پڑتی تھی مگر کبھی آپ نے ہم لوگوں کو ایسا کہنے سے نہیں ٹوکا تھا

يسمع ذلك رسول الله فلا ينكره (عمدۃ القاری ج ۱۶ ص ۱۷۷)

یعنی یہ بات حضور ﷺ کے زمانہ میں بھی عام تھی ظاہر ہے کہ حضور ﷺ اس سے واقف ہی ہوں گے آپ کا اس پر نہ ٹوکنا بتاتا ہے کہ اس میں خود حضور ﷺ کی رضا بھی شامل تھی - یہ بات صرف حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہی نہیں کہتے حضرت ابو ہریرہؓ بھی اس حقیقت کو بیان کرتے ہیں

کنا معشر أصحاب رسول الله ﷺ ونحن متوافرون نقول أفضل هذه الامة بعد نبيها أبوبكر ثم عمر ثم عثمان (صواعق محرقہ ص ۶۸)

سو اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام صحابہ حضور ﷺ کے سچے خادم اور غلام تھے اور حضور ﷺ بھی اپنے تمام صحابہ سے پیار کرتے تھے آپ ﷺ نے ان سب کو آسمان ہدایت کے ستارے قرار دیا ہے اور ان کے بارے میں لب کشائی کرنے سے روکا ہے تاہم آپ کی نگاہ میں جو مقام حضرت ابو بکر صدیق کا تھا وہ کسی اور کو حاصل نہ تھا حضرت صدیق اکبر کے بعد حضرت فاروق اعظم آپ کے محبوب اور مراد تھے اور ان کے بعد حضرت عثمان غنی اور پھر حضرت علی مرتضٰی ہوئے۔۔ فرضی اللہ عنھم اجمعین

(۲) مسجد قباء کی تعمیر میں حضرت عمرؓ کے بعد حضرت عثمانؓ کا پتھر رکھنا

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب مسجد قباء کی تعمیر شروع ہوئی تو سب سے پہلا پتھر خود رسول اللہ ﷺ نے اٹھایا اور اس کی بنیاد میں رکھا

ثم قال ليضع أبوبكر حجرا إلى جنب حجرى ثم قال ليضع عمر حجرا إلى جنب حجر أبى بكر ثم قال ليضع عثمان حجرا إلى جنب حجر عثمان ثم قال هؤلاء الخلفاء من بعدى (مختصر تاریخ دمشق ج۱۶ص ۱۳۶ ازالۃ الخفاء ج ۱ ص ۱۱۱)فقلت يارسول الله الا ترى هؤلاء كيف يسعدونك فقال عائشة هؤلاء الخلفاء من بعدى (مستدرک حاکم ج ۳ ص ۹۶ قال هذا حديث صحيح) ألاترى هؤلاء يتبعونك ؟ فقال أمراء الخلافة بعدى (مسند الامام الطحاوی ج ۱۰ ص ۲۹۵)

Scanned with CamScanner

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر میرے رکھے ہوئے پتھر کے ساتھ اپنا پتھر
رکھے (حضرت ابوبکر صدیق نے وہ پتھر رکھا) پھر فرمایا حضرت عمر حضرت
ابوبکر کے رکھے پتھر کے ساتھ اپنا پتھر رکھے (چنانچہ آپ نے بھی وہ پتھر رکھا)
پھر فرمایا کہ عثمان حضرت عمر کے رکھے پتھر کے ساتھ اپنا پتھر رکھے۔ حضرت
عائشہ کہتی ہیں کہ میں آپ سے کہا کہ حضور یہ لوگ کس طرح آپ کی
موافقت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ میرے بعد خلیفہ ہوں گے
اس واقعہ میں حضور علیہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس ترتیب کے ساتھ مسجد کی تعمیر میں پتھر رکھوائے ان کی
خلافت بھی اسی ترتیب کے ساتھ منعقد ہوئی کہ حضرت عمر حضرت ابوبکر کے بعد مسند
خلافت پر آئے اور آپ کے بعد حضرت عثمان مؤمنوں کے امیر ہوئے اور ان سب کی
خلافت برحق خلافت تھی۔

حضور علیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں مسجد قباء کی تعمیر میں پہلا پتھر رکھا گیا پھر آپ کے خلفائے ثلاثہ
کے ہاتھوں ساتھ ساتھ پتھر رکھوائے گئے اگر خدانخواستہ یہ حضرات اپنے ایمان وایقان
میں مخلص نہ ہوتے اور اس دین حنیف سے صدق دل کے ساتھ وابستہ نہ ہوتے تو کیا اللہ
تعالیٰ مدینہ منورہ کی سب سے پہلی مسجد کی تعمیر اور اس کی بنیادوں میں ان کا حصہ رکھتے؟ اور
حضور اکرم علیہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کار خیر میں کبھی ان کو شریک کرتے؟ اور آپ کبھی فرماتے کہ اس
مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے والے کو عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ اب قیامت تک جو لوگ اس
مسجد میں نماز پڑھنے کا شرف پائیں گے اس کا ثواب ان حضرات کے نامہ اعمال میں بھی
جائے گا ہاں وہ بدنصیب جو ابھی تک ان بزرگوں کے ایمان میں شک میں ہیں وہ سوچیں کہ
یہ صرف مسجد قباء کا معاملہ نہیں آپ نے اپنے ان دونوں وزیروں اور دونوں دامادوں کو

Scanned with CamScanner

ہمیشہ اپنے ساتھ ساتھ رکھا ہے اور کبھی ان کو اپنے سے الگ نہیں فرمایا آپ نے انہیں ہمیشہ قرب کی سعادت سے نوازا ہے اللہ تعالی نے اپنے فضل سے یہ شرف ان کو عطا کیا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر تو قیامت تک آپ کے روضہ میں سونے کا شرف بھی پا گئے ہیں

(۷) حضرت عمرؓ کے بعد حضرت عثمانؓ کے ہاتھوں میں کنکریوں کا تسبیح پڑھنا

حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ ایک روز حضور ﷺ اکیلے تشریف فرما تھے میں آپ کے پاس آکر بیٹھ گیا پھر حضرت ابوبکرؓ آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے پھر حضرت عمرؓ آئے سلام کیا اور بیٹھ گئے پھر حضرت عثمان آئے وہ بھی سلام کر کے بیٹھ گئے حضور ﷺ کے سامنے کچھ کنکریاں پڑی ہوئیں تھیں آپ نے وہ کنکریاں اپنی ہتھیلی پر رکھی تو وہ کنکریاں تسبیح پڑھنے لگیں یہاں تک کہ میں نے ان سے شہد کی مکھی کی آواز جیسی آواز سنی پھر حضور ﷺ نے وہ کنکریاں زمین پر رکھیں تو وہ خاموش ہو گئیں پھر آپ نے حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھوں میں وہ کنکریاں رکھیں تو کنکریوں نے اسی طرح تسبیح پڑھی جب ابوبکرؓ نے ان کو زمین پر رکھا تو وہ خاموش ہو گئیں پھر آپ ﷺ نے وہ کنکریاں حضرت عمرؓ کے ہاتھوں میں رکھی تو وہ تسبیح پڑھنے لگیں حضرت عمرؓ نے جب انہیں زمین پر رکھا تو وہ خاموش ہو گئیں پھر حضور ﷺ نے ان کو اٹھا کر حضرت عثمان کے ہاتھ میں رکھ دیا تو ان کنکریوں نے تسبیح پڑھنا شروع کر دیا جب حضرت عثمان نے ان کو زمین پر رکھا تو وہ خاموش ہو گئیں حضور ﷺ نے بعد ازاں ارشاد فرمایا

هذه خلافة نبوة   یہ خلافت نبوت (کی نشانی) ہے

(مختصر تاریخ دمشق ج۱۶ص۱۳۶ دلائل النبوة ج۶ص۶۵)

Scanned with CamScanner

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ

ابن عساکر کی روایت میں ہے کہ وہاں بیٹھے ہوئے دوسرے لوگوں نے جب ان کنکریوں کو اپنے ہاتھ میں لیا تو ان میں سے کسی کنکری سے بھی تسبیح پڑھنے کی آواز نہ آئی (ازالۃ الخفاء ج ۱ ص ۱۱۳)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خلفائے ثلاثہ جس ترتیب سے منصب خلافت پر آئے اللہ کے ہاں یہ اسی ترتیب سے ہوئے ہیں اور حضور ﷺ کی قلبی منشاء بھی اسی ترتیب کی رہی ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو حضور ﷺ اس ترتیب کی کبھی تعریف نہ فرماتے اور اسے خلافت نبوت کی علامت قرار نہ دیتے اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ جس دین کے داعی ہیں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان کا دین بھی وہی ہے اور یہ حضرات اسی دین کے داعی ہیں جو حضور اکرم ﷺ لے کر آئے ہیں

حضور ﷺ کے ہاتھوں میں کنکریوں کا تسبیح پڑھنا حضور ﷺ کا معجزہ ہے اور حضور ﷺ کے سامنے ہی ان تینوں بزرگوں کے ہاتھوں پر کنکریوں کا تسبیح پڑھنا ان کی کرامت وبزرگی کی دلیل ہے اگر ان تینوں بزرگوں میں سے کسی کے ایمان میں ذرا سا بھی شک ہوتا اور یہ لوگ اس دین کی داعی نہ ہوتے یا وہ اس دین کے ساتھ مخلص نہ ہوتے جو سرور دو عالم ﷺ لے کر آئے ہیں تو آپ ہی سوچیں کہ حضور ﷺ کے سامنے کیا ان کی یہ کرامت ظاہر ہو پاتی پھر اس میں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ حضور ﷺ نے جس ترتیب کے ساتھ یہ کنکریاں ان کے ہاتھوں میں رکھیں اس سے ان کی خلافت کی ترتیب بھی واضح ہو جاتی ہے پھر دنیا نے دیکھا کہ اسی ترتیب کے مطابق پہلے حضرت ابو بکر پھر عمر پھر عثمان سریر آرائے خلافت ہوئے تھے اور ان سب پر اللہ کی رضا رہی

Scanned with CamScanner

(۸) حضرت عمرؓ کے بعد حضرت عثمانؓ کے خلیفہ ہونے کی پیشگوئی

حضرت علی مرتضیٰؓ کہتے ہیں کہ

ماخرج رسول الله ﷺ من الدنيا حتى عهد إليّ أن أبابكر يلى الامر بعده ثم عمر ثم عثمان ثم إلى فلا يجتمع على (ازالۃ ج ا ص ۱۱۸)

حضور علیہ السلام دنیا سے تشریف نہیں لے گئے یہاں تک کہ آپ نے مجھے بتادیا کہ آپ کے بعد ابو بکر اسلام کے والی ہوں گے پھر عمر پھر عثمان پھر میری طرف رجوع کیا جائے گا مگر میرے اوپر لوگوں کا اتفاق نہ ہوگا

اس روایت کی بعض سندیں رياض النضرة میں اور بعض غنیۃ الطالبین میں بھی مذکور ہیں ان روایات واشارات سے پتہ چلتا ہے کہ علم الٰہی میں پہلے سے طے تھا کہ حضرت عثمان حضرت عمر کے بعد خلیفہ ہوں گے اور حضور علیہ السلام نے حضرت عمر فاروق کے بعد حضرت عثمان غنی کی خلافت کی پیشگوئی فرمادی تھی حضور علیہ السلام کے انہی متعدد اشارات کی روشنی میں صحابہ کرام کے درمیان یہ بات عام تھی کہ حضرت ابو بکر حضرت عمر اور حضرت عثمان یکے بعد دیگرے مسلمانوں کے خلیفہ ہوں گے اور ان میں سے کوئی شخص بھی اس کے خلاف بات کرتا ہوا نظر نہیں آتا تھا حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں

كنا نقول فى عهد النبى ﷺ ابوبكر وعمر وعثمان يعنى فى الخلافة وهذا اسناد صحيح على شرط الشيخين (رواه البزار البدايه ج ۷ ص ۲۰۶)

حافظ ابن عبد البر مالکی (۴۶۳ھ) اس بارے میں لکھتے ہیں

Scanned with CamScanner

هکذا فی التفضیل وقیل فی الخلافۃ (استیعاب ج ۲ ص ۱۲)
یہ بات ان کی فضیلت کے بیان میں ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ بات ان کی خلافت کی ترتیب کے متعلق ہے۔
اور دنیا نے دیکھا کہ حضور علیہ السلام نے جس ترتیب کے ساتھ ان حضرات کی خلافت کی خبر دی خلافت اسی ترتیب سے ان کو نصیب ہوئی حضرت ابو بکر حضور علیہ السلام کے خلیفہ بلا فصل ہوئے آپ کے بعد حضرت عمر مسلمانوں کے امیر اور رہنما ہوئے پھر مومنوں نے حضرت عثمان غنی کو بالاتفاق اپنے خلیفہ اور پیشوا بنایا۔ فرضی اللہ تعالی عنہم

☆......ایک شبہ اور اس کا ازالہ

حضور علیہ السلام نے جب مختلف اشاروں اور واقعات کے ذریعہ ترتیب خلافت کی خبر دے دی تھی تو پھر حضرت علی مرتضیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق کی بیعت میں (ایک روایت کے مطابق) توقف کیوں فرمایا اور حضرت عمر کی شہادت کے بعد آپ اپنے حق سے یہ کہہ کر کیوں دست بردار نہیں ہو گئے کہ قضاء وقدر حضرت عثمان کے حق میں فیصلہ دے چکی ہے آپ نے آخر تک اپنا نام واپس نہیں لیا ہاں جب حضرت عثمان خلیفہ بن گئے تو پھر آپ نے ان کی بیعت میں بھی تاخیر نہیں فرمائی۔

☆......الجواب

حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۶ھ) اس اعتراض اور شبہ کو اس طرح دور فرماتے ہیں

وآنچہ پیش ایں فقیر مقرر شدہ است صحت ایں معنی است لیکن

آں عہد بنوعے از غموض ودقت بود کہ در اول امر مفہوم نہ شد وبعد وقوع مثل فلق الصبح واضح گشت وسخت بعید است کہ از احادیث مستفیضہ رؤیا یکے ہم بحضرت مرتضی نہ رسیدہ باشد واز مرویات حضرت مرتضی است حدیث ان تستخلفوا ابا بکر تجدوہ الخ. وآں نیز اشارہ می کند بخلافت شیخین (ازالۃ ج ا ص ۱۱۸)

اس فقیر کے نزدیک جوبات بہ تحقیق ثابت ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ مضمون اس حدیث کا صحیح ہے بیشک حضرت مرتضٰی کو رسول اللہ ﷺ نے ایسی خبر دی لیکن یہ خبر (اشارات کنایات میں ہو گی جس کی وجہ سے) ابتداء میں کچھ دقیق وغامض تھی اس وقت اس کا صاف مطلب سمجھ میں نہیں آیا مگر خلافتوں کے واقع ہونے کے بعد (اس کا مطلب) مثل سفید صبح کے ظاہر ہو گیا (اور یہ اعتراض بالکل مہمل ہے کیونکہ بہت سی حدیثیں مثل احادیث رؤیا کے اوپر بیان ہو چکیں ہیں جن میں تینوں خلافتوں کی خبر موجود ہے) اور یہ نہایت بعید ہے کہ رؤیا کی حدیثیں جو مستفیض ہیں ان میں سے ایک حدیث بھی حضرت مرتضٰی کو نہ پہنچی ہو اور حدیث ﴿ان تستخلفوا ابابکر تجدوہ ۔الخ﴾ خود حضرت مرتضٰی کی روایت کی ہوئی ہے اور وہ بھی خلافت شیخین کی طرف اشارہ کرتی ہے۔۔

حضور ﷺ کے ارشادات واشارات کے بعد اب بھی اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ حضرت عثمان غنی خلیفہ برحق نہ تھے اور آپ کی خلافت غاصبانہ تھی تو وہ یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ

حضور ﷺ کی رحلت کے متصلا بعد آپ کی امت راہ راست سے ہٹ چکی تھی اور حضور ﷺ کی تربیت اور تزکیہ یافتہ امت نے اپنے پیغمبر کی آنکھ بند ہوتے ہی اپنی آنکھیں بھی بند کرلیں تھیں اور اسلام کے صف اول کے ہزاروں اکابرین اس طرز عمل پر نہ صرف یہ کہ راضی تھے بلکہ یہ سب کے سب اس باب میں بڑوں کے پورے طور پر معاونین تھے کیا کوئی مسلمان یہ بات قبول کرنے کے لئے تیار ہوگا؟ نہیں ہرگز نہیں۔ آیئے ہم دیکھیں کہ حضرت عثمان کو خلیفہ برحق نہ ماننے کے کیا نقصانات پیدا ہوتے ہیں اور عقائد کی دنیا جس قدر گدلی اور گندی ہو جاتی ہے۔۔

رفیق مصطفیٰؐ بے شک ہیں عثمان غنیؓ

عاشق ذات خدا بیشک ہیں عثمان غنی — پیکر شرم وحیاء بے شک ہیں عثمان غنی
ثبت ہے جن کی وفا تاریخ کے اوراق میں — وہ رفیق مصطفیٰ بے شک ہیں عثمان غنی
مال وزر جس نے لٹایا دین برحق کے لئے — وہ شہ جود وسخا بے شک ہیں عثمان غنی
اسوہ نبی کے تھے کامل نمونہ بالیقین — ناشر شرع وہدی بے شک ہیں عثمان غنی
نور چشم مصطفیٰ دو آئیں ان کے عقد میں — باحیا وباصفا بے شک ہیں عثمان غنی
غازی دین خدا ہیں اور شہید راہ حق — پیکر صبر ورضا بے شک ہیں عثمان غنی
نام ہے عثمان جن کا اور غنی جن کا لقب — وہ امیر بے ریا بے شک ہیں عثمان غنی
یاد حق میں رات دن انور ہے مصروف جو — وہ مجسم اتقا بے شک ہیں عثمان غنی

محترم جناب حافظ نور محمد انور صاحب مرحوم۔ (لاہور)

Scanned with CamScanner

حضرت عثمان ذوالنورین کو خلیفہ برحق نہ ماننے کے نقصانات

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ کی متعدد احادیث صحابہ کرام کے اتفاق واجماع اور عقلی دلائل کی رو سے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت بلا فصل درست اور برحق تھی پھر آپ کے بعد حضرت عمر فاروق کی خلافت بھی درست اور برحق تھی نیز آپ کی خلافت پر دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہیں کیا تھا اور آپ کے بعد حضرت عثمان امیر المومنین ہوئے آپ کی خلافت بھی بالاتفاق ہوئی اور حضرت علی مرتضٰی نے بخوشی آپ کی بیعت فرمائی اور پھر وہ آپ کے وزیر و مشیر بنے اور زندگی بھر آپ کی حمایت و معاونت کرتے رہے سو یہ کہنا کہ حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ فاروق اور حضرت عثمان مسلمانوں کے خلیفہ نہ تھے اور ان کی خلافت درست نہ تھی اور نہ ہی یہ اس کے حقدار تھے بلکہ اصل خلافت حضرت علیؓ کا حق تھا جو حضرت ابو بکر حضرت عمر حضرت عثمان اور دوسرے سب مسلمانوں نے ان سے چھین لیا تھا اور حضرت علیؓ میں اتنی بھی جرات نہ تھی کہ وہ اس کے خلاف احتجاج کر سکیں اور اپنے ساتھ کچھ لوگوں کو تیار کر سکیں اور ۲۴ سال کے بعد حضرت علی مرتضٰی کو ان کا یہ حق ملا تو پھر یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ حضور ﷺ کے رحلت کے دن سے ۲۴ سال تک ایک دن تو کجا ایک لمحہ بھی اس امت پر ایسا نہ آیا جس میں خلافت علی منہاج النبوۃ ہو (حالانکہ خود اسے حضور ﷺ نے خلافت علی منہاج النبوۃ فرمایا تھا)

Scanned with CamScanner

بلکہ یہ سارا دور اسلام سے بغاوت اور غصب اور زور و جبر کا دور تھا جو اسلام کے صف اول کے مسلمانوں نے دیکھا اور اسے بڑی خوشی اور پراسرار خاموشی سے قبول کیا اور کرنے والوں کا پورا پورا ساتھ دیا...... سوال یہ ہے کہ کیا کوئی مسلمان یہ نتیجہ قبول کرنے کے لئے تیار ہو گا؟ نہیں...... ہر گز نہیں۔ حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ (۱۱۷۶ھ) نے اس سلسلے میں قابل غور اور بڑی مؤثر گفتگو فرمائی ہے آپ لکھتے ہیں

حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں لوگوں کا معاملہ ان کے ساتھ وہی تھا جو رعیت کا ایک خلیفہ کے ساتھ ہوتا ہے اور سب لوگ ان کو خلیفۃ رسول اللہ یا امیر المؤمنین کہہ ہی بلاتے تھے (حضرت علی مرتضیٰ بھی آپ کو اسی لقب سے بلاتے رہے ہیں) سو اتنی بات تو دونوں فریق جانتے ہیں کہ خلافت کا ایک جزو جو کہ فرمانروائی ہے وہ تو ان کے لئے ثابت ہو گیا نہ کہ دوسروں کے لئے۔ اس لئے ان حضرات کے سوا اب جن کے نام لئے گئے (یا لئے جائیں گے) ان ناموں کے ساتھ خلافت کا لقب نہیں لگایا جائے گا تو خلافت کی ان سے نفی ہو گئی۔

اب گفتگو سنی شیعہ کی اس میں ہے کہ وہ اس فرمانروائی میں مطیع تھے یا عاصی؟ شارع نے ان کی خلافت کے اشارے دئے تھے یا کسی دوسرے کی خلافت کی خبر دی تھی؟ یا کسی شخص کی خلافت پر نص نہیں فرمائی؟ ہم کہتے ہیں کہ اگر نص شارع ان ہی بزرگواروں پر تھی اور وہ اس نص کے موافق خلیفہ ہوئے تو پھر ٹھیک...... اور اگر نص کسی دوسرے کے لئے تھی اور یہ صاحبان سینہ زوری سے خلیفہ بن کر عاصی ہو گئے تو اس تعرض خلافت میں بہت سی قباحتیں لازم

آتی ہیں مثلا......

(۱) کلام رب العزت جل شانہ اور کلام افضل الانبیاء علیہ افضل الصلوات والتسلیمات میں تدلیس (یعنی عیب کو چھپالینا)

(۲) حضرت صادق و مصدوق ﷺ سے متواترات مرویہ کا جھوٹا ہونا

(۳) امت مرحومہ کا اجماع گمراہی پر ہونا

(۴) احکام شرع سے امن کا اٹھ جانا

(۵) احکام میں سے کسی بھی حکم پر مکلف بنائے جانے کی حجت کا کسی بھی امتی پر عدم قیام

(۶) حکم عقل صریح کی مخالفت...... مقصود شارع میں تناقض

جہاں تک اللہ تعالی کے کلام میں تدلیس کا بیان ہے اس صورت میں ان بزرگواروں کو خلافت میں عاصی مانا جائے تو اس جہت سے لازم آتا ہے کہ قرآن مجید میں ان حضرات صحابہ کے حق میں جو مہاجرین وانصار میں سے سابقین اولین میں سے تھے جو بیعت شجرہ میں شامل تھے جنت کی بشارت اور مدح وثناء اور راضی ہونے کی خبر دی گئی ہے ﴿آیت لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونك تحت الشجرة ﴾ اور ان بیعت کرنے والوں میں شیخین بھی تھے اب اگر یہ حضرات غاصب اور جابر تھے تو یہ بہت بڑی تدلیس ہوگی اور خدا تعالی تدلیس سے منزہ اور پاک ہے

اور شیخین کے علاوہ دوسرے لوگ دو حال سے باہر نہیں ہو سکتے یا تو انہوں نے اس غصب پر اعانت کی یا وہ چپ ہو رہے اگر انہوں نے اعانت کی تو وہ سب

Scanned with CamScanner

ظالم فاسق بن جائیں گے کیونکہ ظالم کی اعانت ظلم ہے اور اگر خاموش رہنے کو
سکوت برہنائے خوف تھا یا بغیر خوف کے۔ اگر بغیر خوف تھا تو سب عاصی
و گناہ گار ہو گئے اور اگر خوف تھا تو وہ تمام کے تمام مہاجرین وانصار اور اہل بیعت
رضوان کو تھا؟ یا ان میں اکثر لوگوں کو تھا؟ یا ان میں سے تھوڑے لوگوں کو؟
اگر سب کو یا اکثر کو تھا تو یہ مقدمہ باطل ہے بالبداہت۔ اس لئے کہ اگر
مہاجرین یا ان کے اکثر لوگ خلافت کے ہٹانے پر کمر باندھ لیتے تو ان کے
استخلاف کی پھر کوئی صورت ہی نہ بنتی اور شیخین کا بجز مہاجرین وانصار کے اور
کوئی مددگار ہی نہیں تھا اور اگر تھوڑے لوگوں کو اس کا خوف لاحق ہوا تھا تو اکثر
لوگ گناہ گار ہوئے ان قلیل التعداد لوگوں کو ڈرانے کی وجہ سے۔ تو یہ
بشارات جمع کے صیغے کے ساتھ ایک مذاق بن جائیں گی

اور نیز اس جہت سے لازم آتا ہے کہ اگر صدیق اپنی خلافت میں جابر اور غاصب
ہوتے (معاذ اللہ) تو ان کے حق میں ایسی آیتیں نازل نہ ہوتیں جو ان کے حق
میں بڑی مدح وثناء پر دلالت کرنے والی اور ان کو دخول جنت کی بشارت دینے
والی ہیں لیکن اس طرح کی بہت سی آیتیں نازل ہوئیں تو معلوم ہو گیا کہ ان کی
خلافت حق ہے (ازالۃ الخفاء ج ۲ ص ۳۹۰)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق کو حضور اکرم ﷺ کا بلا فصل جانشین خلیفہ
برحق اور آپ کی خلافت کو خلافت بلا فصل اسی طرح حضرت عمر فاروق کو خلیفہ برحق اور
آپ کی خلافت باکرامت کو صحیح حضرت عثمان غنی کو ارشاد نبوت کی روشنی میں خلیفہ برحق
اور آپ کی خلافت کو بھی خلافت علی منہاج النبوت بصدق واخلاص تسلیم کر لیا جائے

Scanned with CamScanner

تو اس سے وہ تمام سوالات ختم ہو جاتے ہیں جو حضرت شاہ صاحب قدس سرہ نے مذکورہ تحریر میں اٹھائے ہیں البتہ جو لوگ ان بزرگوں کو خلیفہ برحق تسلیم نہیں کرتے ان کا مسئلہ پھر صرف خلافت تک نہیں رہتا وہ خلفائے ثلاثہ ازواج مطہرات صحابہ کرام کا اسلام وایمان اور ان کا عمل وکردار اور قرآن کریم کی صداقت وحفاظت کو بھی زیر بحث لاتے ہیں ایک طرف یہ لوگ ہیں جو مسئلہ خلافت کی آڑ میں قرآن کریم اور صحابہ کرام کو تنقید کا نشانہ بنانے سے دریغ نہیں کرتے اور دوسری طرف مسلمان ہیں جن کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں حضرت ابو بکر صدیق حضرت عمر فاروق حضرت عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین اور دوسرے تمام صحابہ کرامؓ کے ایمان کی گواہی دی اور جا بجا ان کی تعریف وتوصیف فرمائی ہے انہیں حق وصواب اور رشد وہدایت پر بتایا اب جو لوگ قرآن کریم کی بات مانیں تو انہیں یقین رکھنا پڑتا ہے کہ حضرات خلفائے ثلاثہ کامل الایمان بزرگوں میں سے ہیں اور کلام الٰہی نے ان سب کے مؤمن کامل ہونے کی شہادت دی ہے اور حضور ﷺ نے ان کا نام لے کر انہیں جنت کی بشارت دی ہے جو لوگ ان بزرگوں کے ایمان میں شک کرتے ہیں اور ان کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں وہ خود ہی سوچیں کہ کیا وہ قرآن کریم کی ان آیات پر ایمان رکھتے ہیں جن میں ان کے ایمان وتقویٰ کی شہادت دی گئی ہے ؟ اور جن کی تائید میں آیات الٰہی اترتی رہیں ؟ آیئے ہم دیکھیں کہ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں حضرت عثمان کے ایمان کی کس طرح شہادت دی ہے اور اپنی کتاب لازوال میں ان کی کس قدر تعریف فرمائی ہے ۔

Scanned with CamScanner

سیدنا حضرت عثمان غنیؓ قرآن میں

الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفی ......اما بعد

اللہ تعالی نے قرآن میں بتایا ہے کہ اس نے پہلی کتابوں میں حضور نبی کریم ﷺ کی بعثت اور آپ کے مقام و مرتبہ کی خبر دینے کے ساتھ حضور ﷺ کے صحابہ کرام کی بھی خبریں سنائیں اور انہیں آنے والی عظیم الشان امت کے عظیم القدر لوگوں کی شان بتائی نیز قرآن میں جابجا اصحاب رسول کا مقام و مرتبہ بیان فرمایا اور ان کے رضایافتہ اور جنتی ہونے کی شہادت دی اور پھر قرآن کریم کی بعض آیات میں حضور ﷺ کے بعض خاص اصحاب کی تعریف و منقبت بیان فرمائی اور ان کے حق میں آیات اتاریں بیشک ان آیات میں کسی خاص صحابی کا نام نہیں ملتا لیکن ان آیات کے نزول پر حضور ﷺ اور صحابہ میں کسی کو یہ شک نہ ہوتا تھا کہ یہ آیت کس بزرگ کے حق میں نازل ہوئی ہے اللہ تعالی نے حضرت ابوبکر کی قرآن میں تعریف فرمائی انہیں حضور ﷺ کے صحابی ہونے کی شہادت دی حضرت عمر فاروق کے حق میں کئی آیات اتاریں حضرت عثمان اور حضرت علی خدا کے منظور ٹھہرے اور سب صحابہ بیک زبان کہتے تھے کہ ان آیتوں کا مصداق حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان یا حضرت علی ہیں آیئے ہم دیکھیں کہ اللہ تعالی نے اپنے کلام پاک میں حضرت عثمان کو کس شان کی عزت بخشی ہے۔۔

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ اللہ تعالی کے اس ارشاد

Scanned with CamScanner

امن هو قانت آناء الليل ساجدا وقائما يحذر الاخرة ويرجوا رحمة ربه قل هل يستوى الذين يعلمون والذين لايعلمون (پ ۲۳ الزمر ۹)

بھلا ایک جو بندہ لگا ہوا ہے رات کی گھڑیوں میں سجدے کرتا ہوا اور کھڑا ہوا ہے ڈر رکھتا ہے آخرت کا اور امید رکھتا ہے اپنے رب کی مہربانی کی آپ کہہ دیجئے کیا برابر ہوتے ہیں سمجھ والے اور بے سمجھ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ قرآن کی اس آیت میں جس بندے کا ذکر ہے وہ حضرت عثمان غنی کی ذات والا صفات ہیں

عن ابن عمر انه قال فى قوله تعالى ﴿امن هو قانت.. الاية﴾ قال هو عثمان بن عفان (مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۲۶؛ البدایہ ج ۷ ص ۲۱۵)

علامہ علی بن احمد الواحدی (۴۶۸ھ) نے اسباب نزول القرآن میں اسے حضرت عمرؓ فاروق کا قول بتایا ہے (ص ۳۵۳۔ تفسیر بغوی ج ۴ ص ۷۳)

حضرت علی مرتضیٰ آپ کی ان دونوں صفات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں

رحم الله عثمان كان والله أكرم الحفدة وأفضل البررة هجادا بالاسحار كثير الدموع عند ذكر النار نهاضا عند كل مكرمة سباقا الى كل منجية حيبا وفيا صاحب جيش العسرة فحموا رسول الله صلى الله عليه وآله فاعقب الله من يلعنه لعنة اللاعنين (ناسخ التواریخ ج ۵ کتاب ۲ ص ۱۴۴)

اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں عثمان رضی اللہ عنہ پر اللہ کی قسم وہ رسول اللہ ﷺ کے شریف ترین داماد تھے اور مقدس لوگوں سے افضل تھے بہت تہجد پڑھنے

Scanned with CamScanner

والے تھے نار جہنم کی یاد کرتے وقت بہت رونے والے تھے ہر بہترین کام میں ہر نجات دینے والے پہلو کی طرف سب سے زیادہ سبقت کرنے والے تھے غزوہ تبوک میں اسلامی لشکر کی اعانت کرنے والوں کے سردار تھے اور رسول اللہ ﷺ کے قریبی رشتہ دار تھے جو ان کی شان میں لعنت کرتا ہے اس پر اللہ کی لعنت ہے اور ان لوگوں کی لعنت ہے جو لعنت کرنے والے ہیں (ماخوذ از مذہب شیعہ از حضرت خواجہ محمد قمرالدین سیالویؒ ص ۳۵)

(۲) حضرت عثمان غنی صراط مستقیم پر ہیں

اللہ تعالی فرماتے ہیں

هل يستوى هو ومن يامر بالعدل وهو على صراط مستقيم (پ ۱۴ النحل ۷۶)

کہیں برابر ہے وہ اور وہ شخص جو حکم کرتا ہے انصاف سے اور وہ سیدھی راہ پر ہے اللہ تعالی نے اس آیت میں اہل ایمان اور مشرکوں کو علیحدہ کر دیا اور بتایا کہ دونوں کو ایک سمجھنے والے بڑی غلطی پر ہیں بھلا ایک مؤمن اور ایک مشرک بھی کہیں ایک ہو سکتے ہیں اللہ تعالی نے اس آیت میں صراط مستقیم پر رہنے والے کی تعریف فرمائی۔ سوال یہ ہے کہ وہ شخص جس کی قرآن تعریف کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ وہ صراط مستقیم پر ہے۔ کون ہے؟ وہ حضرت عثمان غنی ہیں اور یہ بات حضرت علی مرتضٰی کے چچازاد بھائی حضرت عبداللہ بن عباس بتاتے ہیں

عن ابن عباس فى قوله تعالى هل يستوى هو ومن يامر بالعدل وهو

علی صراط مستقیم قال عثمان بن عفان (طبقات ج ۳ ص ۴۴۔
اسباب نزول القرآن ص ۲٦٨ البدایہ ج ۷ ص ۲۱۵ تفسیر بغوی ج ۳ ص
۷۸)
ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ اس آیت میں
حضرت عثمان بن عفان مراد ہیں

(۳) حضرت عثمان کو دوزخ سے دور رکھنے کی الٰہی بشارت

قرآن کریم نے بتایا کہ اللہ کے بہت سے بندے ایسے ہوں گے جنہیں دوزخ سے دور رکھا جائے گا حضرت علی مرتضٰی فرماتے ہیں کہ قرآن میں جن بندوں کے بارے میں یہ بشارت آئی ہے حضرت عثمان ان میں سے ایک ہیں
محمد بن حاطب کہتے ہیں کہ وہ حضرت علی کے ساتھ بصرہ آئے حضرت علی حضرت عثمان کا ذکر خیر کر رہے تھے آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی اس سے وہ زمین کو کریدتے جاتے تھے اور آپ کی زبان پر قرآن کریم کی یہ آیت تھی

ان الذین سبقت لهم منا الحسنی أولئك عنها مبعدون لایسمعون حسیسها وهم فی ما اشتهت انفسهم خالدون لا یحزنهم الفزع الاکبر وتتلقهم الملائکة (پ ۱۷ الانبیاء ۱۰۲)
(ترجمہ) جن کے لئے پہلے سے ٹھہر چکی ہماری طرف سے نیکی وہ اس (جہنم) سے دور رہیں گے نہیں سنیں گے اس کی آہٹ اور وہ اپنے جی کے مزوں میں ہمیشہ رہیں گے نہ غم ہو گا ان کو اس بڑی گھبراہٹ میں اور لینے آئیں گے ان کو

Scanned with CamScanner

فرشتے

پھر حضرت علی نے فرمایا کہ اس سے مراد حضرت عثمان ہیں قال عثمان (ریاض ج ۳ ص ۳۴)هو عثمان بن عفان (نزھۃ المجالس ج ۲ ص ۲۶۸) آپ نے جب أولئك عنها مبعدون (کہ وہ لوگ آگ سے دور کئے جا چکے ہیں) پڑھا تو ارشاد فرمایا

اولئك عثمان واصحاب عثمان (انساب الاشراف للبلاذری ج ۵ ص ۱۰)

یہ حضرت عثمان اور ان کے ساتھی ہیں جو آگ سے دور کئے جا چکے ہیں

(۴) حضرت عثمان کے انفاق اور اخلاص کی قرآنی شہادت

اللہ تعالی فرماتے ہیں

الذين ينفقون اموالهم فی سبیل الله ثم لايتبعون ماانفقوا منا ولااذی لهم اجرهم عند ربهم ولاخوف عليهم ولا يحزنون (پ ۳ البقرة ۲۶۲)

(ترجمہ) جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ ستاتے ہیں تو انہی کے لئے ہے ثواب ان کا اپنے رب کے یہاں اور نہ ڈر ہے ان پر اور نہ غمگین ہوں گے۔

حضرت علامہ علی بن احمد الواحدی (۴۶۸ھ) کہتے ہیں

نزلت فی عثمان وعبدالرحمن بن عوف فاما عثمان فجهز جيش العسرة وسبل بئر رومة (ریاض ج ۳ ص ۲۸)

یہ آیت حضرت عثمان اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی شان میں اتری

Scanned with CamScanner

حضرت عثمان نے تبوک کے موقع پر جہاد اور سفر کا دیگر سامان تیار فرمایا اور مدینہ میں مسلمانوں کے لئے میٹھے پانی کا کنواں خرید کر وقف کر دیا

حضرت ابو سعید کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہاتھ اٹھا کر حضرت عثمان کے لئے دعا کرتے ہوئے دیکھا ہے آپ نے دعا میں کہا اے میرے رب میں عثمان بن عفان سے راضی ہو گیا آپ بھی اس سے راضی ہو جایئے حضور ﷺ طلوع فجر تک ہاتھ اٹھائے مصروف دعا رہے اس پر اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری (اسباب نزول القرآن ص ۸۰)

(۵) حضرت عثمان کے جنتی ہونے کی قرآنی شہادت

اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں

ونزعنا مافی صدورهم من غل اخوانا علی سرر متقبلین لایمسهم فیها نصب وماهم منها بمخرجین (پ ۱۴ الحجر ۴۷۔۴۸)

اور نکال ڈالی ہم نے جو ان کے دلوں میں تھی خفگی۔ بھائی ہو گئے تختوں پر بیٹھے آمنے سامنے۔ نہ پہنچے گی ان کو وہاں کچھ تکلیف اور نہ ان کو وہاں سے کوئی نکالے

حضرت علی کے چچازاد بھائی حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ یہ آیت أبی بکر وعمر وعثمان وعلی وطلحة والزبیر وسعد وعبدالرحمن بن عوف وسعید بن زید وعبداللہ بن مسعود کے بارے میں اتری ہے

عن ابن عباس فی هذه الایة ونزعنا مافی صدورهم من غل قال نزلت فی عشرة ابی بکر وعمر وعثمان وعلی وطلحة والزبیر وسعد وعبدالرحمن بن عوف وسعید بن زید وعبدالله بن مسعود (اسد

Scanned with CamScanner

الغابۃ ج ۳ ص ۵۸۱)

اس سے پتہ چلا کہ حضرت عثمان اہل جنت میں سے ہیں اب اگر کوئی آپ کے ایمان میں شک کرے اور آپ کو جنتی نہ سمجھے تو آپ ہی بتائیں کہ اس نے حضرت علی کے چچازاد بھائی حضرت عبداللہ بن عباس کے اس بیان کو تسلیم کیا؟ نہیں۔ کیا یہ بات حضرت عبداللہ بن عباس نے اپنی طرف سے کہہ دی؟ نہیں۔ حضرت علی مرتضٰی کو معلوم ہوتا کہ یہ بات حضور ﷺ نے نہیں کہی ہے تو کیا آپ انہیں نہ روکتے؟۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت علی مرتضٰی یہ بات اچھی طرح جانتے تھے کہ کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے یہ بات اپنی طرف سے نہیں بنائی انہوں نے اس بارے میں ضرور حضور ﷺ سے یہ بات سنی ہوگی۔

قرآن کریم کی یہ آیت صاف بتا رہی ہے کہ حضرت عثمان غنی اور دیگر اجلہ صحابہ جنت کے باسی ہیں اور وہ وہاں کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے اللہ تعالیٰ جن بندوں کے بارے میں جنتی ہونے کی خبر دیں ان کے ایمان میں شک کرنا اور کھلے عام ان کو برا کہنا بے ایمانی اور پرلے درجے کی بے حیائی نہیں تو اور کیا ہے۔ جو لوگ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں یقین مانئے کہ اگر ان کا قرآن پر ایمان ہوتا تو وہ کبھی حضرت عثمان اور دیگر اجلہ صحابہ کی کھلے عام گستاخی کا ارتکاب نہ کرتے ان بد نصیبوں کا اجلہ صحابہ پر برسنا ان کے اسلام اور ایمان بالقرآن کی حقیقت واضح کرنے کے لئے کافی ہے۔۔۔۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

بشارت مل گئی دنیا میں جنت میں ٹھکانہ ہے حدیثوں میں یوں آئی ہے وضاحت چار یاروں کی
ہمیں صبح و مساء اس بات کی تبلیغ کرنی ہے مسلمانوں پہ لازم ہے حمایت چار یاروں کی
جو منکر ہیں حقیقت کے وہی دوزخ کا ایندھن ہیں جو غالی ہیں وہ کیا جانیں گے عظمت چار یاروں کی

Scanned with CamScanner

حضرت عثمانؓ بن عفان نگاہ نبوت میں

(۱) حضرت عثمان کے ایمان کی شان

حضرت معاذ بن جبل روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

رأیت انی وضعت فی کفة وامتی فی کفة فعدلتها ثم وضع ابوبکر فی کفة وامتی فی کفة فعدلها ثم وضع عمر فی کفة وامتی فی کفة فعدلها ثم وضع عثمان فی کفة وامتی فی کفة فعدلها...... الحدیث

(صواعق محرقہ ص ۷۱)

میں نے دیکھا کہ مجھے ایک پلڑے میں ڈالا گیا اور میری امت دوسرے پلڑے میں ڈالی گئی تو میں برابر رہا ہوں پھر ابوبکر ایک پلڑے میں ڈالے گئے اور میری امت دوسرے پلڑے میں ڈالی گئی تو ابوبکر برابر رہے پھر عمر ایک پلڑے میں ڈالے گئے اور میری امت دوسرے پلڑے میں ڈالی گئی تو عمر برابر رہے پھر عثمان ایک پلڑے میں ڈالے گئے اور میری امت دوسرے پلڑے میں ڈالی گئی تو عثمان برابر رہے...... الحدیث

امام احمد نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت فرمائی ہے (دیکھئے مسند احمد۔۔ البدایہ ج ۷ ص ۲۰۵)

آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب کا یہ وزن کس چیز کا تھا؟ ظاہر ہے کہ اس سے مراد

Scanned with CamScanner

جسمانی وزن تو نہیں ہے سو یہاں وزن سے ان کے ایمان اور قوت یقین کا وزن مراد ہے آنحضرت ﷺ کا ایمان ساری کائنات کے ایمان و یقین سے اعلی افضل برتر و بہتر اور صاف اور شفاف ہے ساری کائنات اس ایمان کے نور سے منور ہے آپ کے بعد ایمان و یقین کے اس مقام پر اگر کوئی ہے تو وہ حضرت ابو بکر صدیق کی ذات گرامی ہے آپ حضور کی ساری امت میں ایمان و یقین کی قوت میں سب سے آگے جا نکلے ہیں آپ کے حضرت عمر فاروق ہیں اور ان کے بعد حضرت عثمان غنی ہیں اللہ تعالی نے حضرات شیخین کریمین کو جو مقام و رتبہ عطا فرمایا اس پر قرآن اور حضور ﷺ کی احادیث اور آپ کے عملی مظاہر گواہ ہیں یقین نہ آئے تو روضہ اطہر کی زیارت کر لیجئے آپ کے تمام شکوک و شبہات دور ہو سکتے ہیں ان کے بعد ساری دنیا کے ایمان و یقین کو ایک طرف رکھیں اور حضرت عثمان غنی کے ایمان و یقین کو دوسری طرف تو حضرت عثمان کا ایمان و یقین ان سب پر بھاری ہوگا اور یہ بات حضور ﷺ کے زمانے میں بھی معروف تھی آپ کے کانوں میں یہ آواز آتی رہی مگر آپ نے کبھی اس کا انکار نہ فرمایا آپ ایمان و یقین کے اعلی ترین مقام پر فائز ہوئے ہیں۔

(۲) حضرت عثمان امت کے سب سے زیادہ باحیاء ہیں

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کہتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا

إن عثمان رجل حی (صحیح مسلم ج ۲ مسند احمد ج ا ص ۱۱۴)

حضرت عثمان حیاء والے انسان ہیں

انس بن مالک کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

عثمان أحیاء امتی و أکرمها (ریاض ج ۳ ص ۱۲)

Scanned with CamScanner

حضرت عثمان میری امت سب سے زیادہ باحیاء اور کرامت والے ہیں

ایک روایت میں ہے إن عثمان رجل كثير الحياء (مسند الامام الطحاوی ج ۱۰ ص ۲۸۸) حضرت عثمان بہت زیادہ شرم والے آدمی ہیں ایک اور روایت میں ہے اصدق امتی حیاء (ریاض ج ۳ ص ۱۲) سب سے زیادہ صادق حیاوالے عثمان ہیں۔۔ایک اور روایت میں واشدھا حياء عثمان (البدایہ ج ۷ ص ۲۰۴) کے الفاظ بھی وارد ہیں

آپ کے باحیاء ہونے کی شہادت حضور علیہ ﷺ نے دی ہے اور آپ نے ہی فرمایا ہے کہ حیاء ایمان کا حصہ ہے (صحیح بخاری ج ۱ ص ۸) سو حضور علیہ ﷺ نے نہ صرف یہ کہ آپ کو امت کا سب سے زیادہ حیادار شخص فرمایا بلکہ آپ کے ایمان کی شہادت بھی دی ہے

حیاء لغت میں اس شکستگی اور انکساری کو کہتے ہیں جو کسی سزا یا ملامت کے ڈر سے انسان کے دل میں پیدا ہوتی ہے (شرح الطیبی ج ۱ ص ۱۱۳ مرقات ج ۱ ص ۷۰) اور اصطلاح میں اس فطری ملکہ کو کہا جاتا ہے جو انسان کو کسی برائی اور بری چیز سے اجتناب کرنے پر آمادہ کرے اور کسی بھی حقدار کے حق میں اسے کمی کوتاہی کرنے سے روکے رکھے (المفردات ص ۱۴۰) حضرت جنید بغدادی فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اللہ کے بے انتہا احسانات پر نظر ڈالے اور پھر اپنی کوتاہیوں کو بھی دیکھے اس سے اس کے دل میں جو کیفیت اور اطاعت کا جذبہ پیدا ہوگا اس کا نام حیاء ہے اسی لئے کہا گیا ہے کہ ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ تیرا مالک تجھے ایسی جگہ نہ دیکھے جہاں اس نے جانے سے تمہیں منع کر دیا ہے (مرقات ج ۱ ص ۷۰)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (۱۱۷۶ھ) فرماتے ہیں کہ

یہاں حیا کے معنی طبیعت اور قلب کا نور ایمان کا مطیع بن جانا اور حضور علیہ ﷺ کا قول ان کے حق میں صاف طور پر نظر کے سامنے ہے کیونکہ جب بھی قوت

Scanned with CamScanner

سبعیہ اور شہویہ کو ہیجان میں لانے والے اس باب ظہور میں آئے حضرت عثمان ان کے حکم پر عمل پیرانہ ہوئے اور یہ حقیقت پیدا ہوتی ہے مقتضیات جوش وخروش میں غلبہ نور ایمان کی وجہ سے نفس کے کھود کرید سے باز رہنے کی صفت سے اسی حقیقت کو شارع علیہ السلام نے لفظ حیاء سے تعبیر فرمایا ہے

(ازالہ ج ۴ ص ۳۱۲)

محدثین کی مذکورہ تشریحات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت عثمان غنی پر اللہ کی عظمت و جلال کا غلبہ تھا آپ کا ظاہر و باطن اللہ کے آگے جھک گیا تھا اور آپ کو ہر اس کام سے روکتا تھا جس سے انسان کے اخلاقی اقدار داغدار ہوتے ہیں آپ بیشک معصوم نہ تھے کہ عصمت خاصہ انبیاء ہے تاہم اللہ نے آپ کی طبیعت ہی ایسی بنادی تھی کہ آپ برائیوں سے نہ صرف یہ کہ اسلامی زندگی میں دور رہے بلکہ دور جاہلیت میں بھی آپ کا دامن اس آلودگی سے بچا رہا آپ حیاء کے کس مقام پر کھڑے تھے اسے دیکھئے حضرت حسن کہتے ہیں

ان کان لیکون فی جوف البیت والباب علیه مغلق فیضع ثوبه لیفیض علیه الماء فیمنعه الحیاء ان یرفع صلبه (صواعق محرقہ ص ۱۱۰)

اگر حضرت عثمان گھر کے اندر ہوں اور دروازہ بھی بند ہو اور نہانے کے لئے کپڑے اتاریں تو آپ حیاء کی وجہ سے کمر تک سیدھی نہیں کر سکتے تھے

(۳) ☆...... حضرت عثمانؓ سے خدا کے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ گھر میں آرام فرما تھے آپ کی لنگی پنڈلیوں تک اٹھی ہوئی تھی اس دوران حضرت ابو بکر آئے حضور ﷺ اسی حالت پر آرام

Scanned with CamScanner

فرمارہے کچھ دیر بعد حضرت عمر تشریف لائے آپ اسی طرح تشریف فرمارہے اتنے میں
حضرت عثمان آئے تو آنحضرت ﷺ اٹھ بیٹھے اور اپنے کپڑے کو درست کرلیا جب یہ
حضرات تشریف لے گئے تو حضرت عائشہ نے پوچھا کہ جب حضرت ابوبکر اور حضرت عمر
آئے تو آپ اسی طرح لیٹے رہے جب عثمان آئے تو آپ نے اپنا کپڑا کیوں درست کرلیا
تو حضور ﷺ نے فرمایا

الا استحی من رجل تستحی منه الملائكة (صحیح مسلم ج۲ ص۲۷۷)

کیا میں اس شخص سے حیاء نہ کروں جس سے آسمان کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے حضرت عائشہ سے فرمایا

ان عثمان رجل حی وانی خشیت ان اذنت له علی تلك الحال ان لا یبلغ الی فی حاجته (ایضا)

حضرت عثمان بہت شرمیلے شخص ہیں مجھے خطرہ ہوا کہ اگر میں نے ان کو اسی حالت میں اندر بلالیا تو وہ شرم کی بناء پر اپنی بات نہ کہہ پائے گا

ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے قسم کھا کر یہ بات بیان فرمائی

والذی نفسی بیده ان الملائكة لتستحیی من عثمان كما تستحی من الله ورسوله ولودخل وانت قریب منی لم یتحدث ولم یرفع راسه حتی یخرج (البدایہ ج۷ ص۲۰۴)

اللہ کی قسم یقیناً اللہ کے فرشتے حضرت عثمان سے اسی طرح حیاء کرتے ہیں جیسا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے حیاء کرتے ہیں اگر وہ اندر آجاتے اور (اے عائشہ) تو میرے قریب ہوتیں تو وہ بات کرسکتے اور نہ ہی حیاء کی وجہ سے

Scanned with CamScanner

اپنا سر اٹھاپاتے یونہی بات کہے بغیر واپس چلے جاتے

حضرت زید بن ثابت کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ اللہ کے فرشتوں کی ایک جماعت میرے پاس تھی اتنے میں حضرت عثمان ذی النورین کا گذر ہوا فرشتوں نے انہیں دیکھ کر کہا کہ یہ امین کے وہ شہید ہیں جنہیں ان کی قوم ان کو شہید کرے گی ہم سب ان سے حیاء کرتے ہیں

شهيد من الاميين يقتله قومه انا نستحيى منه

(صواعق ص ۱۱۰ درالسحابۃ ص ۱۸۹)

سیدنا حضرت علی مرتضٰی کی زبانی آپ کی شان حیاء کی گواہی دیکھئے آپ فرماتے ہیں

رحم الله عثمان تستحيه الملائكة وجهز جيش العسرة وزاد في مسجدنا حتى وسعنا (مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۲۴)

حضرت علی مرتضٰی فرماتے ہیں کہ جب مجھے حضرت عثمان کی شہادت کی خبر ملی تو میرے ہوش اڑ گئے میں سکتہ کی حالت میں تھا اور پھر کچھ لوگ آئے کہ میری بیعت کریں تو میں نے ان سے کہا میں اللہ سے حیاء کرتا ہوں کہ میں ایک ایسی قوم کی بیعت لوں جنہوں نے ایسے شخصیت کو شہید کیا جن کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا

انی لاستحیی ممن تستحيى منه الملائكة (البدایہ ج ۷ ص ۱۹۳)

میں اس سے کیسے حیاء نہ کروں جس سے آسمان کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں

اللہ کے فرشتے گناہوں سے معصوم ہیں معصیت ان کے قریب نہیں پھٹکتی انسان معصوم نہیں معصیت سے بچتا بھی ہے اور اس میں گرتا ہے اب اگر کوئی شخص طبیعت کے ان ل پر عمل کرنا چاہے جس سے شریعت نے روک دیا ہے تو اسے روکنے والی چیز صرف

Scanned with CamScanner

خوف خدا ہے اور آپ خدا خوفی اور اللہ سے حیاء کرنے میں اس اونچے مقام پر تھے کہ اللہ کے فرشتوں کو بھی آپ سے حیاء آتی تھی شارح صحیح مسلم حضرت امام نووی (۶۷۶ھ) لکھتے ہیں

وفیہ فضیلۃ ظاھرۃ لعثمان وجلالتہ عند الملائکۃ وان الحیاء صفۃ جمیلۃ من صفات الملائکۃ (نووی ج۲ص ۲۷۷)

اس حدیث سے حضرت عثمان کی فضیلت ظاہر ہے اور ان کا فرشتوں کے ہاں عزت وعظمت کا پتہ چلتا ہے اور حیاء فرشتوں کی بہترین صفتوں میں سے ایک ہے۔

امام علاء الدین علی بن بلبان فاسی (۷۳۹ھ) اس پر لکھتے ہیں

ذکر تعظیم المصطفی عثمان اذ الملائکۃ کانت تعظمہ (الاحسان بترتیب ابن حبان ج۹ص ۲۷)

(۴) حضرت عثمان کی محبت پر اللہ کی محبت ملتی ہے

حضرت جابر کہتے ہیں کہ حضور علیہ ﷺ کے زمانے میں کہیں سے ایک جنازہ لایا گیا اور درخواست کی گئی کہ آپ ان کی نماز جنازہ پڑھادیں حضور علیہ ﷺ نماز جنازہ پڑھانے کے لئے تیار نہ ہوئے حضور علیہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھانے سے کیوں انکار کردیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا

انہ کان یبغض عثمان فابغضہ اللہ (جامع ترمذی ج۲ص ۲۱۲)

یہ شخص عثمان سے بغض رکھتا تھا پس اللہ نے بھی اس سے دشمنی رکھی

Scanned with CamScanner

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عثمان سے بغض اور کینہ رکھنا اللہ کے غضب کو دعوت دینا ہے اور جو لوگ حضرت عثمان سے محبت رکھتے ہیں انہیں اللہ کی محبت ملتی ہے جب حضور ﷺ ان لوگوں کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے تیار نہ ہوئے تو آپ ہی سوچیں کہ کیا وہ لوگ قیامت کے دن حضور ﷺ کی شفاعت پا سکیں گے ؟ ہر گز نہیں

(۵) حضرت عثمان کو دنیا و آخرت میں دوست بتانا

حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک دن مہاجرین کا ایک گروہ ابن حشفہ کے گھر بیٹھا ہوا تھا جس میں ابوبکر عمر عثمان علی طلحہ زبیر عبدالرحمٰن بن عوف سعد بن ابی وقاص (رضی اللہ عنہم) بھی تھے حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک ایک اپنے اپنے کفو کے ساتھ ہو جائے چنانچہ سب اٹھے حضور ﷺ بھی اٹھے اور آپ نے حضرت عثمان کو گلے لگایا اور فرمایا

انت ولی فی الدنیا والاخرۃ (مستدرک ج ۴ ص ۱۰۴ البدایہ ج ۷ ص ۲۱۳ درالسحابۃ ص ۱۸۳)

اے عثمان تو دنیا و آخرت میں میرا دوست اور ساتھی ہے

(۶) حضور ﷺ کا حضرت عثمان کو بھائی کہنا

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ادعوا الی اخی قلنا ابوبکر قال ادعوا الی اخی قلنا عمر قال ادعوا الی اخی قلنا عثمان قال نعم (ریاض ج ۳ ص ۱۵)

Scanned with CamScanner

میرے بھائی کو بلاؤ ہم نے کہا کیا آپ حضرت ابو بکر کو بلا رہے ہیں ارشاد فرمایا
میرے بھائی کو بلاؤ ہم نے کہا حضرت عمر کو بلالیں ارشاد فرمایا میرے بھائی کو
بلاؤ ہم نے کہا حضرت عثمان کو بلانا چاہتے ہیں ارشاد فرمایا ہاں انہیں بلاؤ
حضرت عثمان حضور ﷺ کے حقیقی بھائی نہیں آپ کے داماد ہیں اور خلیفہ راشد ہیں
حضور ﷺ کا آپ کو بھائی کہنا آپ سے محبت اور تعلق کا اظہار ہے اور امت کو بتانا ہے کہ
آپ کس درجہ حضور ﷺ کے قریب ہیں اور حضور ﷺ آپ سے کس قدر خوش ہیں
ایک مرتبہ آپ نے حضرت عمرؓ کے ساتھ بھی اسی محبت اور تعلق کا اظہار کرتے ہوئے
آپ کو اپنا بھائی فرمایا تھا یا أخی لا تنسانا من دعائك (مسند احمد ج ا ص ۴۹)

(۷) قیامت کے دن حضرت عثمان کی شفاعت کی شان

حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

لیدخلن بشفاعة عثمان سبعون ألفا كلهم قد استوجبوا النار الجنة
بغیر حساب (اخرجہ ابن عساکر صواعق ص ۱۰۹ اور السحابۃ ص ۱۸۳)
قیامت کے دن حضرت عثمان کی شفاعت سے ستر ہزار ایسے لوگ جنت میں
داخل کئے جائیں گے جن کے لئے دوزخ کی سزا کا فیصلہ ہو چکا تھا
اس بات میں کوئی شک نہیں کہ قیامت کے دن اذن الٰہی سے شفاعت کی اجازت ہوگی
حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنے گنہ گار امتی کے حق میں سفارش فرمائیں گے ان کے
بعد اللہ کے نیک بندوں کو سفارش کی اجازت ملے گی حضرت عثمان کے اللہ کے ان نیک
بندوں میں شامل ہونے کی خبر حضور ﷺ نے دے دی ہے اور یہ بھی بتادیا ہے کہ آپ کی

Scanned with CamScanner

شفاعت سے ستر ہزار گنہ گار مسلمان جنت میں جائیں گے آپ کی شفاعت اور اس کے قبول ہونے کی شہادت نبوی سے خود آپ کی ذات گرامی کی عنداللہ مقبولیت کا اقرار فرمائیے

(۸) حضور ﷺ کا حضرت عثمان کو اپنا جنتی رفیق بتانا

جناب اسلم کہتے ہیں کہ میں آپ کے محاصرہ کے دنوں میں حضرت عثمان کے ساتھ تھا آپ نے حضرت طلحہ سے فرمایا کہ میں تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں اے طلحہ کیا تجھے وہ دن یاد ہے جب میں اور تو حضور ﷺ کے ساتھ ایسے اور ایسے مکان میں تھے اور آپ کے ساتھ اس وقت ہم دونوں کے سوا اور کوئی نہ تھا اس وقت حضور ﷺ نے فرمایا تھا

یا طلحه إنه ليس من نبی إلا وله رفيق من أمته معه فی الجنة وإن عثمان رفيقی ومعی فی الجنة فقال طلحة أللهم نعم ......هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه (مستدرک حاکم ج ۴ ص ۱۰۴ مسند احمد ج ۱ ص ۱۱۹)

اے طلحہ ہر نبی کے ساتھ اس کی امت میں سے اس کا ایک رفیق جنت میں ہوگا اور عثمان میرا رفیق ہے اور وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا حضرت طلحہ نے کہا جی ہاں یا اللہ بیشک آپ نے یہ بات کہی تھی

حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۶ھ) لکھتے ہیں

رفیق سے مراد اس مقام میں ایسا شخص ہے کہ مقرب بنانے والے اعمال اور اعلی اخلاق میں حضور ﷺ کے ساتھ مشابہت رکھنے والا ہو حواریت کا مدار مقامات جنگ میں آپ کی پوری مدد کے بارے میں پورا اہتمام پر ہے جبکہ رفیق

کامدار اعمال و اخلاق میں یکسانیت پر ہے (ازالہ ج ۴ ص ۳۱۲)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عثمان حضور ﷺ کے رنگ میں پوری طرح رنگے ہوئے تھے آپ نے اپنے آپ کو شریعت کے ڈھانچے میں پوری طرح ڈھال دیا تھا اور پھر آپ اس اونچے درجہ پر آگئے کہ خود حضور ﷺ نے آپ کو جنت ہی نہیں جنت میں اپنے رفیق ہونے کی خوشخبری بھی دی ہے یاد رہے کہ یہاں کفو کے معنی رفیق کے ہیں (ازالۃ الخفاء ج ۴ ص ۳۱۳)

استاذنا المحترم حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مدظلہ نے یہاں ایک نکتہ بیان کیا ہے اسے دیکھیے

حضور ﷺ کے اس ارشاد میں یہ اشارہ ہے کہ جس طرح پہلے دو خلفاء گنبد خضراء میں آپ کے رفیق ہیں مکین روضہ ہیں اور دنیا نے آنکھوں دیکھا کہ یہ حضرات مدینہ منورہ میں حضور ﷺ کی رفاقت پاگئے اگر تیسرے خلیفہ حضرت عثمان کو وہاں جگہ نہ ملے تو لوگ ان کے حق میں کسی کمی کا تصور نہ کریں جس کی رفاقت کا یہاں مشاہدہ نہیں حضور ﷺ نے ان کی وہاں رفاقت کی خبر دے دی ہے۔۔۔۔(خلفائے راشدین ص ۴۶۸)

(۹) حضرت عثمان کا اکرام و احترام کرنے کی نبوی تاکید

ایک مرتبہ حضور ﷺ حضرت عثمان کے مکان پر تشریف لے گئے آپ نے اپنی صاحبزادی حضرت رقیہ سے پوچھا کہ تم نے حضرت عثمان کو کیسا پایا ہے صاحبزادی نے عرض کیا ابا جان وہ بہت اچھے آدمی ہیں حضور ﷺ نے اس پر فرمایا بیٹی ان کا احترام

Scanned with CamScanner

کرنے رہنا وہ میرے صحابہ میں باعتبار عادات مجھ سے بہت مشابہت رکھتے ہیں
اکرمیہ فانہ من اشبہ اصحابی بی خلقا (معرفۃ الصحابۃ ج ا ص ۸۱
رواہ الطبرانی ورجالہ ثقات قالہ الہیثمی)

حضور ﷺ نے جب اپنی صاحبزادی کو اس بات کی تعلیم فرمائی کہ حضرت عثمان کے ادب واحترام میں کوئی کمی نہ آنے پائے اور خود حضور ﷺ نے بھی آپ کے شدت حیاء کو سراہتے ہوئے ان کا خیال رکھا ہے تو کیا حضور ﷺ کی امت پر یہ ذمہ داری عائد نہیں ہوتی کہ وہ بھی آپ کا احترام کریں اور ان کے بارے میں کوئی ایسا لب ولہجہ نہ اپنائیں جس سے ان کے ادب واحترام میں کوئی کمی آتی ہو سو جو لوگ حضرت عثمان کے خلاف اپنی زبان اور قلم کو آلودہ طعن کرتے ہیں وہ اپنے اس کردار کا حضور ﷺ کے اس ارشاد کی روشنی میں جائزہ لیں

(۱۰) حضرت عثمان آسمان وزمین کے نور وچراغ ہیں

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ نے فرمایا کہ چلو ہم حضرت عثمان کی عیادت کر آئیں ہم نے کہا حضور کیا حضرت عثمان بیمار ہیں ارشاد فرمایا ہاں۔ چنانچہ ہم حضور ﷺ کے ہمراہ حضرت عثمان کے گھر آئے اور اجازت لے کر اندر گئے ہم نے دیکھا کہ حضرت عثمان اپنا سر ڈھانکے ہوئے اپنا منہ زمین پر رکھے ہیں حضور ﷺ نے ان سے پوچھا کہ کیا بات ہے اے عثمان اپنا سر اٹھایئے انہوں نے کہا کہ حضور مجھے اللہ سے شرم آتی ہے آپ نے پوچھا کہ کیوں؟ انہوں نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ اللہ مجھ پر کہیں ناراض تو نہیں حضور ﷺ نے فرمایا کیا تو نے بئر رومہ خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف نہیں کیا؟ کیا تو

لشکر کے لئے سامان تیار کرنے والا نہیں ؟ کیا تو میری مسجد کو (زمین
خرید کر) بڑھانے والا نہیں ؟ کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی خوشی میں مال خرچ کرنے والا
نہیں ؟ کیا تو وہ نہیں جس سے آسمان کے فرشتے حیاء کرتے ہیں۔ یہ جبرئیل ہیں جو مجھے اللہ
کا پیغام دیتے ہیں کہ تو آسمان والوں کا نور اور اہل جنت اور زمین والوں کا چراغ ہے ۔

هذا جبرئيل يخبرني عن الله عزوجل انك نور أهل السماء ومصباح
أهل الارض وأهل الجنة (ریاض ج ۳ ص ۲۱)

حضرت عثمان غنی کا روشن چراغ ہونا کسی پر ڈھکا چھپا نہیں صحابہ کرام کے ہاں آپ
حضور ﷺ کے دہرے داماد ہونے کی نسبت سے پہلے ہی دو نور کے لقب سے ملقب ہیں
اور آسمان والے بھی آپ کو اسی نام ولقب سے یاد کرتے ہیں یہ نور آپ کے داماد رسول
ہونے کی نسبت سے ہو جنت کی دو نورانی تجلی کے عنوان پر ہو یا آپ کے اپنے دو نیک اعمال
کی روشنی میں ہو بہر حال آپ کا روشن چراغ ہونا ایک دینی حقیقت ہے اور اس کا انکار
جہالت نہیں تو عداوت ضرور ہے

(۱۱) حضرت عثمان غنیؓ کے لئے جنت کی بشارت

قرآن کریم اور حضورؐ رسالت مآب ﷺ کے متعدد ارشادات کی روشنی میں یہ بات ہر شبہ
سے بالا ہے کہ آپ کے تمام صحابہ کرام جنتی ہیں اور اللہ نے سب کے ساتھ جنت کا وعدہ
فرمالیا ہے ﴿ وكلا وعد الله الحسنى. القرآن ﴾ یہ صحابہ مہاجرین ہوں یا انصار فتح مکہ
سے پہلے ایمان لانے والے ہوں یا بعد میں اللہ نے سب پر اپنی رضا اتاری ہے اور ان سب
کے کامیاب اور بہترین انجام کی خبر سنادی ہے

Scanned with CamScanner

صحابہ کرام کے اس مقدس طبقہ میں بعض اصحاب وہ ہیں جنہیں حضور ﷺ نے نام لے لے کر جنت کی بشارت دی اور اپنی مجلسوں اور خطبات میں ان کے جنتی ہونے کی شہادت دی ان مبشرین بالجنۃ میں حضرت عثمان ذوالنورین بھی ہیں حضرت سعید بن زید کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے دس آدمیوں کا نام لے کر جنتی ہونے کی بشارت دی ہے۔

أبوبكر فی الجنة وعمر فی الجنة وعثمان فی الجنة ......الحديث (سنن ابوداؤد ج۲ ص ۲۸۳)

حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت عثمان کے بارے میں فرمایا

إنه إمرؤ من أهل الجنة (طبرانی ج۱۲ ص۳۰۹ در السحابة ص ۱۸۴)

وہ (یعنی حضرت عثمان) تو ایک جنتی مرد ہیں

☆...... حضرت ابو موسی اشعری کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک دن حضور ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک باغ کے احاطہ میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا حضور ﷺ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دے دو ہم نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ آنے والے حضرت ابوبکر ہیں تھوڑی دیر گزری کہ پھر کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا حضور ﷺ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دے دو ہم نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ آنے والے حضرت عمر ہیں تھوڑی دیر گزری کہ پھر کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا حضور ﷺ نے فرمایا کہ

افتح وبشره بالجنة على البلوى تكون قال فذهبت فاذا هو عثمان بن عفان قال ففتحت وبشرته بالجنة قال وقلت الذی قال فقال اللهم صبرا والله المستعان (صحیح مسلم ج۲ ص ۲۷۷

Scanned with CamScanner

۔جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۲)

دروزاہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دے دو جو ایک بلوی (آزمائش)
کے ساتھ ملے گی میں نے دروازہ کھولا تو آنے والے عثمان بن عفان تھے
میں نے آپ کو حضور ﷺ کی ساری بات بتادی تو آپ نے فرمایا اے اللہ
مجھے صبر کی توفیق دینا اور وہی ذات ہے جس سے مدد مانگی جائے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق حضور ﷺ کے دائیں طرف آکر بیٹھ گئے اور حضرت عمر حضور ﷺ کے بائیں جانب بیٹھ گئے جبکہ حضرت عثمان حضور ﷺ سے تھوڑے فاصلہ پر بیٹھے سعید الامت حضرت سعید بن میںب تابعی فرماتے ہیں کہ میں نے اس واقعہ سے ان کی قبروں کا اندازہ لگایا کہ شیخین تو حضور ﷺ کے بالکل ساتھ آرام فرماہیں جبکہ حضرت عثمان کی قبر مبارک روضہ اطہر سے کچھ فاصلہ پر ہے امام نووی فرماتے ہیں کہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت سعید بن میّب فراست کے بہت اونچے مقام پر تھے

ان الثلاثه دفنوا فی مکان واحد وعثمان فی مکان بائن عنهم وهذا من باب الفراسة الصادقة (نووی شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۷۸)

حضور ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو جس طرح جنتی ہونے کی بشارت دی حضرت عثمانؓ کے جنتی ہونے کی بھی شہادت دی اور اس میں آپ کے انجام خیر کی بھی خبر دے دی کہ آپ نہ صرف یہ کہ اس دنیا سے ایمان کے ساتھ جائیں گے بلکہ ان جانے والے لوگوں کے اعلیٰ ترین طبقہ شہداء میں سے ہوں گے

(نوٹ) حضور ﷺ نے حضرت عثمان کو جس آزمائش میں اترنے کی پیشگوئی فرمائی تھی وہ

Scanned with CamScanner

آپ کے دور خلافت کے آخری چند سالوں میں ظہور میں آئی آپ نے ان سخت ترین
حالات میں بے مثال صبر و تحمل کا مظاہرہ فرمایا اور اسی میں آپ نے جان بھی دے دی
شارح صحیح مسلم حضرت امام نووی (٦٧٦ھ) لکھتے ہیں

وفیه فضیلة هولاء الثلاثة وانهم من اهل الجنة...... وفیه معجزة ظاهرة للنبی ﷺ لاخباره بقصة عثمان والبلوی وان الثلاثة یستمرون علی الایمان والهدی (نووی ج۲ ص ۲۷۷)

اس میں خلفائے ثلاثہ کی فضیلت ہے اور یہ بھی کہ خلفائے ثلثہ اہل جنت میں سے ہیں۔۔اس میں حضور ﷺ کا کھلا معجزہ بھی ہے کہ آپ نے حضرت عثمان اور ان کے ساتھ پیش آنے والی آزمائش کی پہلے سے خبر دے دی اور اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ خلفائے ہمیشہ ایمان اور ہدایت پر ہی ہوں گے۔۔

(۱۲) حضرت عثمان کے لئے جنت میں خوبصورت محل بن چکا

حضرت عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

دخلت الجنة فاذا أنا بقصر من ذهب ودر وياقوت فقلت لمن هذا قالوا للخليفة من بعدك المقتول ظلما عثمان بن عفان (اخرجه ابن عدی وابن عساکر. (در السحابة ۱۸۹)

جب میں جنت میں گیا تو میں نے وہاں سونے موتی یاقوت کا ایک خوبصورت محل دیکھا میں نے فرشتوں سے پوچھا کہ یہ کس کا محل ہے انہوں نے کہا آپ کے بعد آنے والے ایک ایسے خلیفہ کا ہے جو ظلما شہید کیا جائے گا اور وہ عثمان بن

عفان ہیں

حضور ﷺ کے اس ارشاد مبارک میں حضرت عثمان کے لئے پیغام بشارت ہے کہ ان کے لئے جنت میں محل بن چکا ہے۔ یہ اس بات کی کھلی شہادت ہے کہ آپ مؤمن کامل ہیں اور اس درجہ کے مؤمن ہیں کہ ان کے لئے جنت میں محل موجود ہے اور یہ محل آپ نے خود ملاحظہ فرمایا ہے حضرت ابو ہریرہ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ انہوں نے تو دو مرتبہ جنت خریدی ہے

اشتری عثمان الجنة من النبی ﷺ مرتین حین حفر بئر رومة وحین جهز جیش العسرة (صواعق محرقہ ص ۱۱۰)

حضرت عثمان نے دو مرتبہ حضور ﷺ سے جنت کا سودا کیا ہے ایک مرتبہ اس وقت جب انہوں نے حضور ﷺ کے کہنے پر میٹھے پانی کا کنواں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا اور دوسرا غزوہ تبوک کے موقع پر جب انہوں نے مسلمانوں کے لئے بے انتہا مال واسباب پیش کر دیا

(۱۲) حضرت عثمان جنت میں مراتب علیا کے حامل ہیں

حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم نے انہیں بتایا کہ انہوں نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ میرے شوہر افضل ہیں یا فاطمہ کے شوہر؟ حضور ﷺ کچھ دیر چپ رہے پھر فرمایا کہ

زوجك ممن يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله

تیرا شوہر ایسا شخص ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور

Scanned with CamScanner

اس کا رسول بھی اس سے محبت کرتا ہے

حضرت ام کلثوم جانے لگیں تو آپ نے فرمایا ٹھہرو میں نے کیا کہا ہے حضرت ام کلثوم حضور علیہ السلام کا ارشاد نقل کیا تو آپ نے فرمایا

نعم ويزيدك دخلت الجنة فرايت منزله ولم أر أحدا من أصحابي يعلوه في منزله (رواہ الطبرانی فی الاوسط۔ درالسحابہ ص ۱۸۵)

ہاں اور اس سے زیادہ تجھے بتاؤں کہ میں جنت میں گیا تو میں نے اس کے مقام کو دیکھا اور اپنے اصحاب میں سے کسی اور کو نہیں دیکھا کہ وہ اپنی منزل میں اس سے بلند ہو

حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۶ھ) اس پر لکھتے ہیں

میں کہتا ہوں کہ یہ مرتبہ آپ کے ابتلاء پر صبر کرنے کے ثواب میں سے ہے خلاصہ یہ کہ حضور علیہ السلام نے آپ کے بارے میں ان مقامات کے اثبات کی تصریح کر دی اور یہ تصریح نہیں واقع ہوئی مگر آپ کے نفس نفیس میں ان اوصاف کے راسخ ہونے کے بعد اور جبکہ ان اوصاف نے ان کو سر سے پاؤں تک پکڑ لیا اور وہ ان سے بھر گئے جیسا کہ ان کے دن رات کی عادتوں اور ان کے حالات اس پر سچے گواہ ہیں۔۔(ازالہ ج ۴ ص ۳۱۴)

(۱۴) ☆...... حضور علیہ السلام کا حضرت عثمان کو امین فرمانا

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

إنكم تلقون بعدی فتنة و إختلافا أوقال إختلافا وفتنة فقال له قائل

Scanned with CamScanner

من الناس فمن لنا یارسول الله قال علیکم بالامین وأصحابه وهو
یشیر إلی عثمان بذلك (مسند احمد ج ۳ ص ۱۸۔ البدایہ ج ۷ ص ۲۱۰)
تم میرے بعد فتنہ اور اختلاف سے دوچار ہو گے لوگوں میں سے ایک نے پوچھا
کہ اے اللہ کے رسول آپ ہمیں بتائیں کہ ہم اس وقت کس کے ساتھ
ہوں آپ نے فرمایا کہ اس وقت تم امین اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ہو جانا
اور آپ نے حضرت عثمان کی جانب اشارہ فرمایا
حضرت مرۃ بہزی کہتے ہیں کہ اس فتنہ کے بارے میں حضور ﷺ نے اس طرح فرمایا
کیف تصنعون فی فتنة تثور فی اقطار الارض کانها صیاصی بقرة
قالوا نصنع ماذا یارسول الله قال علیکم هذا واصحابه أو اتبعوا هذا
واصحابه قال فاسرعت حتی عییت فاردرکت الرجل فقلت هذا
یارسول الله قال هذا فاذا هو عثمان بن عفان فقال هذا واصحابه (
البدایہ ج ۷ ص ۱۰)
تم اس فتنہ میں کیا کرو گے جو زمین کے چاروں طرف بیل کے سینگوں کی طرح
اٹھ کھڑا ہو گا انہوں نے کہا یارسول اللہ ہم اس وقت کیا کریں؟ آپ نے فرمایا
تم پر اس شخص اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ رہنا لازم ہے یا اس شخص اور
اس کے اصحاب کی پیروی کرنا راوی کہتے ہیں کہ میں تیزی سے اس کے پیچھے
دوڑا اور میں نے اسے جا لیا میں نے کہا یارسول اللہ آپ اس آدمی کے بارے میں
فرما رہے ہیں آپ نے فرمایا ہاں اس کے بارے میں۔ وہ حضرت عثمان بن عفان
تھے آپ نے فرمایا اس شخص اور اس کے اصحاب کی پیروی کرنا۔

Scanned with CamScanner

حضور ﷺ نے حضرت عثمان کو امین فرمایا اور فتنہ کے رونما ہونے کے وقت ان کے ساتھ رہنے کی تاکید فرمائی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عثمان کے دور میں جو اختلاف پیدا ہوا اس میں حضرت عثمان حق پر تھے اور اس کی شہادت خود آپ ﷺ نے دی ہے حضرت ابوہریرہ حضرت عثمان کی حمایت میں حضور ﷺ کے اسی فرمان کی وجہ سے اٹھے انہیں معلوم تھا کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عثمان کو کس درجہ عالی مرتبت فرمایا ہے سو اگر حضرت عثمان خلافت میں کسی خیانت کے مرتکب ہوتے تو حضور ﷺ کبھی آپ کو امین نہ فرماتے آپ کا حضرت عثمان کو امین کہنا ان سب الزامات کی تردید ہے جو حضرت عثمان پر بعض نادانوں نے ضد و تعصب یا کم علمی کی وجہ سے عائد کئے ہیں انہیں سوچنا چاہئے کہ حضور ﷺ کا آپ کو امین فرمانے کے بعد پھر ان پر کسی پہلو سے خیانت کا الزام لگانا کیا حضور ﷺ پر اپنی آواز بلند کرنا نہیں ؟ اور کیا حضور ﷺ پر آواز بلند کرنے والا اللہ کے ہاں مجرم نہیں ہوتا ؟

سابقہ کتابوں کے معروف عالم حضرت کعب تابعی بتاتے ہیں کہ پہلی کتابوں میں بھی آپ کا ذکر امین کے طور ہوا ہے

والذی نفسی بیدہ ان فی کتاب اللہ المنزل محمد رسول اللہ ﷺ ابوبکر الصدیق عمر الفاروق عثمان الامین (ازالہ ج ۴ ص ۳۵۲)

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ کی اتاری ہوئی کتاب (تورات) میں ہے کہ محمد اللہ کا رسول ہے ابوبکر صدیق ہے عمر فاروق ہے عثمان امانتدار ہے۔

عبداللہ بن عبید اللہ انصاری کہتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب کے ہاتھوں جو لوگ شہید ہوئے ان

Scanned with CamScanner

میں سے ایک شخص نے شہادت سے ہمکنار ہو جانے کے بعد اس طرح کہا

محمد رسول الله ابوبکر الصدیق عمر الشهید عثمان الامین

الرحیم (دلائل النبوۃ ج ۶ ص ۵۸ مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۶۱)

عبداللہ انصاری یہ بھی کہتے ہیں کہ یوم صفین یا یوم جمل میں وہ مقتولین کو تلاش کر رہے تھے

کہ اچانک مقتولین میں سے ایک انصاری شخص کو یہ کہتے سنا

محمد رسول الله ابوبکر الصدیق عمر الشهید عثمان الرحیم (

ایضاً۔ البدایہ ج ۶ ص ۱۵۸)

محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں ابو بکر صدیق ہیں عمر شہید ہیں عثمان رحیم ہیں

پھر وہ شخص خاموش ہو گیا (البدایہ ج ۶ ص ۱۵۸)

مستدرک حاکم کی روایت میں امین کے بجائے الامیر کا لفظ ملتا ہے (ج ۴ ص ۱۰۶) اس سے بھی حضرت عثمان کی قدر و منزلت واضح ہوتی ہے اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حضور ﷺ آپ کی خلافت سے راضی تھے اگر ایسا نہ ہوتا تو حضور ﷺ کبھی لوگوں کو حضرت عثمان کی حمایت اور ساتھ دینے کی ہدایت نہ فرماتے

(۱۵) ☆..... حضرت عثمان کے ہدایت پر رہنے کی پیشگوئی

حضرت مرۃ بن کعب نے ایک مرتبہ بھرے مجمع کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایک دن حضور ﷺ فتنوں کا ذکر فرما رہے تھے اتنے میں ایک شخص وہاں سے گزرا جس نے اپنے سر پر چادر باندھی ہوئی تھی حضور ﷺ نے اس کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا

هذا یومئذ علی الهدی اس دن یہ شخص ہدایت پر ہو گا

Scanned with CamScanner

میں نے دیکھا کہ وہ عثمان بن عفان تھے چنانچہ میں اٹھا اور انھیں جا لیا میں نے حضور ﷺ کی طرف دیکھ کر کہا حضور آپ ان کے بارے میں یہ بات فرمارہے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا ہاں میں ان کے بارے میں کہہ رہا ہوں (جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۱ البدایہ ج ۷ ص ۲۱۰) کعب بن مرۃ سے مروی دوسری روایت میں هذا یومئذ واصحابه علی الحق والهدی (المصنف لابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۴۴۳ فضائل الصحابہ ج ۱/ ۵۵۰) کے الفاظ ہیں اس میں آپ کے حق پر ہونے کی بھی پیشگوئی ہے علامہ علاء الدین علی بن بلبان فاسی (۷۳۹ ھ) لکھتے ہیں

الخبر الدال علی ان عثمان بن عفان عند وقوع الفتن کان علی الحق (الاحسان ج ۹ ص ۳۱)

اس حدیث میں حضور ﷺ نے حضرت عثمان کے حق اور ہدایت پر رہنے کی خبر دی اور آپ کو اختلاف کے موقع پر معیار حق قرار دیا حضرت عثمان غنی اگر حضرت ابوبکر کو خلیفہ اول منتخب کرنے میں ہدایت پر نہ ہوتے حضرت عمر فاروق کو مسلمانوں کا خلیفہ اور امیر المؤمنین تسلیم کرنے میں ہدایت سے ہٹے ہوتے اور اپنے بارے میں خلیفہ راشد ہونے میں کسی غلطی میں ہوتے تو آپ ہی بتائیں کیا حضور ﷺ آپ کو کبھی ہدایت پر ہونے کی خبر دیتے اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عثمان حضور ﷺ کی زندگی میں راہ ہدایت پر رہے اور آپ کے بعد اپنی شہادت تک ہدایت پر ہی رہے اور جو لوگ آپ کے ساتھ کھڑے رہے وہ سب بھی ہدایت کے ساتھ ہی کھڑے تھے یہی وجہ ہے کہ حضرت علی مرتضٰی کبھی آپ کے مخالفین کے ساتھ نہ ہوئے بلکہ آپ نے ان سے برات کا کھلا اعلان کیا کیونکہ آپ جانتے تھے کہ ہدایت حضرت عثمان کے ساتھ ہے اور آپ کے مخالفین بغاوت پر ہیں اور

Scanned with CamScanner

آپ کے خلاف زبانیں دراز کرنے والے ہدایت سے ہٹے ہوئے ہیں آپ کو حضور ﷺ کی
یہ بات یاد تھی کہ حضرت عثمان کے خلاف اٹھنے والا گروہ درحقیقت منافقوں کا ہوگا
حضور ﷺ نے فرمایا

یا عثمان إن ولاك الله هذا الامر يوما فأرادك المنافقون أن تخلع قميصك الذى قمصك الله فلا تخلعه (سنن ابن ماجہ ص ۱۱ مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۰۷ صواعق ص ۱۱۰ اور السحابۃ ص ۱۸۲)

اے عثمان خلافت کی جو چادر تجھے اللہ پہنائے اور منافقین چاہیں کہ تو یہ قمیص اتار دے تو تم ہرگز اسے نہ اترنا

حضرت انس کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے آپ سے فرمایا

یاعثمان انك ستوتى الخلافة من بعدى وسيريدك المنافقون على خلعها فلا تخلعها (مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۸۰)

اس میں آپ نے ان لوگوں کو جو آپ کو خلافت سے اتارنا چاہتے تھے واضح لفظوں میں منافق قرار دیا ہے اور حضور ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو تاکید کی کہ وہ اسے کبھی نہ چھوڑیں چنانچہ آپ نے حضور ﷺ کے اس عہد کا ہمیشہ خیال رکھا اس میں اس سوال کا جواب بھی آگیا کہ آپ اگر خلافت چھوڑ دیتے تو اتنا بڑا نقصان نہ ہوتا اور امت کسی آزمائش میں نہ آتی آپ کا خلافت نہ چھوڑنا اپنی ذات کی انا کا مسئلہ نہ تھا یہ حضور ﷺ کے اسی عہد اور ارشاد کی پابندی تھی کہ تم خلافت نہ چھوڑنا (اس کی تفصیل آپ حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت میں ملاحظہ کریں) علامہ علی بن بلبان فاسی محدثؒ (۷۳۹ھ) لکھتے ہیں

الخبر الدال على ان عثمان بن عفان عند وقوع الفتن لم يخلع نفسه

لزجر المصطفی ﷺ ایاہ عنہ (الاحسان ج ۹ ص ۳۱)

جو لوگ حضرت عثمان اور آپ کے اصحاب کو راہ ہدایت سے ہٹا ہوا کہتے ہیں یقین مانئے
وہ خود ہدایت سے دور اور حق سے نفور ہیں۔

(۱۶)☆...... حضرت عثمانؓ کے لئے جنت میں دو نورانی تجلیاں

سہل بن سعد کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ کیا جنت میں کوئی روشن
اور چمکدار چیز ہوگی آپ نے فرمایا

نعم والذی نفسی بیدہ ان عثمان لیتحول من منزل الی منزل فتبرق
لہ الجنۃ (متدرک ج ۴ ص ۱۰۵) فتبرق لہ برقتین (تاریخ الخلفاء ص
۱۱۷)

جی ہاں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے عثمان جنت میں ایک
محل سے دوسرے محل میں جائیں گے تو ان کے لئے دو مرتبہ نور کی تجلی ظاہر
ہوگی

(۱۷)☆...... حضرت عثمانؓ کے ایک نیک عمل کی شان

۹ ہجری میں غزوہ تبوک کا واقعہ پیش آیا تنگی کا دور تھا کھجوروں کی فصل ابھی تیار نہ ہوئی تھی
ادھر قیصر روم عرب کی سرحد پر اپنی فوج جمع کرنے لگا حضور ﷺ نے صحابہ کرام کو اس
بات کی خبر دی اور انہیں انفاق کی ترغیب دی صحابہ کرام نے آپ کی ترغیب پر لبیک کہا اور
حسب توفیق سامان لے کر آگئے حضرت عثمانؓ اس دن اس قدر ساز و سامان لائے کہ اس

Scanned with CamScanner

ایسی مثال اس سے قبل کسی نے نہیں دیکھی تھی حضور ﷺ آپ کے اس عمل سے بہت خوش ہوئے آپ نے اس وقت فرمایا

ماضر عثمان ما عمل بعد هذا اليوم (جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۱)

ماعلی عثمان ما عمل بعد هذه ماعلى عثمان ماعمل بعد هذه (جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۱)

آج کے بعد عثمان جو بھی کرے اس کو کوئی چیز نقصان نہ دے گی

حضور ﷺ نے یہ بات کئی مرتبہ فرمائی

(۱۸) حضرت عثمان کے شہید ہونے کی پیشگوئی۔

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ

حضور ﷺ ایک مرتبہ احد پہاڑ پر چڑھے آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان تھے۔ اتنے میں پہاڑ میں حرکت پیدا ہوئی ایک زلزلہ سا آیا آپ نے اپنا پیر اس پر مارا اور فرمایا ٹھہر جا تجھ پر ایک پیغمبر کھڑا ہے ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں

اثبت احد فانما عليك نبی و صديق و شهيدان (صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۱۹)

(نوٹ) شیعہ حضرات کی معروف کتاب احتجاج طبرسی میں بھی اس کا ذکر موجود ہے (دیکھئے ج ۱ ص ۳۶۲ طبع نجف)

ایک روایت میں ہے آپ ایک اور پہاڑ پر تھے اور پہاڑ حرکت کرنے لگا تو آپ نے فرمایا

اهدأ فماعليك الا نبی او صديق او شهيد (جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۰)

امام علاءالدین علی بن بلبان (۷۳۹ھ) لکھتے ہیں

Scanned with CamScanner

ذکر اثبات الشهادة لعثمان ابن عفان رضی الله عنه وقد فعل

(الاحسان ج ۹ ص ۲۸)

حضور علیہ السلام نے جس طرح حضرت عثمان کے شہید ہونے کی پیشگوئی فرمائی وہ پیشگوئی پوری ہوئی اور آپ شہید ہوئے اسی طرح ہمارا اس پر بھی ایمان ہے کہ حضور علیہ السلام نے آپ کو جنتی ہونے اور جنت میں بلند ترین مقامات ملنے کی جو بشارت دی ہیں وہ سب برحق ہیں اس میں شک کرنا اپنے ایمان کو خطرے میں ڈالنا ہے۔ آپ قرآن پڑھتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوئے اس کا گواہ وہ قرآن مجید ہے جو بوقت شہادت آپ کے سامنے تھا اور اس پر آپ کے خون کے قطرے گرے تھے

غور کیجئے جب احرام کی حالت میں فوت ہونے والا حاجی قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے اٹھے گا (صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۸۴) اور مرتبہ شہادت پانے والا خون آلود جسم کے ساتھ اللہ کے حضور پیش ہوگا الا جاء یوم القیامة کهیئته حین کلم (صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۳۳) تو کیا قرآن پڑھتے ہوئے شہید ہونے والا میدان محشر میں قرآن پڑھتے ہوئے نہ اٹھے گا؟ ثم بعثوا علی أعمالهم (صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۰۵۳) تاریخ میں ہمیں امام مظلوم سیدنا حضرت عثمان غنی کے سوا کسی اور کا نام نہ ملا جنہوں نے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کرتے کلام الٰہی سے تقدس پایا اسی لئے بعض محققین آپ کا ذکر شہید اعظم کے نام سے کرتے ہیں۔ ذلك فضل الله یوتیه من یشاء ۔

این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

حضرت عثمان کا قرآن کریم کے ساتھ بڑا گہرا رشتہ تھا اور یہ رشتہ موت تک پوری محبت اور عظمت کے ساتھ قائم رہا آیئے ہم قرآن کے ساتھ آپ کا گہرا رشتہ بھی دیکھیں

Scanned with CamScanner

حضرت عثمانؓ اور قرآن

قرآن کریم کے ساتھ حضرت عثمان غنی کے تعلق کی ایک جھلک

حضرت عثمان غنی کو اللہ کے کلام سے بہت رغبت تھی آپ نے اللہ کے کلام کو اترتے دیکھا ہے اور اسے لکھنے کی اکثر سعادت بھی آپ کو ملی آپ نے شروع دن سے قرآن سے لو لگایا اور شہادت تک اسی قرآن سے وابستہ رہے آپ نے جس وقت شہادت کا جام پیا اس وقت بھی قرآن آپ کی گود میں تھا اور آپ نے تلاوت کرتے کرتے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کی تھی قرآن کی سورہ بقرۃ کی آیت ۱۳۷ ﴿ فسیکفیکهم الله وهو السمیع العلیم ﴾ پر آپ کے خون کے قطرے ابھی تک اس کے شاہد ہیں اور ازبکستان کے شہر تاشقند کے عجائب گھر میں حضرت عثمان کا یہ قرآن موجود ہے۔

حضرت عثمانؓ نے حضور ﷺ سے سنا تھا کہ قرآن سیکھنے سکھانے والے سب سے اچھے اور بہترین لوگ ہیں اس سے آپ کا قرآن سے تعلق مزید مضبوط ہو گیا آپ قرآن کو جب تک نہ دیکھتے اور پڑھتے اس وقت تک آپ کو چین نہ ملتا تھا قرآن آپ کی غذا بن گئی تھی آپ چاہتے تھے کہ آپ کا شمار انہی بہترین لوگوں میں سے ہو کون نہیں جانتا کہ اس روایت کے راوی بھی حضرت عثمان ہی ہیں

عن عثمان قال قال رسول الله ﷺ خیرکم من تعلم القرآن وعلمه۔ رواہ البخاری (مشکوۃ ص ۱۸۳)

حضرت عثمان نے خود حضور ﷺ سے قرآن کریم پڑھا اور سیکھا ہے آپ کے قرآن کے

شاگرد ابو عبدالرحمٰن سلمی (محمد بن حسین ازدی) کہتے ہیں آپ اور حضرت عبداللہ بن مسعود کا حال یہ تھا کہ وہ حضور ﷺ سے دس آیات پڑھتے تو جب تک اس کا پورا علم نہ حاصل کرتے اور اس پر عمل نہ کر لیتے آگے نہ بڑھتے تھے آپ نے اس طرح پورا قرآن حضور ﷺ سے سیکھا ہے شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) آپ سے نقل کرتے ہیں

كان الرجل منا اذا تعلم عشر آيات لم يجاوزهن حتى يعرف معانيهن والعمل بهن (فتاوی ابن تیمیہ ج ۱۳ص ۳۶۵) انهم كانوا اذا تعلموا من النبي ﷺ عشر آيات لم يجاوزوها حتى يتعلموا معناها (منہاج السنۃ ج ۴ص ۱۷۷)

حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عثمان حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابی بن کعب سے قرآن سیکھا ہے جنہوں نے ہمیں بتایا کہ جب وہ دس آیتیں سیکھ لیا کرتے تھے تو اس وقت تک آگے سبق نہ پڑھا کرتے تھے جب تک کہ ان آیتوں کی مکمل تفسیر نہ حاصل کر لیا کرتے اور آج یہ حال ہے کہ لوگ پانی کی طرح غٹ غٹ قرآن پڑھتے چلے جاتے ہیں ان کے گلوں سے نیچے دلوں تک قرآن نہیں اترتا ہے (معرفۃ ج ۱ص ۷۷ ماخوذ از دفاع قراآت ص ۷۴۰)

حضرت عثمان حافظ قرآن تھے اور بہت اچھے حافظ تھے تاہم آپ ہمیشہ قرآن کو سامنے رکھتے تھے اور اللہ کے کلام سے اپنی آنکھوں اور دل کو منور کرتے تھے آپ کا قرآن کثرت تلاوت کی وجہ سے پھٹ گیا تھا (مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ص ۱۶۸ البدایہ ج ۷ ص ۲۱۵)

حضرت عثمان سے جن لوگوں نے قرآن کی تعلیم حاصل کی اور اس باب میں آپ کے اونچے اور بڑے شاگرد ہونے کا شرف پایا ان میں ابو عبدالرحمٰن سلمی مغیرہ بن ابی شہاب ابو الاسود

Scanned with CamScanner

حبش معروف ہیں (تاریخ اسلام ص ۴۶۷ از امام ذہبی)

آپ نماز تہجد کے پابند تھے اور طویل قیام کر کے قرآن پڑھنا آپ کو محبوب تھا قرآن کریم کی آیت ﴿قانت آناء اللیل ساجدا وقائما﴾ آپ کی شان میں اتری ہے جس میں آپ کے رات کے قیام کی تعریف فرمائی گئی آپ کبھی کبھی تلاوت میں اس قدر محو جاتے کہ ایک ہی رکعت میں سارا قرآن پڑھ جاتے تھے اس بات کی گواہی آپ کی اہلیہ حضرت نائلہ نے دی ہے جب فسادیوں نے آپ کو شہید کرنا چاہا تو آپ کی اہلیہ نے کہا تم انہیں مار ڈالو یا چھوڑ دو خدا کی قسم یہ وہ شخص ہیں جو رات کو ایک رکعت میں قرآن پڑھتے گزار دیتے ہیں

اقتلوه او دعوه فوالله لقد كان يحى الليل بالقرآن فى ركعة

(مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۶۷ البدایہ والنھایہ ج ۷ ص ۲۱۵)

حضرت حسان بن ثابت نے بھی آپ کے بارے میں یہی بیان دیا ہے آپ کہتے ہیں

ضحوا بأشمط عنوان السجود به يقطع الليل تسبيحا وقرآنا

انہوں نے ایک بوڑھے کو قتل کر دیا ہے جس کے سجود کی کیفیت یہ تھی کہ وہ تسبیح کرتے اور قرآن پڑھتے رات گذار دیتا تھا (البدایہ ج ۷ ص ۱۹۶)

امام ابو القاسم علی بن حسن المعروف بابن عساکر (۵۷۱ھ) آپ کی اس صفت کا اس طرح تذکرہ کرتے ہیں

كان من القانتين بآيات الله آناء الليل ساجدا هذرا لآخرته ورجاءا لرحمة ربه يحى القرآن جل لياليه فى ركعة حياة رسول الله وخليفتيه فلما ولى كان خير الخيرة وامام البررة اخبر الله عزوجل على لسان نبيه انه مع اصحابه حين وقوع الفتنة على الحق فكان كذلك الى أن

Scanned with CamScanner

قتل شهيدا وشهد له بالجنة ومات وهو عنه راض (مختصر تاریخ دمشق
ج۱۶ص۱۱۱)

حضرت عثمان غنیؓ اکثر وبیشتر شب جمعہ کو شروع فرماتے اور ایک ہفتہ بعد شب جمعرات کو ختم قرآن اس طرح کرتے تھے (۱) سورہ بقرۃ تا مائدہ (۲) سورہ انعام تا ہود (۳) سورہ یوسف تا سورہ مریم (۴) سورہ طہ تا سور قصص (۵) سورہ عنکبوت تا سورہ ص (۶) سورہ زمر تا سورہ الرحمٰن (۷) سورہ واقعہ تا سورہ الناس (قیام اللیل ص ۱۰۸ لمحمد بن نصر المروزی)

آپ فجر کی نماز میں طویل قرات فرمایا کرتے تھے تاکہ لوگ اللہ کے کلام کی لذت زیادہ سے زیادہ پائیں اور انہیں قرآن یاد ہو جائے فراصہ بن عمیر کہتے ہیں کہ میں نے سورہ یوسف حضرت عثمان کی تلاوت سے یاد کرلی تھی کیونکہ آپ اسے اکثر نماز فجر میں پڑھتے تھے (مؤطا امام مالک ۶۵)

قرآن کریم کے بارے میں آپ کے زریں اقوال دیکھئے اور اندازہ کیجئے کہ آپ کے دل میں قرآن کی کس قدر عظمت تھی

☆......آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ہمارے دل پاک ہوں تو اللہ کے کلام کی تلاوت سے کبھی ہمارے دل نہ بھریں (البدایہ ج ۷ ص ۲۱۵)

☆......آپ کا ارشاد ہے کہ مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ کوئی دن مجھ پر ایسا گزرے جس میں میں قرآن نہ پڑھوں (مختصر تاریخ دمشق ج۱۶ص۱۶۸)

☆......آپ کا فرمان ہے کہ مجھے تین باتیں بہت محبوب ہیں بھوکوں کو کھانا کھلانا۔ فقراء کو کپڑا پہنانا اور قرآن کریم کی تلاوت کرنا (ارشاد العباد ص ۸۸)

☆......آپ فرماتے ہیں کہ چار باتیں ظاہر افضیلت والی ہیں مگر باطناوہ فرض ہیں (۱) نیک

Scanned with CamScanner

لوگوں کی صحبت اختیار کرنا فضیلت کی بات ہے مگر ان کی اتباع کرنا فرض ہے (۲) قبروں کی زیارت کرنا فضیلت کی بات ہے مگر موت کی تیاری کرنا فرض ہے (۳) مریض کی عیادت کرنا فضیلت کی بات ہے مگر اس سے وصیت کرالینا فرض ہے (۴) قرآن کی تلاوت کرنا فضیلت ہے مگر اس پر عمل کرنا فرض ہے (ایضا ص ۹۰)

☆.....آپ فرماتے تھے کہ اللہ کا کلام بہت بابرکت کلام ہے مبارک قرآن ہے جسی مبارک نبی لے کر آئے ہیں۔

☆.....آپ فرماتے ہیں کہ دس باتیں ایسی ہیں کہ جو ضائع ہو سکتی ہیں

(۱) عالم۔ اگر اس سے مسئلہ نہ پوچھا جائے (۲) علم۔ اگر اس پر عمل نہ کیا جائے (۳) اچھی رائے۔ کہ اسے قبول نہ کیا جائے (۴) ہتھیار۔ اسے کبھی استعمال نہ کیا جائے (۵) مسجد۔ اس میں نماز نہ پڑھی جائے (۶) قرآن کریم۔ کہ جو نہ پڑھا جائے (۷) مال۔ کہ راہ خدا میں خرچ نہ کیا جائے (۸) سواری۔ کہ اس پر سواری نہ کی جائے (۹) زہد کا علم۔ کہ ایسے پیٹ میں جائے جس میں دنیا لبی ہو (۱۰) لمبی عمر ملے۔ مگر اس میں سفر آخرت کے لئے کوئی توشہ تیار نہ کیا جائے (فرائد الکلام ص ۲۷۸)

ہندوستانی رہنما مہاتما گاندھی کہتے ہیں

اگر ہمارے کانگریسی وزراء عالمی وقار چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ دنیا میں ان کا سر اونچا رہے تو وہ پیغمبر اسلام کے صحابہ ابوبکر اور عمر کا نمونہ اختیار کریں جن کے قدموں میں دنیا کے خزانے ڈالے گئے اور ملکوں کی دولتیں آئیں مگر اس کے باوجود نہ ان کے پیوند لگے کپڑے چھوٹے اور نہ ان کی جو کی روٹی چھوٹی نہ ہی زیتون کا تیل چھوٹا

(ماخوذ از خطبات حکیم الاسلام ج ۱ ص ۲۲۸ حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب)

Scanned with CamScanner

حضرت عثمان غنیؓ کی محبت رسولؐ

حضرت عثمان کو حضور ﷺ سے بہت محبت تھی آپ جی جان سے حضور ﷺ کو چاہتے تھے اور یہ بات سب جانتے تھے کہ آپ کو حضور ﷺ سے بہت پیار ہے وحب النبی ﷺ له أمر معلوم (شذرات الذهب ج۱ ص ۳۵) آپ نے حضور ﷺ کی زندگی کا بہت قریب سے مشاہدہ کیا تھا آپ نے خود بھی یہ بات بیان کی ہے (دیکھئے فضائل الصحابہ ج۱ ص ۵۹۷ از امام احمد) آپ اپنا تہبند نصف پنڈلی تک رکھتے تھے کسی نے آپ سے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا. كانت ازارة حبي ﷺ (رواہ ابن ابی شیبہ موسوعہ ج۲ ص ۲۹) میرے محبوب ﷺ کے ازار پہننے کا یہی طریقہ تھا امام ترمذی نے شمائل میں كانت ازارة صاحبي ﷺ نقل کیا ہے (شمائل ترمذی ص ۹)

آپ حضور ﷺ کے بڑے داماد تھے آپ کو پتہ تھا کہ حضور ﷺ کو کس چیز کی رغبت ہے اور آپ کس بات کو پسند نہیں فرماتے آنحضرت ﷺ کو میٹھی چیز پسند تھی حضرت عثمان پہلے آدمی ہیں جنہوں نے حضور ﷺ کے لئے میدہ اور شہد سے تیار شدہ حلوا بنایا اور آپ کے گھر بھیجا جب آپ تشریف لائے تو حضرت ام سلمہ نے اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے پوچھا کہ یہ کہاں سے آیا ہے ام المؤمنین نے بتایا کہ حضرت عثمان نے بھیجا ہے اس وقت آپ نے حضرت عثمان کے حق میں اس طرح دعا فرمائی

اللهم ان عثمان يراضيك فارض عنه (ریاض ج ۳ ص ۳۰ البدایہ ج ۷ ص ۲۱۳ ازالۃ ج ۴ ص ۳۰۰)

Scanned with CamScanner

اے اللہ عثمان آپ کو راضی کرنے میں لگا ہوا ہے آپ بھی اس سے راضی ہو جایئے

ایک مرتبہ حضور ﷺ کے ہاں سخت فاقہ تھا حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم پر چار دن ایسے گزر گئے کہ کھانے پینے کو کچھ نہ تھا یہاں تک کہ گھر کے بچوں نے بھی بلبلانا شروع کر دیا انہی دنوں حضور ﷺ گھر تشریف لائے تو پوچھا کہ گھر میں کچھ ہے میں نے کہا نہیں آپ نے وضو کیا اور مسجد میں تشریف لے گئے اور نماز پڑھنے لگے اور دعاؤں میں لگے رہے اس دوران حضرت عثمان آئے اور اندر آنے کی اجازت چاہی تو میں نے چاہا کہ انہیں روک دوں پھر خیال آیا کہ آپ تو اغنیاء صحابہ میں سے ہیں شاید اللہ تعالیٰ نے ہی انہیں ہماری طرف بھیجا ہو کہ ان کے ہاتھ سے ہمارے لئے کوئی خیر جاری ہو میں نے انہیں اجازت دی تو وہ آئے اور کہا اے امی جان حضور ﷺ کہاں ہیں میں نے کہا میرے بیٹے آل محمد نے چار دنوں سے کچھ نہیں کھایا ہے اور حضور ﷺ پر بھی نقاہٹ کے آثار ہیں حضرت عثمان یہ سن کر رونے لگے اور کہا دنیا کتنی بری ہے پھر کہا اے ام المؤمنین آپ کو چاہئیے تھا کہ اس حال میں کم از کم آپ مجھ سے یا عبد الرحمٰن بن عوف سے اس کا تذکرہ کر دیتیں پھر وہ چلے گئے اور کچھ دیر بعد ہمارے لئے آٹا گیہوں کھجور بکری کا گوشت اور تین سو درہم لے کر آئے اور کچھ روٹیاں اور بھنا ہوا گوشت بھی لائے اور کہا کہ آپ کھالیں اور حضور ﷺ کے لئے بھی رکھ لیں اور آئندہ جب کبھی یہ حال در پیش ہو تو مجھے بتادیں حضور ﷺ جب گھر تشریف لائے تو پوچھا کہ گھر میں کچھ پہنچا ہے میں نے کہا کہ آپ اللہ سے دعا کرنے نکلے تھے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اللہ آپ کی دعا ضرور قبول کرے گا آپ نے پوچھا کہ کیا آیا ہے میں نے آپ کو اس کی تفصیل بتائی آپ نے پوچھا کہ کون لایا؟ میں نے کہا عثمان بن عفان لائے ہیں

Scanned with CamScanner

حضور علیہ نے سنا تو آپ کے لئے دعا فرمائی اور دو مرتبہ کہا اے اللہ میں عثمان سے خوش ہوں آپ بھی اس سے راضی ہو جایئے أللهم قد رضيت عن عثمان فارض عنه (ریاض ج ۳ ص ۲۹ نزھۃ المجالس ج ۲ ص ۲۶۸)

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ میں نے رات کی تاریکیوں میں حضور علیہ کو حضرت عثمانؓ کے لئے دعا کرتے ہوئے پایا ہے اور آپ اپنی دعا میں فرماتے تھے کہ اے اللہ میں عثمان سے خوش ہوں آپ بھی اس سے راضی ہو جایئے

ایک مرتبہ آپ نے حضرت عثمان کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا

غفر الله لك يا عثمان ماقدمت وما أخرت وما أسررت وما أعلنت وما أخفيت وماأبديت وماهو كائن إلى يوم القيامة.....أخرجه البغوى فى معجمه وخرجه ابن غرفة العبدى (مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۲۳ ریاض ص ۳۰۔ ازالہ ج ۴ ص ۳۰۴)

اے عثمان اللہ نے تیرے سب گناہ بخش دیئے جو تو نے پہلے کئے اور جو بعد میں کئے جو تو نے پوشیدہ کئے اور جو تو نے علانیہ کئے اور جن کو تم نے چھپایا اور جن کو ظاہر کیا اور جو بھی قیامت تک ہونے والے ہیں۔

جن دنوں باغیوں نے آپ کے گھر کا محاصرہ کیا ہوا تھا حضرت مغیرہ بن شعبہؓ آپ کے پاس آئے اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کو محفوظ طریقے سے یہاں سے نکال لیتے ہیں آپ ملک شام چلے جائیں حضرت معاویہؓ بھی وہیں ہیں حضرت عثمانؓ چاہتے تو آسانی کے ساتھ ملک شام چلے جاتے مگر آپ حضور علیہ کی محبت اور مدینہ کی عظمت کی خاطر جانے کے لئے تیار نہ ہوئے آپ نے کہا

فلن افارق دار هجرتي ومجاورة رسول الله ﷺ (مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۸ ریاض ص ۶۹)
میں اپنے دار ہجرت اور حضور ﷺ کے پڑوس سے ہرگز الگ نہیں ہوں گا (البدایہ ج ۷ ص ۲۱۱)

حضرت امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ انہیں یہ خبر ملی ہے کہ حضرت عثمانؓ عمرہ کر لیتے تو آپ اپنے سفر کا سامان تک نہ اتارتے تھے اور مدینہ لوٹ جاتے تھے

إن عثمانؓ كان اذا أعتمر ربما لم يحطط راحلته حتى يرجع (مؤطا امام مالک ص ۲۳۸ ازالۃ الخفاء ج ۴ ص ۳۰۶)

اس کا سبب حضور ﷺ کے قرب کی تڑپ اور مدینہ پاک کی محبت تھی اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ کے جلد آنے کا مقصد حضور ﷺ کی امت کی حفاظت اور ان کے امور کا خیال دھیان رکھنا ہو علماء لکھتے ہیں کہ چونکہ حضور ﷺ نے مہاجرین کو تین دن سے زیادہ مکہ مکرمہ میں رہنے کی اجازت نہ دی تھی اس لئے آپ حضور کی اس تاکید کو پیش نظر رکھتے ہوئے مدینہ لوٹ آتے تھے

قال الباجي يحتمل ان يلون اسراعا الى المدينة لحبه اياها بدعوة النبي ﷺ ويحتمل ان يكون الاسراع للنظر فى امور المسلمين التى قرن النظر فيها بالمدينة مع الصحابة ويحتمل ان يكره المقام بمكة لما منعه المهاجرون من الاقامة بمكة واستيطانها وانما ابيح لهم ثلاثة ايام (اوجز المسالک ج ۷ ص ۲۴)

آپ کے دل میں حضور ﷺ کی کس قدر عظمت تھی اسے دیکھئے آپ فرماتے ہیں کہ جس

Scanned with CamScanner

ہاتھ سے میں نے حضور ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی اور حضور ﷺ کے دست اقدس نے میرے ہاتھ کو پکڑا ہے میں نے پھر اس ہاتھ سے کبھی اپنی شرمگاہ نہیں چھویا

ولامسست فرجي بيميني منذ بايعت رسول الله ﷺ (البدایہ ج ۷ ص ۱۸۱)

☆...... حضور ﷺ کے اقارب واعزہ کا احترام

حضرت عثمانؓ کے دور میں ایک شخص کا کسی کے ساتھ کوئی تنازع ہو گیا اس نے باتوں باتوں میں کوئی ایسا جملہ کہہ دیا جس سے حضور ﷺ کے چچا سیدنا حضرت عباسؓ کی ذات پر حرف آتا تھا اور آپ کی توہین کا پہلو نکلتا تھا آپ نے اس شخص کو کوڑے مارنے کا حکم دیا پوچھنے پر بتایا کہ

نعم أيفخم رسول الله عمه وأرخص في الاستخفاف به لقد خالف رسول الله من فعل ذلك ومن رضي به منه (تاریخ طبری ج ۵ ص ۴۱۷ کنز العمال ج ۷ ص ۶۹)

جی ہاں رسول اللہ ﷺ تو اپنے چچا کی تعظیم کریں اور میں ان کی بے ادبی کی اجازت دے دوں (ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا) جو شخص ایسے کام پر راضی ہو اور اسے اچھا سمجھے اس نے حضور ﷺ کی مخالفت کر دی ہے

حضرت عثمانؓ کو پتہ تھا کہ حضور ﷺ اپنے چچا حضرت عباسؓ کا کتنا احترام کرتے تھے اور آپ فرماتے تھے کہ عباسؓ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں جس نے حضرت عباسؓ کو تکلیف دی اس نے مجھے ستایا اور جس نے حضرت عباس کو برا کہا اس نے مجھے برا کہا

فان العباس مني وأنا منه لا تؤذوا العباس فتؤذوني وقال من سب

(طبقات ابن سعد ج ۴ ص ۱۷ عن ابن عباس)

العباس فقد سبنی

العباس صنو ابی فمن آذی العباس فقد آذانی (ایضاً ص ۱۹)

ایک مرتبہ آپ سواری پر کہیں جارہے تھے کہ راستے میں حضرت عباس سے ملاقات ہوگئی تو آپ ان کے احترام میں سواری سے نیچے اتر آئے (دیکھئے التبیین لابن قدامہ ص ۱۵۳)

اس سے آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ آپ کے دل میں حضور ﷺ کے اہل بیت کا کس قدر احترام واکرام تھا آپ حضرت علی مرتضیٰؓ کے ہم زلف تھے اور حضرات حسنین کریمینؓ آپ کے بچوں کی طرح تھے کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت عثمانؓ حضرت عباسؓ کے بارے میں توہین آمیز جملہ برداشت نہ کرتے تھے مگر اہل بیت کے بارے میں آپ کی سوچ کیا تھی جو لوگ اس قسم کی سوچ رکھتے ہیں یقین رکھئے کہ وہ بری سوچ رکھتے ہیں اور یہی وہ سوچ ہے جس نے امت میں فرقہ وارانہ آگ کو ہوا دی ہے جب تک یہ سوچ ختم نہ ہوگی فرقہ واریت کی آگ جلتی رہے گی ملت کا سنجیدہ طبقہ اگر واقعی فرقہ واریت کی آگ بجھانے میں مخلص ہے تو انہیں آگے بڑھنا ہوگا اور بتانا ہوگا کہ جو لوگ حضور ﷺ کے بڑے داماد حضرت عثمان غنی کے بارے میں بری سوچ رکھتے ہیں وہ اس سے باز آئیں اور قرآن کریم کی تعلیم وہدایت اور حضور ﷺ کی تاکید کی روشنی میں اپنی سوچ میں تبدیلی لائیں اور اجلہ صحابہ کرام کا ادب واحترام کریں اور ان کے بارے میں بدگمانی اور بدزبانی سے اجتناب کریں

کہتے ہیں اصحاب پیمبرؐ کو ہیں انور جو برا
دارو محشر سے رکھیں وہ نہ بخشش کی امید
حب اصحاب نبی ہی تو ہے ایمان کی دلیل
عشق اصحاب نبیؐ خلد بریں کی ہے کلید

Scanned with CamScanner

حضرت عثمان غنیؓ کی قرآنی خدمات

حضور اکرم ﷺ پر اللہ کا کلام (قرآن کریم) تدریجاً اترتا رہا حضرت عثمان غنیؓ فرماتے ہیں کہ جب کبھی آپ پر وحی نازل ہوتی آپ ﷺ اپنے خاص صحابہ کرام کو بلاتے اور ان سے کہتے کہ اس آیت کو اس سورت میں اس جگہ لکھو جس میں فلاں فلاں آیتیں ہیں (دیکھئے مشکوۃ ص ۱۹۴ مختصر کنز ص ۴۸ تدوین قرآن ۲۷) اور پھر فرماتے کہ مجھے پڑھ کر سناؤ تاکہ کوئی غلطی نہ رہ جائے آپ کو وہ نازل شدہ حصہ سنایا جاتا اور پھر قرآن کا وہ حصہ لوگوں کو بتایا جاتا تھا معروف عالم حافظ ابن قیم جوزی حنبلی (۷۵۱ھ) مشہور محدث ابن سید الناس (۷۳۴ھ) نے حضور ﷺ کے کاتبین وحی کی تعداد اور ان کے نام تک بتادئے ہیں حضرت عثمان غنی کو بھی یہ شرف حاصل رہا ہے (آپ کے علاوہ حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر حضرت علی حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت امیر معاویہ حضرت زید بن ثابت حضرت ابی بن کعب حضرت معاذ بن جبل حضرت ابو الدرداء وغیرہم نے بھی یہ مقدس خدمت انجام دی ہے) حضرت عثمان قدیم الاسلام چوتھے صحابی ہیں اور ابتداء سے ہی حضور ﷺ کے ساتھ چلے ہیں آپ عام عرب کی بہ نسبت لکھنا پڑھنا جانتے تھے حضور ﷺ وحی کے علاوہ بھی لوگوں اور قوموں کے لئے دوسری اہم ہدایات آپ سے لکھواتے رہے ہیں شیخ ابو القاسم علی بن حسن المعروف بابن عساکر (۵۷۱ھ) اور مفسر شہیر حافظ ابن کثیرؒ (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں

حضور ﷺ کے سامنے حضرت عثمانؓ کا کتابت کرنا ایک مشہور بات ہے نیز

نہشل بن مالک الوائلی جب حضور علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے حضرت عثمانؓ کو حکم فرمایا کہ اس کے لئے ایک تحریر لکھیں جس میں اسلامی قوانین بیان کئے گئے تھے (مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۲۴۳ البدایہ ج ۵ ص ۵۹۸)

حضرت عثمانؓ کاتبین وحی میں سے تھے

جیسا کہ ہم بتا آئے ہیں حضرت عثمان ان خوش قسمت صحابہ میں سے ہیں جنہیں قرآن کی کتابت کا شرف ملا ہے آپ کے علاوہ حضرت ابو بکر حضرت عمر حضرت علی بھی اس شرف میں شامل ہیں (البدایہ ج ۵ ص ۵۸۰)

اور یہ صرف ایک دو مرتبہ کی بات نہیں قرآن تقریبا ۲۳ سال میں تدریجا نازل ہوا اس دوران حضرت عثمان کو بارہا یہ شرف ملا تھا حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت عثمانؓ حضور علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور حضور اپنی کمر کا میری طرف سہارا لئے ہوئے تھے اس دوران وحی کا نزول ہوا آپ نے حضرت عثمان سے فرمایا

أكتب يا عثيم (مختصر تاریخ دمشق ج ۱۶ ص ۱۳۲)

اے عثیم اسے لکھ لے (البدایہ ج ۷ ص ۲۰۹)

حضرت عثمان غنی خود فرماتے ہیں کہ میں نے قرآن کی مفصلات کی کتابت کی ہے جب باغیوں نے آپ کا محاصرہ کر لیا اور آپ کے ہاتھ پر تلوار مارنے لگے تو آپ نے فرمایا کہ کچھ تو شرم کرو ان ہاتھوں کی لاج رکھو یہ پہلی ہتھیلی ہے جس نے مفصل کو تحریر کیا تھا یعنی ان ہاتھوں نے قرآن کریم کی بڑی سورتوں کو لکھا ہے

أما والله لأول كف خطت المفصل (معرفۃ الصحابۃ ج ۱ ص ۸۵)

اس کا معنی یہ نہیں آپ صرف مفصلات کو لکھنے والے ہیں بلکہ آپ نے قرآن کی اور آیات بھی لکھیں ہیں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۶ھ) آپ کے اس بیان کا مطلب اس طرح لکھتے ہیں

آپ نے مفصل کا بطور خاص اس لئے ذکر کیا کہ وہ جو کچھ قرآن نازل ہوا یہ اس کا پہلا حصہ ہے (ازالۃ ج ۴ ص ۳۰۰)

حضرت امام محمد باقرؒ (۱۱۴ھ) کہتے ہیں کہ آپ حضور ﷺ کے رازوں کو بھی لکھنے والے تھے

وکان کاتب سر رسول اللہ ﷺ (ریاض ج ۳ ص ۲۶)

آپ حضور ﷺ کی بہت سی راز کی باتوں کو لکھنے والے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمانؓ کو غضب کا حافظہ دیا تھا قرآن کریم کا جو حصہ نازل ہوتا آپ اسے لکھتے اور اسے حفظ کر لیتے اور جب حضور ﷺ کوئی اور حصہ آپ کو سناتے تو حضرت عثمان اسے بھی زبانی یاد کر لیتے تھے حضور ﷺ کے زمانے میں جو چند گنے چنے حضرات قرآن کے حافظ تھے حضرت عثمان ان میں سے ایک تھے اور آپ کو قرآن بہت اچھا اور پکا یاد تھا آپ خود فرماتے ہیں

ولقد جمعت القرآن علی عھد رسول اللہ ﷺ (البدایہ ج ۷ ص ۱۸۱)

میں نے حضور ﷺ کے زمانہ میں ہی قرآن جمع کر لیا تھا یعنی میں قرآن کا حافظ ہو گیا تھا (ازالۃ ج ۴ ص ۳۰۴)

امام ذہبی نے طبقات القراء میں لکھا ہے کہ عہد نبوت ہی میں صحابہ کی ایک کثیر جماعت نے پورا قرآن حفظ کیا تھا حضرات صحابہ میں سات حفاظ و قراء ایسے ہیں جن کی سند تمام

Scanned with CamScanner

عالم ہیں مسلم ہے اور سلسلہ حفظ قرآن کی انہی سے اشاعت ہوئی گویا ان حضرات کی زندگیوں کا نمایاں رنگ اور امتیازی شان بھی یہی تھی کہ قرآن کریم کے حفظ اور اس کی اشاعت اور تعلیم میں مصروف رہے وہ سات حضرات یہ ہیں

(۱) حضرت عثمان بن عفان (۲) حضرت علی بن ابی طالب (۳) حضرت ابی بن کعب (۴) حضرت زید بن ثابت (۵) حضرت عبداللہ بن مسعود (۶) حضرت ابو الدرداء (۷) حضرت ابو موسی اشعری ......رضی اللہ عنہم اجمعین (منازل العرفان ص ۱۵۹)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۶ھ) لکھتے ہیں

حضور علیہ السلام کے زمانہ میں قرآن کریم کے جتنے نسخے لکھے گئے ان کی کیفیت یہ تھی کہ یا تو وہ متفرق اشیاء پر لکھے گئے تھے کوئی آیت چمڑے پر......یا درخت کے پتے پر......یا کسی ہڈی پر۔ زیادہ مکمل نسخے نہیں تھے کسی صحابی کے پاس کوئی سورت تھی کسی کے پاس قرآن کا کوئی حصہ تھا بعض صحابہ کے پاس آیات کے ساتھ تفسیری جملے بھی لکھے ہوئے تھے۔ تاہم قرآن کریم شروع سے آخر تک اپنی اصل صورت میں محفوظ تھا حضور علیہ السلام نے اپنی عمر کے آخری سال میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ دو مرتبہ اس قرآن کا دور فرمایا تھا (صحیح بخاری ج ۲ ص ۷۴۸ البدایہ ج ۵ ص ۲۲۳)

☆......خلفائے ثلاثہ کے دور میں جمع قرآن کی صورت

حضور اکرم علیہ السلام کی رحلت کے بعد حضرت ابو بکر صدیق کے دور میں جو مختلف فتنے اٹھے ان واقعات وحالات میں سے ایک جنگ یمامہ بھی ہے یہ ارتداد اور مرتدین کے خلاف اہل

Scanned with CamScanner

اسلام کی جنگ تھی اور مسلمانوں کے لئے یہ بڑا سخت معرکہ تھا اس جنگ میں بہت سے صحابہ کرام نے جام شہادت نوش کیا جن میں قرآن کے حفاظ کی بھی ایک بڑی تعداد تھی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی اور مرتدین ذلت آمیز شکست سے دوچار ہوئے اس جنگ میں چونکہ ان صحابہ کرام کی ایک بڑی تعداد شہید ہوئی تھی جو حفاظ اور قراء تھے اس لئے حضرت عمر فاروق کو فکر پیدا ہوئی کہ اگر خدانخواستہ جنگوں میں حفاظ صحابہ یکے بعد دیگرے دنیا سے رخصت ہوگئے تو قرآن کریم کا کوئی حصہ کوئی آیت یا کوئی سورت نقل ہونے سے کہیں رہ نہ جائے چنانچہ آپ حضرت ابوبکر صدیق کے پاس آئے اور انہیں اپنی بے چینی اور فکر سے مطلع کیا اور کہا کہ آپ حکم فرمائیں کہ قرآن کریم کو ایک جگہ جمع کر دیا جائے حضرت ابوبکر نے انہیں کہا کہ میں وہ کام کیسے کروں جو حضور ﷺ نے نہیں فرمایا تاہم حضرت عمر فاروق کا اصرار بڑھتا رہا اور عرض کیا کہ واللہ یہ عمل بہتر ہی بہتر ہے حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ آخر کار مجھے بھی اس پر اطمینان ہو گیا اور اس کام کے لئے میرا بھی شرح صدر ہو گیا اور آپ بھی حضرت عمر فاروق کی اس رائے سے متفق ہو گئے

والله خير فلم يزل عمر يراجعني حتى شرح الله صدري لذلك ورايت في ذلك الذى راى عمر (صحیح بخاری ج ۲ ص ۷۴۵۔ مسند امام احمد ج ۱ ص ۲۳)

چنانچہ آپ نے حضرت زید بن ثابت جو نوجوان اور سمجھ دار صحابی تھے نیز انہیں کاتب وحی ہونے کا شرف بھی ملا تھا کو بلایا اور ان سے فرمایا کہ

انك رجل شاب عاقل لانتهمك في دينك قد كنت تكتب الوحى لرسول الله ﷺ فتتبع القرآن فاجمعه (صحیح بخاری ج ۲ ص ۷۴۵۔

مسند احمد ج ا ص ۱۹)

اے زید۔ یقیناً تم ایک سمجھ دار اور نوجوان شخص ہو ہم تمہارے دین اور دیانت داری کو کسی بھی تہمت سے متہم نہیں کر سکتے اور تم حضور ﷺ کے زمانہ میں بھی وحی کی کتابت کی خدمت سرانجام دیتے رہے ہو اس لئے تم قرآن کریم کی آیات تلاش کرو اور اسے جمع کرنا شروع کرو۔

حضرت زید کہتے ہیں حضرت ابوبکر نے مجھے جس ذمہ داری کو اٹھانے کا حکم فرمایا اس کی جگہ اگر مجھے ایک پہاڑ کو دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیتے تو زیادہ آسان تھا اور مجھے اس پر کچھ تامل تھا اور میں نے بھی وہی بات کہی جو حضرت ابوبکر نے حضرت عمر سے فرمائی تھی تاہم حضرت ابوبکر کا اصرار بڑھتا رہا یہاں تک کہ اللہ نے میرا سینہ کھول دیا اور مجھ پر واضح ہو گیا کہ یہ کام خیر اور نیکی کا ہے۔ چنانچہ پھر میں اس خدمت میں لگ گیا اور جہاں جہاں لکھا ہوا یا زبانی طور پر قرآن محفوظ تھا اسے جمع کرنے لگ گیا۔

حضرت ابوبکر صدیق نے جمع قرآن کا حکم دیتے ہوئے حضرت عمر فاروق اور حضرت زید بن ثابت کو اس بات کی بھی تاکید فرمائی تھی کہ جو شخص تمہارے پاس قرآن کی کوئی آیت سورت وغیرہ لے کر آئے تو دو گواہ بھی ساتھ ہوں تاکہ ہر آیت پورے اطمینان اور وثوق کے ساتھ مصحف میں لکھی جائے۔ حضرت علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ اس کا معنی یہ تھا کہ وہ دونوں اس بات پر گواہی دیں کہ یہ آیت حضور ﷺ کے سامنے آپ کے حکم سے لکھی گئی تھی (الاتقان ج ا ص ۱۵۷)

أمر ابوبکر الصديق عمر ابن الخطاب وزيد بن ثابت فقال اجلسا على باب المسجد فلاياتينكما أحد بشئى من القرآن تنكرانه يشهد

عليه رجلان الا اثبتماه (موسوعة آثار الصحابہ ج۱ ص۲۵)

اقعدا على باب المسجد فمن جاء كما بشاهدين على شئى من كتاب الله فاكتباه (ایضاً ص۳۱)

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ لکھتے ہیں

حضرت زید بن ثابت خود حافظ قرآن تھے لہٰذا وہ اپنی یادداشت سے پورا قرآن لکھ سکتے تھے اس کے علاوہ سینکڑوں حفاظ اس وقت موجود تھے ان کی ایک جماعت بنا کر بھی قرآن کریم لکھا جاسکتا تھا نیز قرآن کریم کے مکمل نسخے حضور ﷺ کے زمانے میں لکھ لئے گئے تھے حضرت زید ان سے بھی نقل فرماسکتے تھے لیکن انہوں نے احتیاط کے پیش نظر ان میں سے کسی ایک طریقہ پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ ان تمام ذرائع سے بیک وقت کام لے کر اس وقت تک کوئی آیت اپنے صحیفوں میں درج نہیں کی جب تک اس کے متواتر ہونے کی تحریری اور زبانی شہادتیں نہیں مل گئیں اس کے علاوہ حضور اکرم ﷺ نے قرآن کی جو آیات اپنی نگرانی میں لکھوائی تھیں وہ مختلف صحابہ کے پاس محفوظ تھیں حضرت زید نے انہیں یکجا فرمایا تاکہ نیا نسخہ ان سے بھی نقل کیا جائے چنانچہ یہ اعلان عام کردیا گیا کہ جس کے پاس قرآن کریم کی کوئی آیات لکھی ہوئی موجود ہیں وہ حضرت زید کے پاس لے آئے (فتح الباری ج۹ ص۱۱) اور جب کوئی شخص ان کے پاس قرآن کریم کی کوئی لکھی ہوئی آیت لے کر آتا تو وہ مندرجہ ذیل چار طریقوں سے اس کی تصدیق کرتے تھے

۱.....سب سے پہلے اپنی یادداشت سے اس کی توثیق کرتے تھے

Scanned with CamScanner

۲...... حضرت عمرؓ حافظ قرآن تھے جب کوئی شخص کوئی آیت لے کر آتا تو حضرت زیدؓ اور حضرت عمرؓ دونوں مشترک طور پر اسے وصول کرتے تھے لہذا حضرت زید کے علاوہ حضرت عمر بھی اپنے حافظہ سے اس کی توثیق فرماتے تھے

۳...... کوئی لکھی ہوئی آیت اس وقت قبول نہ کی جاتی تھی جب تک دو قابل اعتبار گواہوں نے اس بات کی گواہی نہ دے دی ہو کہ یہ آیت آنحضرت ﷺ کے سامنے لکھی گئی تھی۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ بظاہر یہ گواہیاں اس بات پر لی جاتی تھیں کہ یہ لکھی ہوئی آیت آنحضرت کی وفات کے سال آپ پر پیش کردی گئی تھی اور آپ نے اس بات کی تصدیق فرمادی تھی کہ یہ ان حروف سبعہ کے مطابق ہے جن پر قرآن کریم نازل ہوا ہے (الاتقان ج ا ص ٦٠) علامہ سیوطی کی اس بات کی تائید متعدد روایات سے بھی ہوتی ہے

۴...... ان لکھی ہوئی آیتوں کا ان مجموعوں سے مقابلہ کیا جاتا تھا جو مختلف صحابہ نے تیار کر رکھے تھے (البرہان فی علوم القرآن ج ا ص ۲۳۸) امام ابو شامہ فرماتے ہیں کہ اس طریق کار کا مقصد یہ تھا کہ قرآن کریم کی کتابت میں زیادہ سے زیادہ احتیاط سے کام لیا جائے اور صرف حافظہ پر اکتفا کرنے کے بجائے بعینہ ان آیات کو نقل کیا جائے جو آنحضرت ﷺ کے سامنے لکھی گئی تھیں

.... حضرت زید بن ثابتؓ نے اس زبردست احتیاط کے ساتھ آیات قرآنی کو جمع کرکے انہیں کاغذ کے صحیفوں پر مرتب شکل میں تحریر فرمایا لیکن ہر سورت علیحدہ صفحے میں لکھی اس لئے یہ نسخہ بہت سے صحیفوں پر مشتمل تھا اصطلاح میں اس نسخہ کو ام کہا جاتا ہے اور اس کی خصوصیات یہ تھیں

☆......اس نسخہ میں آیات قرآنی تو حضور ﷺ کی بتائی ہوئی ترتیب کے مطابق مرتب تھیں لیکن سورتیں مرتب نہ تھیں ہر سورت الگ الگ لکھی ہوئی تھی

☆......اس نسخہ میں ساتوں حروف جمع تھے

☆......اس میں صرف وہ آیتیں درج کی گئی تھیں جن کی تلاوت منسوخ نہیں ہوئی تھی

☆......اس کو لکھوانے کا مقصد یہ تھا کہ ایک مرتب نسخہ تمام امت کی اجماعی تصدیق کے ساتھ تیار ہو جائے تاکہ ضرورت پڑنے پر اس کی طرف رجوع کیا جاسکے (علوم القرآن ص ۱۸۶)

استاذنا المحترم حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مدظلہ العالی لکھتے ہیں

حضرت صدیق اکبر نے آنحضرت ﷺ کے زمانے کی تمام قرآنی دستاویزات کو جو اس وقت تک متعدد صورتوں میں تھیں بڑے اہتمام سے یکجا کرایا نئے سرے سے لکھوایا اور قرآن پاک آنحضرت ﷺ کی اختیار کردہ ترتیب کے مطابق یکجا جمع ہو گیا (آثار التنزیل ج ا ص ۲۴۹)

اس میں کوئی شک نہیں کہ سب سے پہلے جمع قرآن کی سعادت حضرت ابو بکر صدیق کے نصیب میں آئی مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ سب سے پہلے اس کام کی طرف توجہ حضرت عمر فاروق نے دلائی تھی اور یہ آپ ہی کی فکر اور اصرار کا نتیجہ تھا شیخ الاسلام علامہ بدر الدین العینی (۸۵۵ھ) فرماتے ہیں

ألهم الله الخلفاء الراشدين ذلك وفاء لوعده الصادق لضمان

Scanned with CamScanner

حفظه علی هذه الامة المحمدیة فکان ابتداء ذلك علی ید الصدیق بمشورة عمر (عمدة القاری بشرح صحیح البخاری ج ۲۰ ص ۱۶)

حضرت امام خطابی نے بھی اس کی تائید فرمائی ہے (دیکھئے الاتقان ج ۱ ص ۱۵۲)

حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۶ھ) لکھتے ہیں

اس بارے میں پہلی کوشش حضرت صدیق اکبر سے واقع ہوئی جو حضرت فاروق کے عرض کرنے سے جس پر ان کو اسی درجہ کا شرح صدر ہوا تھا جو ان کے ساتھ مخصوص تھا انہوں نے شروع کردی تھی (ازالۃ الخفاء ج ۳ ص ۱۹)

حضرت شاہ صاحب قدس سرہ ایک اور جگہ لکھتے ہیں

سب سے پہلے قرآن کریم کو دو لوح کے درمیان جمع کرنے کی جس نے کوشش کی وہ صدیق اکبر تھے انہوں نے فاروق اعظم کے التماس سے یہ عظیم کام کیا تھا اور آپ کی کوشش کا نتیجہ ظاہر ہوگیا کہ اس کے سبب سے قرآن مشرق و مغرب میں شائع ہوگیا (ایضا ج ۳ ص ۸۷)

قرآن کریم کی خدمت اور اس کی حفاظت کا یہ وہ عظیم کارنامہ ہے جس پر پوری امت حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کے احسان مند ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ اللہ تعالی ان پر اپنی بے پایاں رحمتیں نازل فرمائے آمین۔

☆...... حضرت عثمان غنی جب خلیفہ ہوئے تو اس وقت اسلام عرب کی حدود سے نکل کر دور دور تک جا چکا تھا اور قرآن کریم کی تلاوت اور اس کی قرات اور تعلیم بھی دور دور تک پھیل چکی تھی اور اس کو پڑھنے والے اب صرف عرب کے لوگ نہ تھے عجم کے مسلمان بھی اس کی قرات کرنے لگے تھے ایک مرتبہ حضور ﷺ نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا

میرے رب نے مجھے پیغام بھیجا کہ میں قرآن کو ایک حرف پر پڑھوں میں نے اللہ کے حضور درخواست کی کہ میری امت پر آسانی فرمایئے تو اللہ نے مجھے دوبارہ پیغام بھیجا کہ میں قرآن دو حرفوں میں پڑھوں میں نے پھر عرض کی کہ میری امت پر آسانی فرمایئے تو اللہ نے پیغام بھیجا کہ میں اسے سات حرفوں پر پڑھوں (صحیح مسلم ج ا ص ۲۷۳)

حضور علیہ السلام کے صحابہ نے آپ سے قرآن کو اسی مختلف قراتوں اور لغات سے سیکھا تھا پھر انہوں نے جس طرح اسے سیکھا تھا اسی طرح اسے آگے پڑھا دیا اس طرح مختلف لغات اور قراتوں کا یہ اختلاف دور دور تک پہنچ گیا جب تک لوگ اس حقیقت سے واقف تھے کہ قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے اس وقت تک اس اختلاف سے کوئی خرابی پیدا نہیں ہوئی لیکن جب یہ اختلاف دور دراز ممالک میں پہنچا اور نئے مسلمان ہونے والے اس کے پورے پس منظر سے واقف نہ تھے اور یہ بات ان میں پوری طرح مشہور نہ ہو سکی کہ قرآن کریم سات حروف پر اترا ہے تو اس وقت لوگوں میں جھگڑے پیش آنے لگے بعض لوگ اپنی قراتوں کو صحیح اور دوسروں کی قراتوں کو غلط قرار دینے لگے

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ دور عثمانی میں جب حضرت حذیفہ بن یمان آذربائیجان اور آرمینیہ کے محاذ پر جہاد میں مصروف تھے وہاں انہوں نے دیکھا کہ لوگ قرآن کریم کی قرات کے بارے میں بہت اختلاف کر رہے ہیں اور ایک دوسرے کے بارے میں اس پر سخت الفاظ بول رہے ہیں تو وہ بے چین ہو گئے آپ جونہی غزوہ سے مدینہ منورہ واپس لوٹے تو سیدھے حضرت عثمان غنی کی خدمت میں تشریف لائے اور کہا

يا امير المؤمنين أدرك هذه الامة قبل أن يختلفوا في الكتاب اختلاف اليهود والنصارى (صحیح بخاری ج ۲ ص ۷۴۶)

اے امیر المؤمنین قبل اس کے کہ یہ امت یہود ونصاری کی طرح اللہ کی کتاب
میں اختلاف میں مبتلا ہو جائیں آپ انہیں سنبھالئے
حضرت عثمان نے جب ان سے وجہ پوچھی تو آپ نے کہا
غزوت فرج آرمینیه فاذا أهل الشام يقرؤن بقراة أبی بن كعب فياتون بمالم يسمع اهل العراق واذاأهل العراق يقرؤن بقراةعبدالله بن مسعود فياتون بما لم يسمع أهل الشام فيكفر بعضهم بعضا (فتح الباری ج۹ ص۲۱ عمدة القاری ج۲۰ ص۱۸)
میں آرمینیہ کی لڑائی میں گیا تو وہاں مجھے پتہ چلا کہ اہل شام ابی کعب کی قرات پر قرآن پڑھتے ہیں تو ایسی قرات کرتے ہیں جو عراق کے لوگوں نے کبھی نہیں سنی اور اہل عراق عبداللہ بن مسعود کی قرات پر قرآن پڑھتے ہیں تو اس کو شام والوں نے نہیں سنا اس بناء پر یہ لوگ اختلاف کرنے لگے اور ایک دوسرے کی تکفیر پر اتر آئے ہیں
حضرت عثمان غنی کو یہ سن کر فکر لاحق ہوئی اور آپ نے اجلہ صحابہ کو جمع کر کے ان سے مشورہ کیا اور فرمایا کہ
مجھے اطلاع ہے کہ بعض لوگ اس قسم کی باتیں کہتے ہیں کہ میری قرات تمہاری قرات سے بہتر ہے اور یہ بات کفر کی حد تک جاسکتی ہے اس لئے آپ لوگوں کی اس بارے میں کیا رائے ہے ؟ صحابہ نے قبل اس کے کہ اپنی رائے پیش کریں انہوں نے حضرت عثمان سے اس پریشانی کا حل معلوم کیا حضرت عثمان نے فرمایا کہ میری رائے یہ ہے کہ ہم تمام لوگوں کو ایک مصحف پر جمع

Scanned with CamScanner

کردیں تاکہ کوئی اختلاف وافتراق پیش نہ آئے۔ صحابہ کرام نے جب آپ کی رائے سنی تو انہیں اچھی لگی اور سب نے آپ کی رائے کی تائید فرمائی (الاتقان ج۱ص ۱۶۱)

امام عبداللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی (۶۷۱ھ) لکھتے ہیں

كان هذا من عثمان رضى الله عنه بعد أن جمع المهاجرين والانصار وجلة أهل الاسلام وشاورهم فى ذلك فاتفقوا على جمعه بما صح وثبت من القراة المشورة عن النبى ﷺ وأطراح ماسواها واستصوبوا رأيه وكان رأيا سديدا موفقا (احکام القرآن ج۱ص ۸۸)

حضرت عثمان نے مہاجرین اور انصار اور دوسرے معزز حضرات کو جمع کیا اور ان سے اس بارے میں مشورہ کیا ان سب نے آپ کی بات سے اتفاق کیا کہ حضور ﷺ سے وارد شدہ مشہور قراتوں کے سوا باقی تمام قراتوں کو ختم کردیا جائے اور ان سب نے آپ کے موقف کی تصویب کی اس سے پتہ چلا کہ آپ کی رائے درست اور الہامی تھی

حضرت عثمان نے لوگوں کو جمع کر کے ایک خطبہ دیا اور اس میں فرمایا

تم لوگ مدینہ طیبہ میرے قریب ہوتے ہوئے قرآن کریم کی قراتوں کے بارے میں ایک دوسرے کی تکذیب اور ایک دوسرے سے اختلاف کرتے ہو اس سے ظاہر ہے کہ جو لوگ مجھ سے دور ہیں وہ تو اور زیادہ اختلاف کرتے ہوں گے اس لئے تمام لوگ مل کر قرآن کریم کا ایسا نسخہ تیار کرلیں جو سب کے لئے واجب الاقتداء ہو (علوم القرآن ص ۱۹۰ الاتقان ج۱ص ۱۶۰)

Scanned with CamScanner

حضرت عثمان نے بعد ازاں ام المؤمنین حضرت حفصہ کے پاس پیغام بھیجا کہ قرآن کے جو نسخے آپ کے پاس امانتاً رکھے ہیں انہیں ہمارے پاس بھیج دیں ہم ان کو مصاحف میں نقل کرنے کے بعد پھر آپ کو واپس کر دیں گے (الاتقان ج ا ص ۱۵۹) حضرت حفصہ نے وہ نسخے آپ کی خدمت میں ارسال کر دئے حضرت عثمان نے حضرت زید بن ثابت انصاری حضرت عبداللہ بن زبیر حضرت سعید بن العاص اور حضرت عبدالرحمٰن بن حارث کو حکم دیا کہ وہ ان کو نقل کریں اور تینوں قریشی حضرات سے کہا جہاں کہیں قرآن کے تلفظ میں تمہارے اور زید کے درمیان کہیں اختلاف ہو کہ اسے کس طرح لکھا جائے تو وہاں قریش کی زبان کے مطابق لکھنا اس لئے قرآن انہی کی زبان میں اترا ہے۔ (فتح الباری ج ۹ ص ۲۲) بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن کریم کے سوائے ایک لفظ کے ان حضرات کے درمیان اور کوئی اختلاف نہیں ہوا اور وہ سورہ بقرۃ کا لفظ التابوت ہے اس لفظ کے متعلق حضرت زید کی رائے گول ۃ سے لکھنے کی تھی جبکہ حضرت سعید بن العاص کی رائے لمبی ت سے لکھنے کی تھی جب یہ بات حضرت عثمان تک پہنچی تو آپ نے لمبی ت سے لکھنے کا حکم فرمایا (دیکھئے سیر اعلام النبلاء ج ۲ ص ۴۴۲)

بنیادی طور پر یہ کام مذکورہ چار حضرات ہی کے سپرد کیا گیا تھا لیکن پھر دوسرے صحابہ کو بھی ان کی مدد کے لئے ساتھ ملا دیا گیا یہاں تک کہ محمد بن سیرین کے بیان (ابن ابی داؤد کی روایت) کے مطابق ان حضرات کی تعداد بارہ تک پہنچ گئی تھی (فتح الباری ج ۹ ص ۲۲) جن میں حضرت ابی بن کعب حضرت کثیر بن افلح حضرت مالک بن عامر حضرت انس بن مالک اور حضرت عبداللہ بن عباس بھی شامل تھے (ایضاً ص ۲۳)

امام مالک سے کسی نے قرآن کو سونے چاندی سے مزین کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ

نے انہیں ایک قرآن نکال کر دکھایا اور کہا کہ ان کے دادا نے بتایا کہ جن لوگوں
حضرت عثمان کے دور میں قرآن کی تدوین کا کام کیا تھا انھوں نے قرآن کے بعض حصوں
سونے چاندی سے آراستہ کرنے کا بھی اہتمام کیا تھا (کنز العمال ج ۲ ص ۳۳۸ موسوعۃ
عثمان ص ۱۷۶)

چنانچہ تمام صحابہ نے قرآن کریم کو لکھنا شروع کیا اگر کبھی کسی جگہ اختلاف کی نوبت آجاتی
وہ کہتے کہ یہ آیت رسول اللہ ﷺ نے فلاں شخص کو پڑھائی تھی پھر اسے وہاں بلوایا جا
حالانکہ وہ شخص مدینہ سے تین دن کی مسافت پر ہوتا تھا جب وہ آتا تو یہ حضرات اس سے
پوچھتے کہ حضور ﷺ نے تمہیں یہ آیت کس طرح پڑھائی تھی وہ شخص بتاتا کہ اس طرح
تو اس وقت اس آیت کو لکھ لیتے تھے (الاتقان ج ۱ ص ۱۶۰)

انھوں نے کتابت قرآن کے سلسلے میں مندرجہ ذیل کام انجام دئے

حضرت ابو بکر کے زمانے میں جو نسخہ تیار ہوا تھا اس میں سورتیں مرتب نہیں تھیں بلکہ ہر
سورت الگ الگ لکھی ہوئی تھی ان حضرات نے تمام سورتوں کو ترتیب کے ساتھ ایک ہی
مصحف میں لکھا (مستدرک ج ۲ ص ۲۲۹)

قرآن کی آیات اس طرح لکھیں کہ ان کے رسم الخط میں تمام متواتر قرائتیں سما جائیں اس
لئے اس پر نقطے لگائے اور نہ حرکات۔ تاکہ اسے تمام متواتر قراتوں کے مطابق پڑھا جا سکے
مثلاً ننسرھا لکھا تاکہ اسے ننشرھا اور ننشزھا دونوں طرح پڑھا جا سکے کیونکہ یہ دونوں
قرائتیں درست ہیں (مناہل العرفان ج ۱ ص ۲۵۴)

اب تک قرآن کریم کا مکمل معیاری نسخہ جو پوری امت کی اجتماعی تصدیق سے مرتب کیا گیا
تھا صرف ایک تھا ان حضرات نے اس نئے مرتب مصحف کی ایک سے زائد نقلیں تیار کیں

Scanned with CamScanner

مشہور یہ ہے کہ حضرت عثمان نے پانچ مصحف تیار کرائے تھے لیکن ابوحاتم
جستانی کا بیان ہے کہ کل سات نسخے تیار کئے گئے تھے جن میں سے ایک مکہ مکرمہ ایک شام
ایک یمن ایک بحرین ایک بصرہ اور ایک کوفہ بھیج دیا گیا اور ایک مدینہ منورہ میں محفوظ رکھا
(عمدۃ القاری ج ۲۰ ص ۱۸ فتح الباری ج ۹ ص ۲۵)

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ (۷۲۸ ھ) لکھتے ہیں

کان الصحابة یکتبون المصاحف من غیر تنقیط ولا تشکیل لان القوم کانوا عربا لایلحنون وهکذا هی المصاحف التی بعث بها عثمان رضی الله عنه الی الامصار فی زمن التابعین (فتاوی ابن تیمیہ ج ۳ ص ۴۰۲)

قرآن کریم کے یہ متعدد معیاری نسخے تیار فرمانے کے بعد حضرت عثمان نے وہ تمام انفرادی نسخے مٹادئے جو مختلف صحابہ کے پاس موجود تھے تاکہ رسم الخط مسلمہ قراتوں کے اجتماع اور سورتوں کی ترتیب کے اعتبار سے تمام مصاحف یکساں ہو جائیں اور ان میں کوئی اختلاف باقی نہ رہے (علوم القرآن ص ۱۹۲) حافظ ابن حجر کا بیان ہے کہ یہ بات ۲۵ ہجری میں ہوئی تھی (الاتقان ج ۱ ص ۱۵۹)

بعض لوگ کچھ ضعیف روایات کی بناء پر حضرت عبداللہ بن مسعود کے اختلاف کا ذکر کرتے ہیں مگر وہ یہ نہیں بتاتے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے خود ہی اس اختلاف کو دور کر لیا تھا اور اس سلسلے میں آپ نے وہی موقف اپنا لیا تھا جو صحابہ کرام کا اجماعی موقف تھا حضرت امام شمس الدین ذہبی (۷۴۸ ھ) لکھتے ہیں

وقد ورد ان ابن مسعود رضی وتابع عثمان ولله الحمد (سیر اعلام

النبلاء ج ۱ ص ۳۴۹)

یہ بات منقول ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے حضرت عثمان کے موقف کو راضی خوشی مان لیا اور آپ کی اتباع کر لی وللہ الحمد

مفسر شہیر حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں

فأناب و أجاب إلى المتابعة و ترك المخالفة رضي الله عنهم اجمعين (البدایہ ج ۷ ص ۲۱۸)

حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی بے نظیر کتاب ازالۃ الخفاء میں لکھتے ہیں کہ حضرت عثمان غنیؓ نے قرآن کی خدمت اور اس کی اشاعت میں جو کارنامہ سرانجام دیا ہے وہ پانچ طرح کا تھا۔

(۱) ایک یہ کہ ہر شخص کے مصحف اور اوراق کو جو انہوں نے اپنے تلفظ کے موافق اور اپنی طبع زاد ترتیب کے مطابق لکھ رکھا تھا منگوایا اور پھر اسے مٹا دیا اور شیخین کے مصحف کو جو حضرت عمر فاروق نے برسوں جس کی تصحیح میں بڑی کوشش اور اہتمام کیا تھا ام المؤمنین حضرت حفصہ کے پاس سے منگوایا اور اس سے کئی نسخے لکھوا کر مختلف اطراف ملک میں بھیجے اور لکھنے والوں کو سخت تاکید کی کہ قرآن کو لغت قریش میں لکھیں اور اطراف ممالک کو لکھا کہ انہیں نسخوں کے مطابق نقل کریں اس طرح امت مرحومہ کا اختلاف زائل ہو گیا اور قرات مشہورہ قرات شاذہ سے ممتاز ہو گئی اور تمام مسلمان ایک قرآن پر متفق ہو گئے اگر آپ اس قسم کا اہتمام نہ فرماتے تو کتاب اللہ میں مثل سابقہ امم کے اختلاف پیدا ہو جاتا۔ (ازالۃ الخفاء ج ۴ ص ۳۱۷)

(۲) دوسرا یہ کہ قراء تابعین کی ایک جماعت کو آپ نے قرآن کی تعلیم دی اور ان کا سلسلہ

Scanned with CamScanner

قرات اب تک باقی ہے شرح السنۃ میں ہے کہ مشہور قراء نے اپنی قرات کی سند پہنچائی ہے
تک۔ عبداللہ بن کثیر اور نافع دونوں نے سند پہنچائی ابی بن کعب تک اور عبداللہ بن
جاہد عامر نے سند پہنچائی عثمان بن عفان تک اور عاصم نے سند پہنچائی علی اور عبداللہ بن مسعود
اور زید تک اور حمزہ نے سند پہنچائی عثمان اور علی تک اور ان سب نے نبی کریم ﷺ سے
پڑھا ہے (ازالۃ ج ۴ ص ۳۱۸)

(۳) تیسرا یہ کہ آپ نمازوں میں لمبی قرات فرمایا کرتے تھے مانند شیخین کے۔ تاکہ مسلمان اپنی قرات کو ان کے تلفظ کے معیار کے مطابق اعلیٰ رنگ پر لے آئیں مالک روایت کرتے ہیں کہ فرافصہ بن عمیر کہتے ہیں کہ میں نے سورہ یوسف کو حضرت عثمان بن عفان کی قرات سے ہی یاد کیا ہے آپ صبح کی نماز میں کثرت سے اس سورت کی تلاوت کرتے تھے (مؤطا امام مالک ص ۶۵)

(۴) چوتھا یہ کہ آپ ابتدائے نزول قرآن میں اس کی کتابت فرماتے تھے اس کے بعد جو بھی آیا اس کو اپنے سے پہلے پر اعتماد رہا ہے اور آپ کا ارشاد معروف ہے کہ یہ پہلا ہاتھ ہے جس نے مفصل کو لکھا (ایضا ص ۳۱۹)

(۵) تفسیر قرآن کے بارے میں آپ کو کامل علم تھا کہ یہ کب نازل ہوئی اور کہاں نازل ہوئی تھی...... کبھی آپ کسی قاری سے قرآن سنتے تو آخر میں فرماتے کہ یہ میرے اور میرے ساتھیوں کے بارے میں اتری ہے (ایضا ص ۳۲۰)

حضرت عثمان غنی کے اس کام کو صحابہ کرام تابعین عظام اور امت کے تمام جلیل القدر علماء نے نہایت ہی تحسین کی نگاہ سے دیکھا ہے اور اس پر آپ کو خراج عقیدت پیش کیا اور اسے آپ کے بڑے مناقب میں سے ایک بتایا ہے۔

Scanned with CamScanner

امام ابو بکر بن العربی المالکی (۵۴۳ھ) لکھتے ہیں

واما جمع القرآن فتلك حسنته العظمى وخصلته الكبرى وان كان وجدها كاملة لكنه اظهرها ورد الناس اليها وكان نفوذ وعد الله بحفظ القرآن على يديه (العواصم ص ۸۰)

حضرت امام شمس الدین ذہبی (۷۴۸ھ) لکھتے ہیں

من نظر فی تحریه وقت أمره بجمع القرآن علم مرتبته وجلالته (تذکرہ ج ا ص ۹)

قرآن مجید جمع کرتے وقت آپ کے حزم واحتیاط پر جس نے بھی غور کیا ہے وہ آپ کے عالی مرتبہ اور جلالت قدر کا اعتراف کرنے پر مجبور ہے۔ (تذکرہ ص ۳۲)

حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ) آپ کے اس عظیم الشان کارنامہ کے بارے میں لکھتے ہیں

ومن مناقبه الكبار وحسناته العظيمة انه جمع الناس على قراة واحدة وكتب المصحف على العرضة الاخيرة التى درسها جبرئيل على رسول الله ﷺ فى آخر سنى حياته (البدایہ ج ۷ ص ۲۱۷)

حضرت عثمان کے بڑے مناقب اور جلیل القدر نیکیوں میں سے یہ بھی ہے کہ آپ نے لوگوں کو ایک قرات پر جمع کر دیا اور مصحف کو اس آخری معین قرات کے مطابق لکھا جسے جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی زندگی کے آخری دو سالوں میں سنایا تھا

امام جلال الدین سیوطیؒ (۹۱۱ھ) لکھتے ہیں

Scanned with CamScanner

واحد الصحابة الذین جمعوا القرآن (تاریخ الخلفاء ص ۱۱۶)

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ (۱۱۷۶ھ) لکھتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے حضرت ذی النورین کو اللہ کا مقرب بنانے والے اعمال کا کامل اور پورا حصہ عطا فرمایا تھا آپ نے قرآن کو جمع کیا تھا (ازالۃ ج ۴ ص ۳۰۴)

اور حضرت عثمان کے مناقب جمیلہ میں سے یہ ہے کہ آپ نے اس امت کو فاروق اعظم کے قرآن پر جمع کر دیا اور پھر اس بارے میں ان کو بڑی ہمت عطا ہوئی تھی حماد بن سلمہ کہتے ہیں کہ آپ مصحف کے بارے میں ایسے تھے جیسے ابوبکر ردت کے بارے میں تھے (ازالۃ ج ۴ ص ۳۴۷)

حضرت علی مرتضیٰؓ حضرت عثمانؓ کی تائید وحمایت میں

حضرت عثمان غنی نے جن اجلہ صحابہ سے مشورہ کے بعد یہ قدم اٹھایا ان میں حضرت علی مرتضیٰ بھی تھے آپ نے حضرت عثمان کی تائید کی اور جو مصحف تیار ہوا آپ اس پر خوش ہوئے سوید بن غفلۃ کہتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا

لا تقولوا فی عثمان إلا خیرا فواللہ مافعل الذی فعل فی المصاحف الا عن ملأ منا (فتح الباری ج ۹ ص ۲۲ عمدۃ ج ۲۰ ص ۱۸ الاتقان ج ۱ ص ۱۶۰)

عثمان کے متعلق سوائے کلمہ خیر کے اور کوئی بات نہ کہو خدا کی قسم انہوں نے مصاحف کے سلسلے میں جو کام کیا وہ ہمارے مشورہ اور ہمارے سامنے کیا ہے

آپ کا ارشاد ہے

Scanned with CamScanner

رحم الله عثمان لقد صنع فی المصاحف شیئا لو ولیت الذی ولی قبل ان یفعل فی المصاحف ما فعل لفعلت کما فعل (تاریخ دمشق ابن عساکر ج۱۶ص ۱۷۲) لو ولیت لعملت بالمصاحف التی عمل بها عثمان (الاتقان ج۱ص ۶۲)

اگر میں حکمراں ہوتا تو میں بھی مصاحف کے متعلق وہی کچھ کرتا جو حضرت عثمان نے کیا ہے۔

اگر حضرت عثمان کا یہ عمل خیر کا پہلو نہ رکھتا تو آپ ہی بتائیں حضرت علی مرتضیٰ کبھی اس کی تائید وحمایت میں اٹھتے اور یہ کہتے کہ ہم سب کی موجودگی میں اور ہمارے مشورے سے انہوں نے یہ قدم اٹھایا ہے جو لوگ حضرت عثمان کے اس عمل کو نشانہ طعن بناتے ہیں اور ان پر طرح طرح کی تہمتیں باندھتے ہیں افسوس کہ وہ حضرت علی کو بھی اس کا مجرم ٹھہراتے ذرا بھی شرم نہیں کرتے۔

☆......حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان کے جمع قرآن میں فرق

سوال...... حضرت ابوبکر صدیق کے دور خلافت میں جب قرآن جمع ہو گیا تھا تو پھر حضرت عثمان کے زمانے میں دوبارہ قرآن کیوں جمع کیا گیا اور آپ کو کس لئے جامع القرآن کہا جاتا ہے؟

الجواب۔

یہ صحیح ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق کے دور خلافت میں آپ کے حکم پر قرآن کریم جمع کیا جا چکا تھا تاہم یہ محض آیات اور سورتوں کو ایک جگہ جمع کرنا تھا اسے سورتوں کی ترتیب کے

Scanned with CamScanner

ساتھ ایک ہی لغت پر ایک جگہ جمع کرنے کا شرف حضرت عثمان غنی کے نصیب میں آیا اور یہ آپ کی بے مثال اور عظیم الشان قرآنی خدمت تھی۔ صحیح بخاری کے معروف شارح حافظ بدر الدین عینی (۸۵۵ھ) لکھتے ہیں

وانما فعل عثمان هذا ولم يفعله الصديق لان غرض ابی بكر كان جمع القرآن بجميع حروفه ووجوهه التی نزل بها وهی لغة قريش وغيرها وكان غرض عثمان تجريد لغة قريش من تلك القرآت وقد جاء ذلك مصرحا فی قول عثمان لهؤلاء الكتاب فجمع ابوبكر غير جمع عثمان (منازل العرفان ص ۱۴۰ بحوالہ عمدۃ القاری ج ۸ ص ۶۵۵)

حضرت عثمان نے یہ کیا کہ لغت قریش کے سوا دوسری لغات قرآن سے حذف کر دئے یہ حضرت عثمان کے زمانہ کا جمع قرآن تھا حضرت ابو بکر کے جمع قرآن کی یہ صورت نہ تھی کیونکہ حضرت ابو بکر کا مقصد جمع قرآن تھا ان اسباب اور لغات کے ساتھ جن پر قرآن اترا اور اس کی تلاوت کی اجازت دی گئی اور وہ لغت قریش اور اس کے سوا دوسری لغات تھیں جبکہ حضرت عثمان کی غرض یہ تھی کہ لغت قریش بقیہ تمام لغات سے جدا کر دی جائے حضرت عثمان نے خود بھی اس کی صراحت کی ہے جو انہوں نے کاتبین وحی سے کہی تھی سو حضرت ابو بکر کا جمع اور تھا حضرت عثمان کا جمع اور ہے

امام جلال الدین سیوطی (۹۱۱ھ) محدث ابن التین اور دیگر علماء کے حوالہ سے لکھتے ہیں

ابو بکر اور عثمان کے جمع قرآن میں فرق یہ ہے کہ حضرت ابو بکر نے اس خوف سے قرآن جمع کرا لیا کہ کہیں حاملین قرآن کی موت کے ساتھ ساتھ قرآن کا

کوئی حصہ جاتا نہ رہے کیونکہ اس وقت تمام قرآن ایک جگہ اکٹھا نہیں تھا چنانچہ حضرت ابو بکر نے قرآن کو صحیفوں میں اس ترتیب سے جمع کرادیا کہ ہر ایک سورت کی آیتیں حضور ﷺ کے بیان کے مطابق یکے بعد دیگرے جمع کردیں اور حضرت عثمان کے جمع قرآن کی صورت یہ ہوئی کہ جس وقت وجوہ قرات میں اختلاف پھیلنے لگا اور لوگوں نے اپنی اپنی زبانوں میں اس کی قرات شروع کردی ظاہر ہے کہ عرب کی زبانیں بہت وسیع ہیں تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں میں سے ہر ایک زبان والے دوسری زبان والوں کو برسر اعلان غلط بتانے لگے اور اس فتنہ کے بڑھنے کا اندیشہ بڑھ گیا چنانچہ حضرت عثمان نے قرآن کے صحف کو ایک ہی مصحف میں سورتوں کی ترتیب کے ساتھ جمع کردیا اور تمام عرب کی زبانیں چھوڑ کر محض قبیلہ قریش کی زبان پر اکتفا کرلی اس کے لئے حضرت عثمان فرماتے تھے کہ قرآن کا نزول در حقیقت قریش کی ہی زبان میں ہوا ہے اگرچہ شروع میں دقت اور مشقت کی وجہ سے دوسری زبانوں میں اس کی اجازت دی گئی تاہم اب حضرت عثمان کے خیال میں وہ ضرورت مٹ چکی تھی سوانہوں نے قرآن کی قرات کا انحصار ایک ہی زبان پر کردیا قاضی ابو بکر اپنی کتاب الانتصار میں لکھتے ہیں کہ عثمان نے حضرت ابو بکر کی طرح قرآن کو مابین اللوحین ہی جمع کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا بلکہ انہوں نے تمام مسلمانوں کو ان معروف اور ثابت قراتوں پر جمع کردینے کا قصد کیا جو حضور ﷺ سے منقول چلی آرہی تھیں اور جو قرائتیں ان کے علاوہ تھیں آپ نے انہیں مٹا دینا چاہا آپ نے مسلمانوں کو ایک ایسا مصحف دیا جس میں کوئی

تقدیم و تاخیر اور تاویل نہیں وہ تنزیل کے ساتھ ثبت کیا گیا ہے اس کی تلاوت منسوخ نہیں ہوئی ہے وہ مصحف اپنے رسم کی ثبت دلیل کے ساتھ لکھا گیا اور اس کی قرات اور اس کے حفظ کا لحاظ کیا گیا ہے تاکہ بعد میں آنے والی امت کسی فتنہ سے دوچار نہ ہوں اور یہ خوف مٹ جائے ...... حضرت علی فرماتے ہیں کہ اگر میں حکمراں ہوتا تو مصاحف کے ساتھ وہی عمل کرتا جو حضرت عثمانؓ نے کیا ہے (الاتقان ج ا ص ۱۶۱ اردو)

حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۶ھ) لکھتے ہیں

اللہ تعالی نے قرآن کی حفاظت کا وعدہ خود اپنے ذمہ لیا تھا...... اور اس کی خارج میں حفاظت کی صورت اس طرح ہوئی کہ اس نے چند نیک بندوں کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ وہ اس کی جمع و تدوین کریں اور دنیا کے مسلمان ایک ہی نسخہ پر متفق ہو جائیں اور توفیق دی کہ بڑی بڑی جماعتیں اس کی تلاوت و تعلیم میں مشغول رہیں تاکہ سلسلہ تواتر نہ ٹوٹنے پائے بلکہ روز بروز بڑھتا جائے (ازالۃ الخفاء ج ا ص ۷ ۹) اور تکمیل اس کی اس طرح ظہور میں آئی کہ عہد عثمانی میں بمشورہ و اجماع صحابہ تمام مصاحف میں سے ایک مصحف پر اتفاق کیا گیا جس میں قرات شاذہ نہیں لی گئی بلکہ قرات متواترہ لی گئی اور قبائل عرب کی سات زبانوں میں سے جن پر قرآن نازل ہوا (اور اس کی تلاوت کی اجازت دی گئی ان لوگوں کو جو لغت قریش کے پڑھنے سے عاجز ہوں) ایک لغت قریش کا لے لیا گیا اور باقی لغات کے مصاحف متروک کردئے گئے (ازالۃ الخفاء۔ مناہل العرفان ص ۱۴۱) جب قرآن کی حفاظت کی صورت اس کا جمع ہونا اور تمام

امت کا اس پر متفق ہونا مقرر ہو چکا تو معلوم ہوا کہ جو کچھ اس کے علاوہ ہے
اس کی حفاظت نہیں کی گئی اور جس کی حفاظت نہیں کی گئی وہ قرآن نہیں ہے
...... حضرت ذی النورین نے الہام ربانی سے ان سب کو مٹا دیا اور ایک قرآن
پر سب کو متفق کر دیا جب تمام دنیا کے لوگ مصاحف عثمانیہ پر متفق ہو گئے تو
ہم نے یقین کر لیا کہ حفاظت اسی کی مقصود ہے اس کے علاوہ جو کچھ ہے اس کی
حفاظت مقصود نہیں کیونکہ اگر اس کی حفاظت مقصود ہوتی تو وہ مٹ نہ سکتا اور
اس کو تو کوئی عقلمند حفاظت سمجھ ہی نہیں سکتا کہ ایک موہوم الوجود اور مجہول
الحال امام کے پاس دعوی کریں کہ قرآن رکھا ہوا ہے (ازالۃ ج ا ص ۹۹)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق کے دور میں قرآن جمع ہو چکا تھا لیکن جس شان کے ساتھ حضرت عثمان کے دور خلافت میں قرآن جمع ہوا اور اس کے نسخے تیار ہوئے اللہ تعالی کو یہی منظور تھا اور اسی قرآن کی حفاظت کا وعدہ کیا گیا تھا اور اس کی سعادت حضرت عثمان غنیؓ اور آپ کے رفقاء کرام کو نصیب ہوئی اور آپ جامع القرآن کے مقدس لقب سے معروف ہوئے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان کو دو ایسی خصوصیت ملی ہے جو حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو نہ مل سکی (۱) آپ نے صبر کا دامن تھامے رکھا یہاں تک کہ آپ مظلومانہ شہید کر دئے گئے (۲) آپ نے مسلمانوں کو ایک مصحف پر جمع کر دیا (ریاض ۳ ص ۳۲)

حضرت عثمان نے جو اصل نسخہ مرتب کرایا تھا اس کو ام کہا گیا (مصاحف قرآنیہ کی اصل وبنیاد) اور اسی مصحف کو امام بھی کہا جاتا ہے اس مصحف کی پشت پر یہ عبارت لکھی ہوئی تھی

Scanned with CamScanner

کہ یہ وہ نسخہ ہے جس پر حضور علیہ ﷺ کی جماعت صحابہ نے اجماع واتفاق کیا ہے

هذا ما أجمع عليه جماعة من أصحاب رسول الله ﷺ

اور تاریخی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی نے بھی اسی نسخہ سے نقلیں تیار کیں اور اپنے خدام کے ذریعہ کثرت سے اس کی نقلیں کرائیں گویا وہ تمام نسخے حضرت علی مرتضیٰ کی روایت اور نقل سے مسلمانوں کو ملے۔ مصحف عثمانی کا جو نسخہ مدینہ منورہ میں تھا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عثمان اسی نسخہ کی تلاوت کیا کرتے تھے اور یہی وہ نسخہ ہے جو آپ کی شہادت کے وقت آپ کی گود میں تھا اور اس پر آپ کے خون کے قطرے گرے تھے۔

پھر آپ نے صرف یہی نہیں کیا کہ وہ مصحف دوسرے مقامات میں ارسال کر دئے بلکہ اس کے ساتھ ان قاریوں کو بھی بھیجا جو انہیں یہ بتائیں کہ کس طرح ان کو پڑھنا بھی ہے عبداللہ بن سائب مصحف مکی کو لے کر گئے مغیرہ بن شہاب شامی مصحف کو لے کر گئے ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن حبیب السلمی کوفی مصحف کو لے کر روانہ ہوئے عامر بن قیس بصری مصحف کے ساتھ گئے اور زید بن ثابت کو کہا کہ آپ مدنی مصحف کے ساتھ یہاں رہیں (اضواء البیان فی تاریخ القرآن ص ۷۷)

وہ مصحف عثمانی جس میں حضرت عثمان غنی شہادت کے وقت تلاوت کر رہے تھے اس کا سراغ تقریبا مسلسل ومربوط اطلاعات کے ذریعہ ہمارے پاس پہنچا ہے سب سے قدیم روایت اس کے متعلق معروف محقق ابو عبید القاسم بن سلام (۲۲۴ھ) کی ہے یہ نسخہ خاص عثمانی سے شرف اندوز ہوئے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان کا مصحف "امام" میں نے خود دیکھا ہے اور یہ کہ اس میں کئی جگہ خلیفہ شہید حضرت عثمان کے خون کے دھبے موجود ہیں اکثر روایتوں کے مطابق سب سے زیادہ دھبے آیت ﴿ فسكيفيكهم الله وهو

السمیع العلیم ﴾ پر تھے ان کے بعد اور علماء و محققین کی روایتیں ہمارے پاس موجود ہیں جن کا ہم بخوف طوالت ذکر نہیں کرتے اس مصحف نے بے شمار حوادث زمانہ دیکھے ہیں سب سے آخری پرانی شہادت اس کے متعلق ابن بطوطہ کی ہے جس نے اس کو بصرہ میں دیکھا تھا غالباً امیر تیمور یا اس کے کسی امیر (غالباً قفال الشاشی) نے خواجہ عبید اللہ احرار کی مسجد جو سمر قند میں ہے رکھ دیا اور اس مناسبت سے یہ عرصہ تک سمر قندی قرآن کہلاتا رہا بوقت استیلاء روس (۱۸۸۹ء) سینٹ پیٹرس برگ (حال لینن گراڈ) میں شاہی کتب خانہ میں منتقل کردیا گیا یہ مصحف وہاں ۱۹۱۸ء تک رہا بعد ازاں اس کو بڑے تزک و احتشام سے تاشقند منتقل کر دیا گیا جہاں وہ اس وقت محفوظ ہے مولانا عبد الحامد بدایونی نے اس کا ذکر اپنے روس کے سفر نامہ میں کیا ہے ان کے بیان کے مطابق بھی آیت ﴿فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم ﴾ پر خون مبارک کے قطروں کے نشانات موجود ہیں

دوسرا مصحف عثمان استنبول میں محفوظ ہے حضرت عثمان نے جو سات آٹھ نسخے مختلف علاقوں میں بھیجنے کے لئے تیار کرائے تھے ان میں سے یہ ایک ہے غالباً اس کو انہوں نے مسجد نبوی میں بغرض افادہ عوام رکھوادیا تھا اور یہ ان کے اپنے مصحف خاص کے علاوہ تھا ترک اس کو پہلی جنگ عظیم کے اوئل میں استنبول لے گئے اس وقت مدینہ منورہ کے ترکی کے جنرل فخری پاشا تھے وہ آخری وقت تک شہر کی مدافعت کرتے رہے لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ مزید مدافعت بے کار ہوگی تو وہ بہ نظر حفاظت اس مصحف شریف کو اپنی جان سے لگائے ہوئے استنبل لے گئے جب استنبول بھی اتحادیوں کے نرغہ میں آگیا تو طلعت پاشا اس کو برلن لے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ طلعت پاشا یا دوسرے ترک افسروں نے اس مصحف کو قیصر ولیم ثانی کو بطور تحفہ پیش کردیا یہ خیال کرتے ہوئے کہ اس طرح یہ نسخہ یقینی طور پر

Scanned with CamScanner

محفوظ ہو جائے گا جب جنگ عظیم ختم ہوئی تو صلح نامہ مرتب ہوا اس صلح نامہ کی ایک دفعہ میں صاف اور واضح الفاظ میں اس مصحف کا ذکر ہے

یہ امر قابل ستائش ہے کہ دول متحدہ جہاں بین الاقوامی اہم ترین مسائل کے متعلق فیصلے کر رہے تھے اس وقت انہوں نے اس مصحف مبارک کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا اور ایک علیحدہ دفعہ اس صلح نامہ میں اس کے متعلق مندرج کرنی ضروری سمجھی لیکن ترکوں نے کسی طرح اس مصحف کو پھر حاصل کر لیا اور یہ استنبل میں محفوظ ہے

ممکن ہے کہ مصاحف عثمانی دنیا میں اور کہیں بھی موجود ہوں لیکن مذکورہ بالا دو مصاحف کے متعلق تو تحقیقی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ کم از کم یہ دو اصلی مصحف عثمان ہیں اور یہ مسلمانان عالم کے قیمتی ترین اور مایہ ناز تاریخی اور دینی سرمایہ ہیں (تحفة الحجاز فی فضائل الحفاظ ص ۱۴۲۵ للشیخ القاری محمد طاہر رحیمی المدنی رحمہ اللہ۔ سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ج ۲ ص ۷۸۹)

☆......ایک غلط فہمی کا ازالہ

جن روایات میں قرآن کریم کے پرانے اوراق کو جلانے کی بات ملتی ہے اس کا معنی یہ نہیں کہ اسے پہلی ہی صورت میں نذر آتش کر دیا جائے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے اسے پانی سے یا کسی اور طریقے سے مٹا دیا جائے بعد ازاں اسے نذر آتش کر دیا جائے حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ حضرت عثمان نے انہیں لکھا

كتب إلى أهل الامصار إنى قد صنعت كذا و كذا ومحوت ما عندى

فامحوا ما عندكم والمحو أعم ان يكون بالتغسيل أو بالتحريق ......

Scanned with CamScanner

وقد جزم عياض بانهم غسلوها بالماء ثم أحرقوها مبالغة فی إذهابها

(فتح الباری ج۹ ص ۲۵ عمدۃ القاری ج ۲۰ ص ۱۸)

میں نے پرانے نسخوں کو تلف کردیا ہے تم بھی انہیں مٹادو۔ یہاں مٹانے کا حکم عام ہے خواہ پانی سے دھوکر اسے مٹادو یا نذر آتش کر کے اسے مٹادو۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے اسے پہلے دھوکر مٹادیا پھر ان دھلے ہوئے اوراق کو جلا بھی دیا تا کہ پرانے نسخے اچھی طرح مٹ جائیں۔۔

محقق العصر جسٹس حضرت علامہ خالد محمود صاحب مدظلہ العالی لکھتے ہیں

یحرق کے دو معنی ہو سکتے ہیں اسے احراق (باب افعال) سے مانا جائے اور اس کے معنی جلانے کے کئے جائیں (۲) اسے ثلاثی مجرد حرق یحرق سے لیا جائے اور اس کے معنی کسی آلہ سے رگڑ کر چھیل ڈالنے اور کھرچنے کے ہیں کلام عرب میں اس لفظ کے یہ معنی بھی عام ملتے ہیں...... صحیح بخاری کے بعض نسخوں میں یحرق (ح) کے بجائے یخرق (خ) کے الفاظ ملتے ہیں حافظ ابن حجر عسقلانی بڑے اعتماد کے ساتھ لکھتے ہیں

فی روایة الاکثر ان یخرق وھو اثبت (فتح الباری ج۹ ص ۲۵) بالخاء المعجمة روایة الاکثرین .... وبالمعجمة اثبت (عمدۃ ج ۲۰ ص ۱۸)

صحیح بخاری کے اکثر نسخوں میں یحرق کے بجائے یخرق ہے اور یہی باعتبار ثبوت پختہ ہے

یخرق کے معنی بھی چھیل ڈالنے اور الفاظ کو توڑ دینے کے ہیں......اختلاف نسخہ کا قرینہ بتا رہا ہے کہ یحرق کے معنی بھی جلانے کے بجائے چھیل ڈالنے کے ہی

Scanned with CamScanner

کئے جائیں۔ (آثار التنزیل ج ا ص ۷ ۵ ۱)

پھر اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ حضرت عثمان غنی کے دل میں قرآن کریم کی عظمت بہت زیادہ تھی اور آپ احترام قرآن کے آگے جھک جاتے تھے آپ قرآن کو بوسہ دیتے اور اسے اپنے چہرہ سے لگاتے تھے حضرت امام محمد (۱۷۹ھ) آپ کے بارے میں لکھتے ہیں

فالذی ظهر منه من تعظیم الحرمة لکتاب الله تعالی والمداومة علی تلاوته آناء اللیل والنهار (سیر کبیر ج ۲ ص ۷۷ ۲) کان عثمان یقبل المصحف ویمسحه علی وجهه (ردالمحتار ج ۶ ص ۳۸۴)

حضرت عثمان سے کتاب اللہ کی تعظیم وادب اور دن رات قرآن کریم کی تلاوت اور اس پر مداومت بہت کھلی ہوئی بات ہے۔

سو یہ کیسے مانا جائے کہ آپ نے پہلے ہی مرحلے میں اسے جلانے کا حکم دے دیا ہو۔ ہاں اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ نے پہلے انہیں کھرچنے چھیلنے پانی سے دھونے کا حکم فرمایا ہو اور پھر بھی کسی نشان کے باقی رہ جانے پر آپ نے اسے جلانے کی ہدایت کی ہو تاکہ اس کا نشان صحیح طرح مٹ جائے۔ اور یہ بات شیعہ علماء بھی تسلیم کرتے ہیں شیعہ محدث ملا محمد بن یعقوب کلینی نقل کرتا ہے کہ امام موسیٰ کاظم سے پوچھا گیا

هل تحرق بالنار شئی من ذکر الله عزوجل قال لا تغتسل بالماء اولا (اصول کافی ج ۲ ص ۶۷۳)

کیا وہ کاغذات جلائے جاسکتے ہیں جن میں اللہ کا ذکر ہو آپ نے فرمایا البتہ جلانے سے پہلے اسے دھولیا جائے

مناظر اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان نے جن

Scanned with CamScanner